وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ

مدائح ومناقب
(مجموعہ)

ڈاکٹر سید محمد حمید الدین شرفی سیفی
سجادہ نشین حضرت تاج العرفاءؒ، ڈائریکٹر آئی ہرک

آئی ہرک پبلکیشنز، حیدرآباد

جملہ حقوق بحق آئی ہرک محفوظ ہیں

کتاب کا نام	:	ولاھم یحزنون
مصنف	:	ڈاکٹر سید محمد حمید الدین شرفی سیفی
اشاعت	:	ربیع الآخر ۱۴۳۳ھ م مارچ ۲۰۱۲ء
تعداد	:	پانچ سو
قیمت	:	۲۰۰ روپئے
ناشر	:	اسلامک ہسٹری ریسرچ کونسل انڈیا (آئی ہرک)

ملنے کے پتے

"میلاد محل"، علیون باغ
ازرا چٹم پلی، نزد مومن پیٹھ
سدا سیو پیٹ، ضلع رنگا ریڈی

"ایوان تاج العرفاء"، حمید آباد
شرفی چمن، سبزی منڈی قدیم
حیدرآباد۔ ۵۰۰۲۶۷

بسم اللہ الرحمن الرحیم

انتساب

حضور امیر المومنین

سیدنا علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ

کے نام مبارکہ سے معنون

نشان سلسلہ	تنظیم و ترتیب	صفحہ
ا	انتساب	i
۲	تعمّق	ا
	تسبیح و تمجید	۱۲
ا	اللہ تعالیٰ ہے سبحاں لاالٰہ الااللہ	۱۳
۲	میرے مالک ہے یہ جہاں تیرا	۱۵
	نعت شہنشاہ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	۱۶
ا	کبھی عطا میں کرم میں کبھی جمال میں ہے	۱۷
	مدائح و مناقب	۱۹
ا	مفردات	۲۰
۲	فضل ربِ العلیٰ یا علی یا علی	۲۵
۳	بلند حق کے عَلَم سے کوئی پرچم ہو نہیں سکتا	۲۶
۴	قادر کل مالک کون و مکاں شبیر کا	۲۷
۵	شجاعت بٹ رہی ہے ابن حیدر کی بہتریں	۲۸
۶	حسین، حُسنِ محمد کا نمونہ ہیں جہاں بھر میں	۳۰
۷	شہادت کے حقائق اس طرح سمجھائے جاتے ہیں	۳۱
۸	سوار دوش احمد پر ستم کیا کیا ہوا دیکھو	۳۲
۹	شبیر کیا ہیں سنئے نبی نے جو کہا ہے	۳۳
۱۰	خواب ابراہیم کی تعبیر جی بھر دیکھئے	۳۴
۱۱	راکب دوش احمدؐ پہ لاکھوں سلام	۳۵
۱۲	شبیر نام دار ہمارا سلام لو	۳۶

۱۳	نام محی دیں لقب محبوب سبحاں غوث کا	۳۷
۱۴	حشر میں آئیں گے اس طرح پرستارانِ غوث	۳۸
۱۵	غوث بن جائے وہ اپنے وقت کا	۳۸
۱۶	بندگانِ خاص میں بھی بندہ کامل ہیں غوث	۳۹
۱۷	نورعین شہ ابرار ہیں غوث الثقلین	۳۹
۱۸	کونسی شے ہے نہاں پیران پیر	۴۰
۱۹	جیسے ہو قرآں کی آیت غوث پاک	۴۱
۲۰	یہ عظمت نہیں بے سبب غوثِ اعظم	۴۳
۲۱	کیا شکل ہے نورانی یا غوث صمدانی	۴۵
۲۲	عبادت ہے کمال عاجزی محبوب سبحانی	۴۶
۲۳	یہاں پر صدر بزم اولیا غوث الوریٰ تم ہو	۴۷
۲۴	سرداراولیا کے جتنے بھی ہیں دوانے	۴۸
۲۵	نظر کی آخری حد یا کہوں میں نور رحمانی	۴۹
۲۶	غوث الوریٰ ہو جانے پیمبر آپ پہ ہر دن رات سلام	۵۰
۲۷	بڑے پیر	۵۱
۲۸	نبیؐ کا حسن سرتاپا معین الدین چشتی کا	۵۴
۲۹	غریب کون ہے مجھ سا یہاں غریبؒ نواز	۵۵
۳۰	جو در پہ آپ کے حاضر ہوا غریب نواز	۵۶
۳۱	سب سے الگ ہے بانکپن خواجہ معین الدینؒ حسن	۵۷
۳۲	عشق مولیٰ اور پھر حب نبیؐ یا نقشبند	۵۸
۳۳	یاذکر حقی یاذکر جلی یا سید شہاب الدین ولی	۵۹
۳۴	تمہارے ہاتھ میں ہے دامن نبیؐ خواجہ	۶۰

۳۵	تاجور کردے نگاہ سرسری بندہ نواز	۶۰
۳۶	چھ صدی پہلے دیا روشن ہوا بندہ نواز	۶۱
۳۷	آپ کے چاہنے والے ہیں پریشاں طاہر	۶۲
۳۸	تمھیں مانتے ہیں سبھی شاہِ شرفی	۶۳
۳۹	جمال پاک ہمیں بھی دکھائیے یا غوث	۶۴
۴۰	ہم تو رہیں گے ہر جگہ دست رسا کے ساتھ	۶۵
۴۱	رفتہ رفتہ وہ ہمیں شاد کیا کرتے ہیں	۶۶
۴۲	اب بھی جسے بھی شرفی نظر دیکھتے رہے	۶۷
۴۳	فکر کرنا اپنی منزل کے لئے بیکار ہے	۶۸
۴۴	کوئی صورت جناب سیفؒ کی صورت میں پنہاں تھی	۶۸
۴۵	اِذنِ رب سے یہاں جو آتے ہیں	۶۹
۴۶	سیف دیں اولیا کا صندل ہے	۷۰
۴۷ تا ۸۸	نسب نامہ عالیہ (منظوم)	۷۱
	مسدس	۱۱۸
۱	ہے حمید آباد میں جو آج جشن مرتضیٰ	۱۱۹
۲	خاص نسبت ہے علیؑ کو مصطفی کی ذات سے	۱۲۵
۳	لوگ کہتے ہیں جنھیں پیران پیر	۱۲۷
۴	لامکاں کا چپہ چپہ نور سے معمور ہے	۱۳۰
۵	حمدِ حق نعت رسول اللہ سے کیجئے شروع	۱۳۲
۶	آیۂ لاتقنطوا کی جو بشارت لائے ہیں	۱۳۴
۷	عبد وہ کہ جس کو حاصل قربت معبود ہے	۱۳۶
۸	موضع جیلی میں رہتا تھا گھرانہ نور کا	۱۳۸

۹	ماہ شعبان المعظم ختم ہو رمضان شروع	۱۴۲
۱۰	بعد حمد حق و نعت حضرت خیر الوریٰ	۱۴۶
۱۱	گنج مخفی سے نکل آنے کا جب منشاء ہوا	۱۴۸
۱۲	نور سے تا بہ ابد ہر ایک ظلمت دور ہے	۱۵۲
۱۳	حمد حق کے واسطے ہر ایک شے پابند ہے	۱۵۷
۱۴	قرب حق قرب نبی کے جس قدر ہیں	۱۶۰
۱۵	دست یعنی دست حق رب قدیر	۱۶۱
۱۶	خانقاہ تاج العرفاء میں ہے ہر سو روشنی	۱۶۳
۱۷	جس طرف دیکھو اجالے ہی اجالے ہیں یہاں	۱۶۶
۱۸	حمد رب سے جب کسی بھی کام کی ہو ابتداء	۱۶۹
۱۹	ذکر رب ذوق شبینہ مل گیا	۱۷۱
۲۰	گلوں کی داستاں ہیں سیف شرفیؒ	۱۷۳
۲۱	بولنے کی اک ذرا قوت نہیں	۱۷۵

تعمّق

ولی یعنی مددگار، کارساز، دوست، محافظ، حامی، بچانے والا، ناصر، والی، رفیق، ساتھی، محبوب، حمایتی، محب، عزیز، حاکم، سرپرست، نگہبان، تابع، فرماں بردار، حلیف، زمین میں نظام قدرت کے منتظم، وارث، محبت کرنے والا، ایساانسان جوخدا کے قریب ہو، مربی، متولی، مقرب، بزرگ۔

ولی ولاء اور توالی سے یا ولایۃ اور تولی سے صفت مشبہ کا صیغہ ہے ولاء اور توالی کے معنی قرب ونزدیکی ہیں یہ قرب مقام، نسبت، دین، اعتقاد، محبت، نصرت کسی اعتبار سے بھی ہوسکتا ہے اور ولایۃ اور تولی کے معنی حفاظت نگرانی اور حکومت کے ہیں ولی بمعنی فاعل اور بمعنی مفعول دونوں طرح استعمال ہوتا ہے اور اللہ تعالی اور بندوں کے لئے آیا ہے اسکی جمع اولیاء ہے۔ (مفردات/ق ق)

ولی بروزن فعیل بمعنی والی ہے یہ ولی سے بنا بمعنی قرب ہر قریب کو ولی کہا جاتا ہے' خواہ وہ جگہ میں قریب ہو یا نسبت میں یا دین میں صداقت یا نصرت ومدد میں یا اعتقاد کے لحاظ سے لہٰذا مددگار کو بھی ولی کہتے ہیں دوست کو بھی والی کو بھی' محافظ کو بھی اور حمایتی کو بھی بعض نے فرمایا کہ ولایت (واوٌ کے زیر سے) بمعنی مدد ہے اور ولایت (واوٌ کے فتح سے) بمعنی متولی ہونا۔خیال رہے کہ رب تعالیٰ ایمان والوں کا ولی ہے بمعنی مددگار، کارساز، والی وغیرہ اور متقی مسلمان رب کے ولی ہیں بایں معنی کہ اس کے دین کے مددگار ہیں اور اس سے قرب رکھتے ہیں۔

قرآن مجید میں لفظ ''ولی'' وسیع مفہوم میں ارشاد ہوا ہے۔اللہ تعالی خالق اکبر مالک حقیقی رب

کریم رحمن ورحیم ہے وہ قادر مطلق سبحان وصمد ہے سب اس کے محتاج ہیں وہ سب سے بے نیاز اپنی شان کے موافق اپنے بندوں کو نوازتا ہے اسکے اسماء حسنیٰ میں عزیز، جبار، حفیظ، رقیب، ولی، والی، قوی، محی، ممیت، جامع، باقی، وارث۔ ان حقائق کے شارح ہیں کہ وہی سب کا والی ومحافظ، حامی ومددگار، کارساز ونگہبان ہے اس کے سوا کوئی بچانے والا ہے نہ کوئی حمایتی' وہی معبود حقیقی ہے ہر تعریف وثناء اسی کے شایان ہے وہ بڑا کرم فرمانے والا قادر ومقتدر ہے اس کے سوا کوئی بھی اہل ایمان وسعادت کا مددگار' ناصر ودوست نہیں۔ قرآن پاک میں ولی اولیاء اور متعلقہ الفاظ بہ کثرت آئے ہیں اور اللہ تعالی کی شان کارسازی کے واضح ہیں۔

o.......اور اللہ کے سواء تمہارا نہ کوئی حمایتی نہ مددگار وَلی (۲/۱۰۷)

o....... تو اللہ سے تیرا کوئی بچانے والا نہ ہوگا اور نہ مددگار وَلیٍّ (۲/۱۲۰)

o اللہ مددگار ہے مومنوں کا......... وَلیّ (۲/۲۵۷)

o....... اور اللہ تعالیٰ مددگار ہے مومنوں کا......... وَلیُّ (۳/۶۸)

o .... نہیں ہوگا ان کے لئے اللہ کے سواء کوئی حمایتی اور نہ کوئی سفارشی (انھیں ڈرایئے) تاکہ یہ (کامل) پرہیزگار ہو جائیں وَلیٌّ (۶/۵۱)

o .... نہیں ہے اس کے لئے اللہ کے سواء کوئی حمایتی اور نہ سفارشی......... وَلیٌّ (۶/۷۰)

o.......اور نہیں ہوگا ان کا روئے زمین پر کوئی دوست اور نہ کوئی مددگار........ وَلی (۹/۷۴)

o.......اور نہیں ہے تمہارے لئے اللہ کے سواء کوئی حامی اور نہ کوئی مددگار...... وَلی (۹/۱۱۶)

o....... نہیں ہوگا تمہارے لئے اللہ کے مقابلہ میں کوئی مددگار اور نہ کوئی محافظ وَلی (۱۳/۳۷)

oاور نہیں ہے اس کا کوئی مددگار درماندگی میں اور اس کی بڑائی بیان کرو کمال درجہ کی بڑائی وَلیّ (۱۷/۱۱۱)

o....... نہیں ان کا اس کے سواء کوئی دوست وَلیّ (۱۸/۲۶)

o.......اور نہیں ہے تمہارے لئے اللہ تعالیٰ کے سواء کوئی دوست اور نہ کوئی مددگار وَلِیٌّ (۲۹/۲۲)

o....... نہیں تمہارے لئے اس کے بغیر کوئی مددگار نہ کوئی سفارشی .... وَلِیٌّ (۳۲/۴)

o.......یوں بن جائے گا گویا تمہارا جانی دوست ہے وَلِیٌّ (۴۱/۳۴)

o.......نہ ان کا کوئی دوست ہے اور نہ مددگار وَلِیٌّ (۴۲/۸)

o پس اللہ ہی حقیقی کارساز ہے........ وَلِیٌّ (۴۲/۹)

o.......اور وہی کارساز حقیقی (اور) سب تعریفوں کے لائق ہے وَلِیٌّ (۴۲/۲۸)

o.......اور نہ تمہارا اللہ کے سواء کوئی دوست ہے اور نہ کوئی مددگار وَلِیٍّ (۴۲/۳۱)

o....... تو اس کا کوئی کارساز نہیں اس کے بعد وَلِیٍّ (۴۲/۴۴)

o.......اور اللہ تعالیٰ پرہیزگاروں کا دوست ہے وَلِیٌّ (۴۵/۱۹)

o.......اور کافی ہے (تمہارے لئے) اللہ حمایتی اور کافی ہے (تمہارے لئے) اللہ مددگار وَلِیًّا (۴/۴۵)

o.......اور بنا دے ہمارے لئے اپنے پاس سے کوئی دوست اور بنا دے ہمارے لئے

اپنے پاس سے کوئی مددگار وَلِیًّا (۴/۷۵)

o.......اور نہ بناؤ ان سے (کسی کو) اپنا دوست اور نہ مددگار وَلِیًّا (۴/۸۹)

o.......اور جو شخص بنا لے شیطان کو (اپنا) دوست اللہ کو چھوڑ کر تو نقصان اٹھایا اس نے کھلا نقصان وَلِیًّا (۴/۱۱۹)

o.......اور نہ پائے گا اپنے لئے اللہ کے بغیر کوئی دوست اور نہ مددگار وَلِیًّا (۴/۱۲۳)

o.......اور نہ پائیں گے اپنے لئے اللہ کے سواء کوئی حمایتی اور نہ کوئی مددگار وَلِیًّا (۴/۱۷۳)

o....... کہیئے کیا اللہ کے سوا کسی اور کو (اپنا) والی بناوں........ وَلِیًّا (۶/۱۴)

o.......اور جسے وہ گمراہ کردے تو نہیں پائے گا اس کے لئے کوئی مددگار (اور) رہنما (۱۸/۱۷)

o......پس بخش دے مجھے اپنے پاس سے ایک وارث (۵/۱۹)

o......اے میرے باپ میں ڈرتا ہوں کہ تجھے رحمن کا کوئی عذاب پہنچے تو تو شیطان کا رفیق ہو جائے (۴۵/۱۹)

o اور نہیں پائیں گے وہ لوگ اپنے لئے اللہ تعالیٰ کے سواء کوئی دوست اور نہ کوئی مددگار (۱۷/۳۳)

o......اور نہ پائیں کوئی دوست اور نہ کوئی مددگار۔ (۶۵/۳۳)

o...... پھر نہ پاتے (دنیا بھر میں) کسی کو اپنا دوست اور مددگار۔ وَلِيًّا (۲۲/۴۸)

o تمہارے دوست نہیں مگر اللہ اور اس کا رسول اور ایمان والے........ ولیکم (۵۵/۵)

o...... تو ہی تو ہمارا کارفرما ہے بخش دے ہم کو........ وَلِيُّنَا (۱۵۵/۷)

o وہ عرض کریں گے پاکی ہے تجھ کو تو ہمارا دوست (مالک) ہے........ (۴۱/۳۴)

o...... تو لکھائے اس کا ولی (سرپرست) انصاف سے........ وَلِيُّهٗ (۲۸۲/۲)

o...... تو بے شک ہم نے اس کے وارث کو قابو دیا ہے........ وَلِيِّهٖ (۳۳/۱۷)

o......اس کے گھر والوں پر پھر اس کے وارث سے کہیں گے........ وَلِيِّهٖ (۴۹/۲۷)

o......اور وہی ان کا دوست ہے بسبب ان نیک اعمال کے جو وہ کیا کرتے تھے وَلِيُّهُمْ (۱۲۸/۶)

o...... تو آج وہی ان کا رفیق ہے........ وَلِيُّهُمْ (۶۳/۱۶)

o......اور اللہ ان کا سنبھالنے والا ہے۔ وَلِيُّهُمَا (۱۲۲/۳)

o بے شک میرا والی اللہ ہے جس نے کتاب اتاری........ وَلِيِّ (۱۹۶/۷)

o......اپنا دوست نہ بنالیں مسلمانوں کے سواء........ اَوْلِيَآءَ (۲۸/۳)

o تو شیطان کے دوستوں سے لڑو........ اَوْلِيَآءَ (۷۶/۴)

o......ان میں سے کسی کو اپنا دوست نہ بناؤ جب تک اللہ کی راہ میں گھر بار نہ چھوڑیں..... اَوْلِيَآءَ (۸۹/۴)

o وہ جو مسلمانوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست بناتے ہیں کیا ان کے پاس عزت ڈھونڈتے ہیں... اَوْلِیَآء (۱۳۹/۴)

o کافروں کو دوست نہ بناؤ مسلمانوں کے سواء........ (۱۴۴/۴)

o........ وہ آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں........ اَوْلِیَآء (۵۱/۵)

o........ اوران میں کسی کو اپنا دوست نہ بناؤ........ اَوْلِیَآء (۵۷/۵)

o........ تو کافروں سے دوستی نہ کرتے مگر ان میں تو بہتیرے فاسق ہیں اَوْلِیَآء (۸۱/۵)

o........ اور نہ پیروی کرو اللہ کو چھوڑ کر دوسرے دوستوں کی........ اَوْلِیَآء (۳/۷)

o........ بے شک ہم نے شیطانوں کو ان کا دوست کیا ہے جو ایمان نہیں لاتے۔ اَوْلِیَآء (۲۸/۷)

o .... انھوں نے بنالیا شیطانوں کو (اپنا) دوست اللہ کو چھوڑ کر اَوْلِیَآء (۳۰/۷)

o........ یہی لوگ ایک دوسرے کے دوست ہیں........ (۷۲/۸)

o........ کافر آپس میں ایک دوسرے کے وارث ہیں........ اَوْلِیَآء (۷۳/۸)

o اے ایمان والو! اپنے باپ اور بھائیوں کو دوست نہ سمجھو اگر وہ ایمان پر کفر کو پسند کریں۔ اَوْلِیَآء (۲۳/۹)

o نیز مومن مرد اور مومن عورتیں ایک دوسرے کے مددگار ہیں........ اَوْلِیَآء (۷۱/۹)

o سن لو بے شک اللہ کے ولیوں پر نہ کچھ خوف ہے نہ کچھ غم۔ اَوْلِیَآء (۶۲/۱۰)

o .... اور نہ ہی ان کے لئے اللہ تعالیٰ کے سواء کوئی مددگار تھا........ اَوْلِیَآء (۲۰/۱۱)

o .... اور اللہ کے سواء تمہارا کوئی حمایتی نہیں........ اَوْلِیَآء (۱۱۳/۱۱)

o کہیئے کیا تم نے بنالئے ہیں اللہ کے سوا ایسے حمایتی جو اختیار نہیں رکھتے........ اَوْلِیَآء (۱۶/۱۳)

o .... تو آپ نہیں پائیں گے ان (گمراہوں) کے لئے کوئی مددگار اس کے سواء........ اَوْلِیَآء (۹۷/۱۷)

o کیا تم بناتے ہو اسے اور اس کی ذریت کو اپنا دوست مجھے چھوڑ کر........ اَوْلِیَآء (۵۰/۱۸)

o .... تو کیا کافر یہ سمجھتے ہیں کہ میرے بندوں کو میرے سوا حمایتی بنالیں گے۔ اَوْلِیَآء (۱۰۲/۱۸)

o .... ہمیں یہ بات زیبا نہ تھی کہ ہم بناتے تیرے سوا کسی غیر کو دوست .... اَوْلِیَآء (۱۸/۲۵)

o ان نادانوں کی مثال جنھوں نے بنالئے اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر اور دوست مکڑی کی سی ہے۔ اَوْلِیَآء (۴۱/۲۹)

o ....اور وہ جنھوں نے اس کے سوا اور والی بنالئے........ اَوْلِیَآء (۳/۳۹)

o.......اور جنھوں نے اللہ کے سواء اور والی بنا رکھے ہیں وہ اللہ کی نگاہ میں ہیں اَوْلِیَآء (۶/۴۲)

o کیا اللہ کے سواء اور والی ٹھہرائے ہیں........ اَوْلِیَآء (۹/۴۲)

oاور نہیں ہوں گے (اس روز) ان کے مددگار جو مدد کرسکیں ان کی اللہ کے بغیر........ اَوْلِیَآء (۴۶/۴۲)

o.......اور نہ وہ کسی کام آئیں گے جن کو انھوں نے اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر مددگار بنایا تھا اَوْلِیَآء (۱۰/۴۵)

o.......اور بلاشبہ ظالم لوگ ایک دوسرے کے دوست ہیں........ اَوْلِیَآء (۱۹/۴۵)

o.......اور نہیں اس کے لئے اللہ کے سواء کوئی مددگار........ اَوْلِیَآء (۳۲/۴۶)

oاے ایمان والو! نہ بناؤ میرے دشمنوں کو اور اپنے دشمنوں کو (اپنے) جگری دوست..... اَوْلِیَآء (۱/۶۰)

oاے یہودیو! اگر تم دعویٰ کرتے ہو کہ صرف تم ہی اللہ کے دوست ہو اور لوگ (دوست) نہیں ہیں تو..... اَوْلِیَآء (۶/۶۲)

oیہ تو شیطان ہے جو ڈراتا ہے (تمھیں) اپنے دوستوں سے، پس نہ ڈرو........ اَوْلِیَآءَهٗ (۱۷۵/۳)

o.......اس کے متولی تو صرف پرہیزگار لوگ ہیں........ اَوْلِیَآءُهٗٓ (۳۴/۸)

oہم تمہارے دوست ہیں دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں........ اَوْلِیَآؤُكُمْ (۳۱/۴۱)

o.......اور کافروں کے حمایتی شیطان ہیں........ اَوْلِیَآؤُهُمْ (۲۵۷/۲)

o....... مگر یہ کہ تم اپنے دوستوں پر احسان کرو........ اَوْلِیَآئِكُمْ (۶/۳۳)

o.......یہاں کھلتا ہے کہ اختیار سچے اللہ کا ہے........ اَلْوَلَایَةُ (۴۴/۱۸)

۵۔۔۔۔۔اور وہ جو ایمان لائے اور ہجرت نہ کی تمھیں ان کا ترکہ کچھ نہیں پہنچتا........ ولایتھم (۸/۷۲)

علاوہ ازیں اس موضوع مبارکہ سے متعلق متعدد ارشادات ربانی ملتے ہیں ان ارشادات میں رب تعالیٰ نے اس حقیقت کو ظاہر فرمادیا کہ وہی اپنے ولیوں کا سرپرست ونگہبان، کارساز و مددگار ہے تو چند آیات میں اپنے منتخب محبوب بندوں یعنی اولیاء اللہ کو اپنا محبت کرنے والا تابع، فرماں بردار، رفیق، زمین میں نظام قدرت کے منتظم، بے خوف اور بے غم ہونے کی سند عطا فرمادی ہے۔

"اللہ ولی الذین امنوا"

اللہ تعالیٰ مومنوں کا والی ونگہبان ہے۔ (۲/۲۵۷)

تمام مومنوں کے لئے یہ نوید ہے کہ ان کا نگہبان، متولی اور مددگار حقیقی خالق کائنات ہے۔ کیونکہ وہی تو ہے جو شرک و کفر، گمراہی اور برائیوں کے اندھیروں سے نکال کر انھیں ایمان و یقین اور حق و صداقت کے اجالوں کی طرف لے آتا ہے۔

"ان ولیؔ اللہ الذی نزل الکتب"

بے شک میرا والی (نگہبان و مددگار) اللہ ہے جس نے کتاب نازل کی۔ (۷/۱۹۶)

خیال رہے کہ حقیقی والی، ناصر اللہ تعالیٰ ہے۔ اس کے خاص بندے اس کے مظہر ہیں اور وہ بھی اللہ تعالیٰ کی عطا سے مجازی طور پر والی وناصر ہیں، جیسا کہ ارشاد ہوا۔

"انما ولیکم اللہ ورسولہ والذین امنوا"

اللہ اور اس کا رسول اور ایمان والے تمہارے دوست ہیں۔ (۵/۵۵)

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ اور رسول کی محبت و اطاعت کے ساتھ ساتھ مومنوں یعنی اللہ کے نیک بندوں کو دوست یا مددگار بنانا اہل سعادت کا طریقہ ہے۔ قران حکیم کا یہ ارشاد بھی اللہ تعالیٰ کے والی وناصر

ہونے کا بالخصوص اولیاء صالحین کے لئے ثابت ہے۔

"فاللہ ھو الولی وھو یحی الموتی"

والی تو اللہ ہی ہے جو مردوں کو زندہ کرتا ہے۔ (۹/۴۲)

''ولی'' کے مفہوم کی دوسری جہت بندگان خاص سے متعلق ہے، جن کی شان وعزت اور اللہ کی طرف سے عطا کردہ خصوصیات کا قرآن حکیم نے اس طرح بیان کیا ہے۔

"الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیھم ولا ھم یحزنون"

سن لو بے شک اللہ کے ولیوں پر نہ تو کوئی خوف ہے اور نہ کچھ غم۔ (۱۰/۶۲)

یہاں اولیاء کرام کی قوت اور تسکین کا حکیمانہ تذکرہ کیا گیا ہے۔ خوف یا ڈر اس کو ہوتا ہے جو کمزور و مجبور ہو۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب بندوں کو ایسا طاقتور اور قوی بنا دیا ہے کہ انھیں اللہ کے سوا کسی کا خوف نہیں۔ اسی طرح انھیں غم سے بھی آزاد قرار دیا گیا ہے۔ نقصان اٹھانے والے کو غم لاحق ہوتا ہے۔ اولیاء کو ماضی، حال اور استقبال میں بہ فضل خدا کوئی نقصان وضر نھیں لہذا ان کا غمگین وحزیں ہونے کا سوال نھیں اٹھتا، انھیں اطمنان قلب کی دولت سے مالا مال کر دیا گیا ہے اولیاء کی ایک اہم نشانی کے بارے میں قرآن فرماتا ہے۔

"ان اولیاؤہ الا المتقون

اس کے (اللہ تعالیٰ کے) اولیاء تو پرہیز گار ہی ہے۔ (۸/۳۴)

اللہ تعالیٰ سے محبت اور قرب یعنی ولایت کی شرط ایمان ویقین اور تقوی و پرہیز گاری ہے۔ اس کے بغیر قرب الٰہی اور ولایت کا کوئی تصور نہیں۔ جو لوگ اس دولت سے مالا مال ہو جاتے ہیں۔ قرآن یہ نوید بخشتا ہے۔

"لھم البشری فی الحیوۃ الدنیا وفی الاخرۃ

ان کے لئے دنیا وآخرت دونوں زندگیوں میں بشارت ہے۔ (۱۰/۶۴)

ان مفاہم کے علاوہ قرآن حکیم نے اولیاء کا لفظ منکرین ، کافرین، مشرکین اور شیطان کے حمایتیوں کے لئے بھی استعمال کیا ہے۔ انھیں شیطان اور دشمنان خدا اور سول کا دوست، سر پرست اور حامی قرار دیا ہے۔ ایسے مفہومات بھی ملتے ہیں، جن سے لفظ ''ولی'' کی تعبیر ''اللہ کے سوا دوسروں کو اپنا ولی بنانے'' سے کی گئی ہے۔

علماء کرام نے اولیاء کی دو قسمیں بتائی ہیں' ایک ولی تشریعی اور دوسرا ولی تکوینی۔ ولی تشریعی ہر وہ نیک مومن بندہ ہے جو تقرب خداوندی سے مالا مال ہو جائے اور ولی تکوینی وہ برگزیدہ اور خاص بندہ ہے، جسے اللہ تعالیٰ عالم میں عزت دے دے۔ ہر چالیس متقی و پرہیز گار مسلمانوں میں ایک ولی تشریعی ہوتا ہے، جب کہ اولیاء تکوینی کی مخصوص جماعت ہے، ان میں صالحین، ابدال، اقطاب اور اغواث سب شامل ہیں۔

اولیاء کی سب سے اہم علامت یہ ہے کہ خلق خدا کے منہ سے خود بہ خود نکلتا ہے کہ ''یہ ولی اللہ ہے'' مثلاً غوثؒ اعظم، غریب نوازؒ اور محبوبؒ الٰہی، بندہ نوازؒ، شاہ شرفیؒ ، تاج العرفاءؒ وغیرہ۔ یہی شہرت و مقبولیت خلق حقیقت میں پسند خالق ہونے کی علامت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اولیاء کرام سے جو وعدے فرمائے ہیں وہ برحق ہیں۔ علماء کرام کا ارشاد ہے کہ دین حق وہ ہے جس میں اولیاء و صالحین ہوں۔

اولیاء کا امت محمدؐیہ میں تا صبح قیامت ظہور اسلام کی حقانیت کی زندہ دلیل ہے۔ کیونکہ جس شاخ پر برگ و ثمر آئیں گے، اس کا مطلب یہی ہوگا کہ اس درخت کی جڑیں زندہ ہیں۔ مفسرین کرام نے ''لا خوف علیھم ولاھم یحزنون'' کی تشریح میں یہ نکتہ بھی بیان کیا ہے کہ اولیاء اللہ احکام شرعی کے نفاذ و اتباع میں کسی بھی دنیوی طاقت سے خوف نہیں کھاتے اور اس سلسلے میں جو بھی صورت حال پیش آئے' اس پر رنج و غم نہیں کرتے۔ اولیاء اللہ سے متعلق قرآن حکیم کے جملہ ارشادات کی روشنی میں یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ کوئی مشرک، کافر، بے دین، بدعتی، گمراہ اور فاسق و فاجر ولی نہیں ہوسکتا' بلکہ ولایت کی چار معروف شرائط ہیں

(۱) کفر سے بچنا (۲) گناہوں سے بچنا (۳) غیر اللہ سے بچنا اور (۴) مشکوک و مشتبہ چیزوں سے بچنا۔ غیر اللہ سے متعلق یہ وضاحت بھی ملتی ہے کہ غیر اللہ وہ ہے، جو رب سے غافل کرے۔

بعض لوگ محض سادہ لوحی کے سبب ہر کس و نا کس کو ولی مان لیتے ہیں، یہ درست بات نہیں۔ یہاں تک کہ چند لوگ بے دین افراد کو بھی ولی سمجھتے ہیں، یہ دھوکہ ہے۔ اولیاء اللہ کو کائنات کی کوئی طاقت خوفزدہ نہیں کرسکتی۔ چوں کہ وہ صرف اللہ سے ڈرتے ہیں۔ خوف کا یہ کلیہ ہے کہ کمزور، طاقتور سے ڈرتا ہے۔ اولیاء اللہ صرف اللہ سے ڈرتے ہیں، جس کا یہ کرشمہ و فیضان ہے کہ کائنات اولیاء سے ڈرتی ہے۔

اولیاء اللہ کو اللہ اور راس کے رسول کی محبت کا گنج گرانمایہ حاصل ہے۔ اس خزانے کے سامنے دنیا کی ہر دولت بے وقعت ہے۔ اولیاء محبت خدا و رسول کی اس دولت پر ایسے مطمئن و مسرور ہیں کہ انھیں کسی اور شئے کا غم نہیں ہوا کرتا۔

بندہ جب پوری طرح اپنے آپ کو اپنے مولی کے سپرد کردے تو ہر قسم کے خوف و غم سے چھٹکارا پالیتا ہے۔ اولیاء اللہ خود کو اپنے خالق و مالک کے حوالے کردیتے ہیں، جس کے نتیجے میں وہ حیات و کائنات کے ہر خوف و رنج سے بری ہو جاتے ہیں۔ اولیاء کرام کی بارگاہ کردگار میں محبوبیت و تقرب سے متعلق رسول مقبول صلی اللہ علیہ آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

"اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ جس نے میرے کسی ولی سے دشمنی کی اس کو میری جانب سے اعلان جنگ ہے اور میرا بندہ میری کسی محبوب چیز کے ذریعہ میرا اتنا قرب حاصل نہیں کرتا جتنا کہ میرے فرائض ادا کر کے میرا قرب پاتا ہے اور ہمیشہ میرا بندہ نوافل کے ذریعہ میرا قرب حاصل کرتا رہتا ہے، یہاں تک کہ میں اس کو اپنا محبوب بنالیتا ہوں پھر جب اپنے بندہ کو اپنا محبوب بنالیتا ہوں تو اس کا کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اور اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اور اگر وہ مجھ سے کسی چیز کا سوال کرتا ہے تو ضرور

ضرور اس کو عطا کرتا ہوں اور اگر وہ میری پناہ مانگتا ہے تو میں ضرور ضرور اس کو پناہ دیتا ہوں''۔ (رواہ البخاری)

امام بخاری نے اپنی صحیح میں اس حدیث شریف کو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے بیان کیا ہے۔ اس حدیث شریف سے واضح ہوتا ہے کہ اولیاء اللہ جن کے اعضاء میں خدائے ذوالجلال کی قوت کارفرما ہوتی ہے، کیسے جلیل القدر ہوتے ہیں۔ جن کے ساتھ قدرت کارفرما ہو، بھلا وہ کسی سے کیسے کمزور ہوں۔

ولی کی پہچان کے لئے حدیث شریف میں اس طرح وارد ہوا ہے کہ ''ان کے دیکھنے سے خدا یاد آجاتا ہے''۔ عام طور پر اولیاء اللہ کی شناخت مشکل ہے، وہی اولیاء اللہ کو پہچان سکتا ہے جو خود بھی ان کے مشرب و طریق سے لگاؤ اور تعلق رکھتا ہے۔ اولیاء اللہ چوں کہ مقربین بارگاہ ہوتے ہیں اور وہ اللہ کو ہر آن حاضر و ناظر جانتے ہیں، اس وجہ سے وہ اپنے آپ کو ہر اس خفیف سے خفیف عمل سے بچاتے رہتے ہیں، جو منشائے رب کے منافی ہو۔

(اخذ واستفادہ: قرآن مجید، احادیث مقدسہ، مستند تراجم، تفاسیر و حواشی و معتبر کتب وغیرہ سے راست یا بالواسطہ)

حضور خاتم النبیین رحمۃ للعلمین محبوب کردگار محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت یعنی خیر الامم کے منتخب بندوں کہ جنھیں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے اپنے قرب خاص کی نعمت عظمیٰ سے نوازا اور مراتب رفیع سے مالا مال فرمایا ہے یعنی اولیاء اللہ کہ جن کی شان و رفعت اور فیضان و کرامت کے اظہار کی روایت ابتداء ہی سے نثر و نظم میں مدائح و مناقب اولیاء اللہ کی صورت میں تمام زبانوں بالخصوص عربی، فارسی اور اردو میں جاری و ساری ہے۔ زیر نظر مجموعہ ''ولاھم یحزنون'' اسی تسلسل کی ایک مؤدبانہ کاوش ہے۔

۱۱ ربیع الآخر ۱۴۳۳ھ — سید محمد حمید الدین شرفی سیفی

ایوان تاج العرفاء حمید آباد

تحمید و تمجید

•

اللہ تعالیٰ ہے سبحاں لاالہ الااللہ
کلمہ ہے یہی شایانِ شاں لاالہ الااللہ

اول بھی وہی ، آخر بھی وہی ، ظاہر بھی وہی ، باطن بھی وہی
موجود وہی صناعِ جہاں لاالہ الااللہ

جب چاہا اس نے ظاہر ہو ، تب نور سے اپنے پیدا کیا
اک نور کہ ہوجائے عرفاں لاالہ الااللہ

اقصیٰ میں حمد و ثنا سن کر ، محبوب سے بولے سارے نبی
لائیں گے کہاں ہم تم سا بیاں لاالہ الااللہ

جلووں کو سمویا آنکھوں میں ، کلمہ کو بسایا سینے میں
مومن کو ہوا یہ سب آساں لاالہ الااللہ

اُس لفظ کُن کی قوت کا اندازہ کس سے کیا ہوگا
چھ دن میں بنی ہر چیز یہاں لاالہ الااللہ

یہ لوح و قلم ، عرش و کرسی ، افلاک و مہر و ماہ و نجوم
ہر ایک ہے شہکارِ امکاں لاالہ الااللہ

کہسار بھی وادی بھی بن بھی ، دریا میدان سمندر بھی
تزئین ارضی کے ساماں لاالہ الااللہ

بے گنتی زمیں پر اور نیچے ، مخلوق فضاء و سمندر میں
کچھ ظاہر ہیں اور کچھ ہیں نہاں لاالہ الااللہ

ذرہ ذرہ قطرہ قطرہ ، جھونکا جھونکا پتہ پتہ
ہر اک کی زباں پر ہے یہ بیاں لاالہ الااللہ

حق حمد کا ہوگا کیسے ادا ، طاقت ہے ثنا کی کس میں بھلا
اپنی سی کوشش میں ہے زباں لاالہ الااللہ

تسبیح رب ہر سانس میں ہو ، اور ذکر رب ہر آن کرو
فرماتے تھے سیفؔی سیفِ زماں لاالہ الااللہ

●

میرے مالک ہے یہ جہاں تیرا
ہے مکاں تیرا لامکاں تیرا

ہے زمیں تری آسماں تیرا
رات دن تیرے ہر زماں تیرا

عرش تیرا ہے اور کرسی بھی
لوح پر ہے قلم رواں تیرا

سب نبی و رسول تیرے ہیں
اور میرِ پیمبراں تیرا

تو اکیلا ہے بے نیاز بھی ہے
اور محتاج سب جہاں تیرا

صبح کی دلفریبیاں ساری
دے رہی ہیں ہمیں نشاں تیرا

سیفؔی جب ہوگئے نبی تیرے
ہو گیا مالک جہاں تیرا

نعت شہنشاہ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

•

کبھی عطا میں کرم میں کبھی جمال میں ہے
فقط نوازنا سب کو ترے کمال میں ہے

گماں سب کے لئے ہوتو ہو، یقین ہے تجھے
نظر ازل سے تری حسن ذوالجلال میں ہے

نہیں ہے یوں ہی فقط شان متکلم تری
بشر تمام جمع اک تری مثال میں ہے

نظر نظر ہے تجلی قدم قدم ایمن
مرا شعور کہ جب سے ترے خیال میں ہے

کمال ،زور ،اثر، نور، حسن اور کشش
تمام خوبیاں یکجا ترے جمال میں ہے

بتا رہی ہے ضرب روم و شام کا انجام
کہ پیش گوئی کی طاقت کسی کدال میں ہے

تراشہ ناخن اقدس کا نور بخشے ہے
یہ ایک ہلکی جھلک دیکھئے ہلال میں ہے

نبیؐ کی قربت و خدمت کا فیض ایسا ہے
عمرؓ یہ کہتے ہیں سرداری بس بلالؓ میں ہے

قدوم پاک سے نسبت عروج کی ضامن
جو در سے دور رہے گا سدا زوال میں ہے

سلام کرنے کو آتے ہیں اہل کنعاں بھی
کشش وہ صاحب لولاک کے جمال میں ہے

بھروسہ سیفیؔ شفاعت پہ کیجئے ورنہ
عمل بچائے گا یہ زمرہ محال میں ہے

مدائح و مناقب

مفردات

حضرت صدیق اکبرؓ

صدیقؓ سے زبان اگر ہو تو پوچھنا دیکھا ہے کتنے روپ میں چہرہ حضورؐ کا

•

بہت اونچا ہے پرچم ہاتھ میں صدیقؓ اکبر کے وفاداریٔ احمدؐ کا جہاں کی رہ نمائی کا

•

وہ دو میں دوسرے تھے بس انہیں یہ فخر حاصل ہے جو دیکھا بوبکرؓ نے اس کو اوروں نے کہاں دیکھا

•

وہ غار ثور کا منظر لگانا جان کی بازی ذرا صدیقؓ سے پوچھو کہ تنہائی میں کیا دیکھا

•

وہ غار ثور وہ روزن وہ ڈسنا پاؤں پر پیہم مگر صدیقؓ خوش ہیں جب نبیؐ کو مہرباں دیکھا

•

پوچھئے صدیقؓ سے سب کچھ دیا پھر کیا ملا وہ کہیں گے بس یہی بدلہ مرا سرکارؐ ہیں

•

وفور عشق نے صدیقیت کا مرتبہ بخشا رہ ایماں میں قیل و قال سارے قابل رد ہیں

•

صدیقؓ ہوں عمرؓ ہوں کہ عثمانؓ غنی ہوں ہیں بے مثال حیدرؓ کرار کی طرح

•

صدیقؓ ہوں عمرؓ ہوں عثماںؓ ہوں کہ حیدرؓ ہر ایک با وفا ہے سرکارؐ جانتے ہیں

●

وہ چاروںؓ اسی واسطے جاوداں ہیں وہ تھے سر سے پا تک فنائے محمدؐ

حضرت فاروق اعظمؓ

کیا چیز لینے آئے تھے تلوار سے عمرؓ ایماں کے روپ میں ملا صدقہ حضورؐ کا

●

عمرؓ کس طرح آئے تھے مگر کیا حال تھا ان کا نبیؐ کے پاؤں پر سر سامنے تیر و کماں دیکھا

●

لے کے تلوار چلا کیا ہوا دل ہار آیا سر کی خواہش تھی مگر دیکھیے سرشار آیا

●

فاروقؓ کہہ رہے ہیں سنو میرا تجربہ قدموں پہ نبیؐ کے جو رہے سر مزے میں ہے

حضرت عثمان غنیؓ

غنیؓ ایسے کہ ہر اک شئے لٹا کر مسکراتے ہیں صلہ میں کیا نہیں پایا زمانے نے عیاں دیکھا

●

وہ مال ہی خطاب دلائے ہے غنیؓ کا قرباں نبیؐ پہ جو بھی ہو وہ زر مزے میں ہے

حضرت علی کرم اللہ وجہہ

جان نثاری کا درس دیتے ہیں
شب ہجرت ہمیں علیؑ ' آقاؐ

●

شب ہجرت نبیؐ کے بستر اقدس پہ سو جانا
بہادر فاتحؑ خیبر سا دنیا نے کہاں دیکھا

●

حیدرؑ کی وفاداری کہتی ہے شب ہجرت
آقاؐ کی محبت میں اپنے کو مٹا دینا

●

جسے کاندھوں پہ اپنے شاہؐ بحر و بر اٹھاتا ہے
شب ہجرت اسی کو اپنے بستر پر سلاتا ہے

●

وظیفہ زبدۂ آل عباؑ کا سب سے بہتر ہے
ضیائے نقبۂ شیرؑ خدا سے جگ منور ہے

●

عصر کا وقت جوں جوں گزرنے لگا
ہے علیؑ کو یقین اب ہوا معجزہ

●

شب ہجرت جناب مرتضیٰؑ نے کر دیا ثابت
نبیؐ کا جو فدائی ہے خدا اس کا نگہباں ہے

●

سوئے ہیں ایسے جیسے کہ سوئے نہ تھے کبھی
اس رات خواب حضرت حیدرؑ مزے میں تھا

●

دیکھا اثر لعاب کا آنکھوں میں علیؑ کی
مغلوب ہو کے دیکھنا خیبر مزے میں ہے

☆☆☆

کوئی ہمراہ چلتا ہے کوئی بستر پر سوتا ہے
ہے اظہار وفاداری ہر اک پہلو سے ہجرت میں

●

صحابہؓ اس لئے تو مطلع ایقاں کے انجم ہیں
نبیؐ کے حکم کو قرآن کی طرح اٹل جانا

●

یہاں پر ہیں نبیؐ جھرمٹ میں اصحابؓ گرامی کے
ستاروں کا وہاں پر چاند کے اطراف گھیرا ہے

●

قرنیت نازاں ہے حبشہ آج تک مسرور ہے
والہانہ پن پہ اپنے جوکہ تھا سرکارؐ سے

●

مرے ظلمت کدے میں سینکڑوں سورج نکل آئے
نبیؐ کی یاد کا جب سے دیا دل میں فروزاں ہے

●

پھر آرزوئے خواجگی وقت کیجئے
جذبِ اویسؓ و بوذرؓ و صدیقؓ لائیے

●

ہوشمندان عرب میں جانتے ہیں کون تھے　　حمزہؓ و عباسؓ و بوبکرؓ و عمرؓ عثمانؓ سے

حیدرؑ و مقدادؓ و بوذرؓ عوفؓ اور سلمانؓ کے　　واقعاتِ جان نثاری کے سنیں جب تذکرے

تازگی ایمان میں ہو روح میں بالیدگی

مسکرائے گی نئے اک حوصلہ سے زندگی

●

یہ خُبیب و زیدؓ و یاسرؓ اور یہ جو ہیں بلالؓ　　رشک جن پر کر رہا ہے دیکھیے حسن و جمال

ان سبھوں میں اور ہی ہے فاتح خیبرؑ کا حال　　اور ہی انداز کا ہے عشق حیدرؑ کا کمال

جوشِ ہجرت محبت کیا ہے یہ دکھلائے گا

بسترِ پاک نبیؐ پر بے خطر سو جائے گا

منقبت حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ

فضل ربِ العلی یا علیؑ یا علیؑ
آپ پر ہوگیا یا علیؑ یا علیؑ

لطف خیرالوریٰؐ یا علیؑ یا علیؑ
ہے نصیب آپ کا یا علیؑ یا علیؑ

کھول کر آنکھ دیکھا ہے پہلے پہل
چہرہ مصطفیٰؐ یا علیؑ یا علیؑ

مرحب و باب خیبر نے سمجھادیا
آپ کا حوصلہ یا علیؑ یا علیؑ

منتظر آپ کا ہے یہ ہجرت کی شب
بستر مصطفیٰؐ یا علیؑ یا علیؑ

آپؓ کو دیکھنا اک عبادت ہے خود
یہ نبیؐ نے کہا یا علیؑ یا علیؑ

مشکلیں منہ چھپاتی ہیں ، نام آپ کا جب بھی سن لیں ذرا یا علیؑ یا علیؑ
سیفیؔ جپتا رہا کام بنتے رہے ہر گھڑی ہر جگہ یا علیؑ یا علیؑ

حضرت امام حسینؑ

بلند حق کے عَلَم سے کوئی پرچم ہو نہیں سکتا
زیادہ ہوگا ایماں کا اثر کم ہو نہیں سکتا

میرا سر عظمت حق و صداقت کی علامت ہے
جو ہوجاے سو ہوجائے یہ سر خم ہو نہیں سکتا

کہا تاریخ عالم نے خود اپنا جائزہ لے کر
غم شبیرؓ سے بڑھ کر کوئی غم ہو نہیں سکتا

بہتّر پیاس کے مارے شہید راہ ایماں ہیں
یہ ایماں نور ہے یہ نور مدھم ہو نہیں سکتا

شہادت اصغرؓ معصوم کی ہے سانحِ عظمیٰ
لگا ہے زخم وہ دل پر کہ مرہم ہو نہیں سکتا

گئے عباسؓ، قاسمؓ چل بسے، اکبرؓ ہوئے رخصت
حسینی عزم اس عالم میں بھی کم ہو نہیں سکتا

شہیدان وفا کے خون کی رنگت یہ کہتی ہے
اثر سیفیؔ صداقت کا کبھی کم ہو نہیں سکتا

•

قادر کل مالک کون و مکاں شبیرؓ کا
سرور عالم حبیبؐ دوجہاں شبیرؓ کا

صبر کرتا ہے کوئی تو بس یہی کہتا ہوں میں
اب بھی جاری ہے یہ فیض جاوداں شبیرؓ کا

گریہ یعقوبؑ حیراں صبر ایوبیؑ خموش
کس قدر نازک ہے دیکھو امتحاں شبیرؓ کا

ظلم کیا ہے ظلم کا سہنا بھلا کیا چیز ہے
اس طرف کوفی ہیں اس جا خانداں شبیرؓ کا

کون بتلائے بھلا سیفیؔ رموز کربلا
کس لئے لوٹا گیا تھا کارواں شبیرؓ کا

●

شجاعت بٹ رہی ہے ابن حیدرؓ کی بہتر میں
دکھائی دے رہی ہے شانِ حیدرؓ ابن حیدرؓ میں

سُکینہؓ کے لئے ساگر سمٹ آیا تھا گاگر میں
ہوا کیا کیا مگر گاگر رہی دستِ دلاورؓ میں

بہتر کے مقابل تھے ہزاروں کوفی و شامی
سمجھ میں آ گئی تھی کتنی ہمت حملہ آور میں

کٹانا مشہد توحید پر ہنستے ہوے سر کو
یہ جرأت ہم نے پائی لشکر سبطِؓ پیمبرؐ میں

لبِ دریا تھا خیمہ پیاس کی ریتی تھی ہونٹوں پر
عجب تھی استقامت وارث تسنیم و کوثر میں

صداقت حریت جرأت وفا ایثار قربانی
یہ سب اجزاء تھے شامل کربلا والوں کے ساغر میں

یہ خیمہ ہے یہ گہوارہ ہے یہ شام غریباں ہے
سُکینہؓ ایک کونے میں ہے تنہا یادِ اصغرؓ میں

قیامت ایک دن ہوگی کہا شبیرؑ نے زینبؑ
مگر ٹوٹے گی تجھ پر جانے کتنی بار دن بھر میں

علیؑ آئے ہیں اپنی تربیت پر ناز فرمانے
تقابل کررہے ہیں لاش اکبرؑ باب خیبر میں

گزشتہ جنگ میں نیزہ پہ تھا جیسے کلام حق
سر شبیرؑ یوں ہے کربلا کے آج منظر میں

بتائیں کس طرح سیفیؔ یزیدی دور کی حالت
ہوا کیا کیا نبیؐ کے شہر میں اللہ کے گھر میں

●

پوچھو کہ پا سکو گے حسینؑ ابن علیؑ کو — تھے پنجتن کے آخری آثار کی طرح

●

میں جاکے کربلا سمجھا رضا کیا ہے وفا کیا ہے — نواسے ابتداء ہیں اور نانا آخری حد ہیں

●

باب خیبر کو اٹھا دیکھ چکے ہو لیکن — لاش اکبرؑ کو اٹھانے کا قرینہ دیکھو

●

حسینؑ، حُسنِ محمدؐ کا نمونہ ہیں جہاں بھر میں
تکلم میں، ادا میں، ناز میں، انداز و تیور میں

حسینؑ اک نام ہے، اک قدر ہے، اک نقطہ حق ہے
نظر میں، نور میں، منظور میں، ناظر میں، منظر میں

حسینؑ اک گوہر نایاب ہے جو مل نہیں سکتا
زمیں میں ، ابر نیساں میں، صدف میں یا سمندر میں

حسینؑ آسودگی دائمی ہے جس کا چرچا ہے
فرات و سلسبیل و دجلہ و تسنیم و کوثر میں

حسینؑ اک حسن ،قد ،خوشبو کہ جس کا ذکر رہتا ہے
گلاب و لالہ و نسرین و شمشاد و صنوبر میں

حسینؑ ایک جائزہ ہے، اک فساں ہے، اک کسوٹی ہے
اندھیرے اور اجالے، حق و باطل خیر اور شر میں

حسینؑ ابن علیؑ سیفی ترے حامی و رہبر ہیں
مصیبت میں بلا میں امتحان میں فکر میں ڈر میں

●

شہادت کے حقائق اس طرح سمجھائے جاتے ہیں
حسینی عزم کے جلوے سدا دکھلائے جاتے ہیں

شہادت قربت حق ہے، رضا جوئی مولیٰ ہے
حجابات نظر اک ایک سب سرکائے جاتے ہیں

شہادت افتخار آدمیت ہے، اسی باعث
نفوس قدسیہ ہی سربلند فرمائے جاتے ہیں

شہادت ارتقاء ربط و معراج محبت ہے
وگر نہ کس لئے پیاسے گلے کٹوائے جاتے ہیں

شہادت بیخودی ہے کیف ہے وجدان مومن ہے
یہاں اہل صداقت دار پر چڑھوائے جاتے ہیں

شہادت بھوک ہے، تشنہ لبی ہے، بے نوائی ہے
لوائے حیدری اس حال میں لہرائے جاتے ہیں

شہادت کیا ہے یہ ہر ایک تو بتلا نہیں سکتا
نبیؐ زادوں سے سیفیؔ یہ سبق پڑھوائے جاتے ہیں

●

سوار دوش احمدؐ پر ستم کیا کیا ہوا دیکھو
نبیؐ زادےؓ کو دیکھو اور دشت کربلا دیکھو

شقاوت بربریت اور ستم کی انتہا دیکھو
علی اصغرؓ کو دیکھو اور تیر حرملا دیکھو

گراں تھا باب خیبر یا علیؑ ، لیکن یہاں آ کر
علی اکبرؓ کا لاشہ بھی کسی ہاتھوں اٹھا دیکھو

یہ پیاسے وارثان کوثر و تسنیم ہیں بے شک
قیامت خیزیاں دیکھو اور ان کا حوصلہ دیکھو

یہ معراج محبت ہے کمال عشق مولیٰ ہے
یہ غربت اور یہ تنہائی یہ خنجر اور گلا دیکھو

کہاں جائیں یہاں ہر راستہ مقتل کو جاتا ہے
یہ دشت نینوا دیکھو یہ شب یہ قافلہ دیکھو

شفق کی سرخیاں بھی آج تک حیران ہیں سیفیؔ
نبیؐ کے گھر کا سبزہ نازش احمر بنا دیکھو

●

شبیرؓ کیا ہیں سنیے نبیؐ نے جو کہا ہے
شبیرؓ میرا نور ہے محبوب خدا ہے

شبیرؓ رازدار خلیلؑ و ذبیحؑ بنے
بیٹے کی جگہ پوترا قربان ہوا ہے

شبیرؓ استقامت ایماں کا نشاں ہیں
مومن کو درس حوصلہ و عزم دیا ہے

شبیرؓ صبر و ضبط کا اک سنگ میل ہیں
ہر ظلم پشیمان ہے ہر جور جھکا ہے

شبیرؓ آبروئے شہیدان راہ حق
اس واسطے تو سید شہدائے وفا ہے

شبیرؓ دوش پاک نبیؐ پر سوار ہیں
گویا قرآن پاک پہ قرآن دھرا ہے

شبیرؓ نامدار ہے شبیرؓ سربلند
بے نام ونشاں دیکھو عدو ان کا ہوا ہے

شبیرؓ آفتاب ولایت ہیں اس لئے
ہر سلسلہ میں ان کی صداقت کی ضیاء ہے

شبیرؓ جد پاک ہیں سرکار سیفؒ کے
سیفیؔ کو سلسلہ یہ مقدر سے ملا ہے

●

خواب ابراہیمؑ کی تعبیر جی بھر دیکھئے
اور پھر اس داستاں کا باب آخر دیکھئے

قوت اسلام و باب علم ہیں حضرت علیؑ
دل دہل جائے عدو کا نام لے کر دیکھئے

خود میں سمجھ آئیں گے کہ ابن حیدرؓ کون ہیں
اپنی آنکھوں کو وفا کا غسل دے کر دیکھئے

کیسی مایوسی کہاں کا خوف کیسی بے بسی
ہے رضائے حق وگر نہ کیا ہو منظر دیکھئے

حُر نے دیکھا دیکھ کر شیدا ہوا اور کٹ گیا
یہ تو تھے اکبرؓ تو کیا ہوں گے پیمبرؐ دیکھئے

دین کی خاطر ہیں جو قربانیاں شبیرؓ کی
کربلا کو چلئے سیفیؔ اور چل کر دیکھئے

●

راکب دوش احمدؐ پہ لاکھوں سلام
بھیجو آل محمدؐ پہ لاکھوں سلام

استقامت پہ جن کی فلک دنگ ہے
صبر کی آخری حد پہ لاکھوں سلام

ننھے ننھے شہیدانِ راہ وفا
یعنی عونؓ و محمدؓ پہ لاکھوں سلام

مفتخر جن پہ ہے ساری انسانیت
ان پہ، ان کے اب و جد پہ لاکھوں سلام

پرتوِ حسن احمدؐ شہ کربلاؓ
آپ کے قامت و قد پہ لاکھوں سلام

اصغرؓ و اکبرؓ و قاسمؓ و بوالفضلؓ
رونق باغ احمدؐ پہ لاکھوں سلام

بھولی بھالی سکینہؓ پہ روتے ہیں ہم
پابہ زنجیر عابدؓ پہ لاکھوں سلام

بادشاہ سیفیؔ اب بھی ہیں میرے حسینؑ
صاحبِ تاج و مسند پہ لاکھوں سلام

•

شبیرؓ نام دار ہمارا سلام لو
عباسؓ علمدار ہمارا سلام لو

اے تاب ذوالفقار ہمارا سلام لو
حقانیت کی دھار ہمارا سلام لو

امت کے طرفدار ہمارا سلام لو
ہم آپ پر نثار ہمارا سلام لو

دوش نبیؐ پہ بیٹھ کے زلفوں سے کھیلنا
اے بانکے شہسوار ہمارا سلام لو

لاکھوں سلام صبر سکینہؓ پہ صبح و شام
اے عابدؓ بیمار ہمارا سلام لو

مسلمؓ کو اور عونؓ و محمدؓ کو ادب سے
کہیئے ہزار بار ہمارا سلام لو

طیبہ کے بعد آپ کے روضہ کی دید کو
سیفیؔ ہے بے قرار ہمارا سلام لو

منقبت حضرت غوث الثقلینؓ

نام محی دیں لقب محبوب سبحاں غوثؓ کا
حق بھی اور محبوب حق اور شیر یزداں غوثؓ کا

لاتخف نے ساری دنیا پہ یہ ثابت واضح کردیا
ہو نہیں سکتا کبھی خادم پریشاں غوثؓ کا

ہر جگہ ایسے حجابات نظر اُٹھتے نہیں
سیفؓ کے چہرہ میں دیکھو روے تاباں غوث کا

رحمت حق اس طرف مڑکر برستی ہے سدا
دیکھتی ہے پہلے کس جانب ہے رجحاں غوثؓ کا

حُسن ناناؐ کا نواسہؓ کو ملے گا بالیقین
ساری دنیا کو بتاے روے تاباں غوثؓ کا

دیکھ کر دوزخ اگر مچلے تو مچلے کیا کریں
لاتخف کا ساتھ میں ہے اپنے فرماں غوثؓ کا

دست سیفؓ دیں سے پی کر جام حب غوثؓ پاک
ہے مرا پورا قبیلہ سیفیؔ قرباں غوثؓ کا

•

حشر میں آئیں گے اس طرح پرستارانِ غوثؒ
چادر زہراؓ سروں پر ہاتھ میں دامانِ غوثؒ

غوثیت کیا ہے سمجھنا کھیل بچوں کا نہیں
غوث بن جاتا ہے ہوتا ہے جسے عرفانِ غوثؒ

ان کے سینے ہی نہیں چہرے بھی روشن ہو گئے
جن کے سینوں میں رہا کرتا ہے بس ارمانِ غوثؒ

•

غوثؒ بن جائے وہ اپنے وقت کا
جس کو ہو جائے ذرا عرفانِ غوثؒ

روح این و آں مڑے گی اس طرف
دیکھ لے گی جس طرف رجحانِ غوثؒ

مصر میں ہنگامہ حسن و جمال
میرے دل میں ہے فقط ارمانِ غوثؒ

چور چوری کے لئے آیا ولایت پالیا
کیا بنے ہوں گے جو تھے مہمانِ غوثؒ

آپ سیفؔی ہیں مقدر کے دھنی
آپ ہیں وابستہ دامانِ غوثؒ

•

بندگانِ خاص میں بھی بندہ کامل ہیں غوثؒ
واصل حق ہو کے بھی مخلوق میں شامل ہیں غوثؒ

وارث صدقِ پیمبرؐ جانشین بابِ علمؓ
راہِ حق و معرفت کی اک نئی منزل ہیں غوثؒ

محی دیں ہیں اور ہیں محبوب رب غوثؒ الوریٰ
سینہ اسلام میں سیفیؔ دھڑکتا دل ہیں غوثؒ

•

نور عین شہؐ ابرار ہیں غوث الثقلینؒ
دلبر حیدرؓ کرار ہیں غوث الثقلینؒ

جام وحدت کا دیا ساقی کوثرؐ نے انہیں
اس لئے ہر گھڑی سرشار ہیں غوث الثقلینؒ

ان کو حالات سنانے کی ضرورت کیا ہے
واقف حال طلب گار ہیں غوث الثقلینؒ

●

کونسی شے ہے نہاں پیران پیرؒ
آپ پر سب ہے عیاں پیران پیرؒ

جھاڑتی ہے آستاں کی گرد کو
آستین کہکشاں پیران پیرؒ

واسطہ ہیں آپ بعد انبیاء
عبد و رب کے درمیاں پیران پیرؒ

مانتے ہیں آپ کی فکر و نظر
سب حکیمان جہاں پیران پیرؒ

راستے اس واسطے پرنور ہیں
ہیں امیر کارواں پیرانِ پیرؒ

سیفؒ کا دامن ہے سیفیؔ ہاتھ میں
سر پہ مثل سائباں پیرانِ پیرؒ

●

جیسے ہو قرآں کی آیت غوث پاکؒ
آپ کی نورانی صورت غوث پاکؒ

ہوگئی جس پر عنایت غوث پاکؒ
اس پہ ہو خالق کی رحمت غوث پاکؒ

ساڑھے نو سو سال سے ہے برقرار
شان و شوکت رعب و ہیبت غوث پاکؒ

چور تک محروم جاسکتا نہیں
آپ دیتے ہیں ولایت غوث پاکؒ

شیر کو در پہ پسینے آگئے
اک سگِ در کی بدولت غوث پاکؒ

جلوۂ خیرالوریؐ آیا نظر
آپ کی دیکھی ہے صورت غوث پاکؒ

کر گیا آسان راہِ حق رسی
آپ کا فیضانِ صحبت غوث پاکؒ

کون دے گا جس طرح دیتے ہیں آپ
صرف چاہت ، صرف چاہت غوث پاکؒ

آپ کا دامن ملا تو مل گئی
کالی کملی کی ضمانت غوث پاکؒ

مطمئن ہے اس لئے سیفؔی بہت
سیفؒ دیں کی ہے وساطت غوث پاکؒ

●

یہ عظمت نہیں بے سبب غوثِ اعظمؒ
ہے تم پر بڑا فضلِ رب غوثِ اعظمؒ

تھی مقصود حق کی طلب غوثِ اعظمؒ
دیا اس لئے رب نے سب غوثِ اعظمؒ

تمہاری عطا ہے عجب غوثِ اعظمؒ
ہلے بھی نہ سائل کے لب غوثِ اعظمؒ

پکارا تمہیں میں نے جب غوثِ اعظمؒ
ندا لاتخف آئی تب غوثِ اعظمؒ

خدا کی اطاعت کا رستہ بتائے
سکھائے نبیؐ کا ادب غوثِ اعظمؒ

بلند عبدیت اور اخلاق میں ہیں
کہ جتنا ہے اونچا نسب غوثِ اعظمؒ

تری پیروی ہے نبیؐ کی اطاعت
صلہ اس کا دیتا ہے رب غوثِ اعظمؒ

عبادت خدا کی اطاعت نبیؐ کی
یہی کام ہیں روز و شب غوثِ اعظمؒ

جو آجائے گر آستاں پر تمہارے
تہی دست جاتا ہے کب غوثِ اعظمؒ

جو وابستہ ہے وہ سدا قادری ہے
عجم کا ہو یا ہو عرب غوثِ اعظمؒ

کوئی ہو کہیں ہو کسی حال میں ہو
اٹھاتے ہیں فیضان سب غوثِ اعظمؒ

تلطف ، توجہ ، کرم ، مہربانی
نہیں غیظ و غصہ غضب غوثِ اعظمؒ

تمہارے مریدوں کی حد ہی نہیں ہے
ہزاروں کروڑوں ارب غوثِ اعظمؒ

مئے عشق احمدؐ عطا کرکے سیفیؔ
سکھائے محبت کے ڈھب غوثِ اعظمؒ

●

کیا شکل ہے نورانی یا غوثؒ صمدانی
اور وصف ہے سبحانی یا غوثؒ صمدانی

سرکارؐ دوعالم کے نائب ہو نواسے ہو
ہاتھ آئی ہے سلطانی یا غوثؒ صمدانی

اللہ تعالیٰ کی سرکارؐ مدینہ کی
ہے تم پہ مہربانی یا غوثؒ صمدانی

مخلوق پہ شفقت نے یہ بات بتائی ہے
ہو سایۂ رحمانی یا غوثؒ صمدانی

تم جان پیمبرؐ ہو تم دلبر زہراؑ ہو
تم مرتضٰیؑ ثانی یا غوثؒ صمدانی

آفات و مصائب نے ہر سمت سے گھیرا ہے
ہو دور پریشانی یا غوثؒ صمدانی

حق اور صداقت کی راہیں بڑی مشکل ہیں
اور تم کو ہے آسانی یا غوثؒ صمدانی

ہر بولنے والے کو دنیا نے بھلا ڈالا
جاری ہے تیری بانی یا غوثؒ صمدانی

ہاں سیفؒ کی صورت سے سیفیؔ پہ بھی فرماؤ
ہر وقت مہربانی یا غوثؒ صمدانی

●

عبادت ہے کمال عاجزی محبوبؒ سبحانی
تمہاری بندگی تھی بندگی محبوبؒ سبحانی

اجالے ہیں مدینے کے اسی باعث تو روشن ہے
تمہارے شہر کی ہر اک گلی محبوبؒ سبحانی

نگاہ غوث اعظمؒ تو ولایت ساز ہے سیفیؔ
نہیں محروم اس سے چور بھی محبوبؒ سبحانی

●

یہاں پر صدر بزم اولیا غوث الوریٰؒ تم ہو
مقام فردیت میں جانے کیا غوث الوریٰؒ تم ہو

تمہاری ابتداء و انتہا عشق و کمال عشق
اسی عنوان کا ایک جائزہ غوث الوریٰؒ تم ہو

نبیؐ کا نور حق کے نور کا پہلا تعین تھا
اسی نور نبیؐ کا سلسلہ غوث الوریٰؒ تم ہو

صفات حق کی شرح کر رہے ہیں آج تک اکثر
ولیکن شارح ذات خدا غوث الوریٰؒ تم ہو

تمہارے نام لیوا کو کوئی کیسے ستائے گا
بحکم رب جہاں فرمانروا غوث الوریٰؒ تم ہو

•

سردار اولیاؒ کے جتنے بھی ہیں دوانے
کہتے نہیں کسی سے تقدیر کے فسانے

سب منتظر کھڑے ہیں شاہ و گدا ادب سے
سلطان اولیا کے قدموں پہ سر جھکانے

مردوں کو ٹھوکروں سے تم نے جِلا دیا ہے
دل مردہ ہوگئے ہیں آجائیے جِلانے

آیا تھا چور لیکن بن کے ولی وہ لوٹا
غوث الوریٰؒ کے در پہ آجاؤ فیض پانے

دنیا کیا آخرت بھی اپنی سنوار لیجے
بغداد میں ملیں گے دارین کے خزانے

بارہ برس کی ڈوبی کشتی ترائی تم نے
بگڑی بنے خدارا میری کسی بہانے

غوث الوریٰؒ کے پرچم لہرا رہے ہیں ہر جا
دونوں جہاں میں دی ہے عظمت انہیں خدا نے

•

آل حسینؑ جان کا دل
شہکار پنجتن ہے جو پیران پیرؒ ہے

مجھ کو اکیلا جان کے اے آسماں نہ چھیڑ
آواز دوں گا پیر میرا دستگیر ہے

•

ہزاروں رنگ اس میں ضم ہیں یہ رنگت نرالی ہے
خرد کا ہے سمندر دیکھنے میں لاابالی ہے

ادب سے سانس چلتی ہے زباں چپ ہے نظر نیچی
کسی کے دل کے ایواں میں سواری آنے والی ہے

•

نظر کی آخری حد یا کہوں میں نور رحمانی
نبیؐ کے حسن کا سایہ میرے محبوبؒ سبحانی

مصائب کو تعلق کیا ندا یا غوث اعظمؒ سے
مریدوں کی لغت ہی میں نہیں لفظ پریشانی

یہ نسبت سیفؒ کی سیفی مجھے نزدیک کرتی ہے
وگرنہ میں کہاں قابل کروں جو مدح جیلانی

●

غوث الوریٰؒ ہو جان پیمبرؐ آپ پہ ہر دن رات سلام
دلبر احمدؐ ولیوں کے افسر آپ پہ ہر دن رات سلام

نور نبیؐ ہیں شان علیؑ ہیں جانِ حسنؑ ہیں غوث اعظمؒ
آپ ہیں فاطمہؓ بی بی کے دلبر آپ پہ ہر دن رات سلام

بگڑی بنانے والے آؤ ڈوبتی کشتی میری بچاؤ
ہر دم آپ کا نام لبوں پر آپ پہ ہر دن رات سلام

مغرب میں ہو یا مشرق میں آپ ستر پوشی کرتے ہیں
لاج رکھو دامن میں چھپا کر آپ پہ ہر دن رات سلام

سیفؒ شرفی پیر ہمارے آپ کے دلبر راج دلارے
خاص کرم ہے آپ کا ان پر آپ پہ ہر دن رات سلام

جان و دل محبوبؐ داور سیفیؔ کے ہیں حامی و رہبر
شاہِ شاہاں عبدالقادرؒ آپ پہ ہر دن رات سلام

بڑے پیر

الااللہ حق لاالہ الااللہ

الااللہ محبوب حق صل علیٰ

الااللہ محمدؐ رسول اللہ

الااللہ آقاؐ ہیں صدر انبیاء

الااللہ ہیں آپ ہی خیرالوریٰؐ

الااللہ ہیں آل میں غوثؒ الوریٰ

الااللہ میثاق سے ہیں اولیاء

الااللہ سب مانتے ہیں اصفیاء

الااللہ والی محمد مصطفیٰؐ

الااللہ مورث علیؑ مشکل کشا

الااللہ دادا حسنؑ سا باخدا

الااللہ نانا ہیں شاہؓ کربلا

الااللہ والد کا موسیٰؒ نام تھا

الااللہ ماں ثانی خیرالنساءؒ

الااللہ گیلان میں پیدا ہوا

الااللہ محبوبؐ حق کا لاڈلا

الااللہ رحمت کی گودی میں پلا

الاالله انوار میں بڑھنے لگا

الاالله سورج بنا بغداد کا

الاالله ہر سمت ڈنکا بج گیا

الاالله اڑنے لگا پرچم ہرا

الاالله ہر لب پہ اس کا نام تھا

الاالله سب کہہ رہے ہیں اولیاء

الاالله ان کو ملا رتبہ بڑا

الاالله بغداد میں بے حد پڑھا

الاالله عرفان میں اول بنا

الاالله وہ ایک ہی کامل بنا

الاالله پھر سب پہ حاوی ہو گیا

الاالله موسیٰ رضاؓ کا سلسلہ

الاالله مرشد سے اپنے پالیا

الاالله جب حیدریؓ خرقہ ملا

الاالله دستار میں طرہ لگا

الاالله گردن جھکائے اولیاء

الاالله اپنے قدم کو رکھ دیا

الاالله پھر سے ابھر کر آ گیا

الاالله بارہ برس ڈوبا ہوا

الااللہ مشہور ہے قصہ بڑا

الااللہ ٹھوکر سے مردہ جی اٹھا

الااللہ غصہ سے جب دیکھا ذرا

الااللہ پھر چیل کو مرنا پڑا

الااللہ اک قتل کا تھا واقعہ

الااللہ وہ خواب میں بدلا گیا

الااللہ جب بھی کبھی گھبرا اٹھا

الااللہ پھر لاتخف آئی صدا

الااللہ اک روز عبدقادرؒ

الااللہ کہنے لگے میرے خدا

الااللہ جس نے مرا پیالہ پیا

الااللہ ایمان پر ہو خاتمہ

الااللہ لے کر مریدوں کو چلا

الااللہ جنت میں شاہ اولیاؒ

الااللہ دیدار کا ارمان تھا

الااللہ جلوہ مجھے دکھلادیا

الااللہ سیفیؔ ہوا جو غوثؒ کا

الااللہ ہے سیفؒ شرفی کی دعا

منقبت غریب نوازؒ

نبیؐ کا حسن سر تا پا معین الدینؒ چشتی کا
علیؑ سا ناک نقشہ تھا معین الدینؒ چشتی کا

انہیں راضی رکھو کیوں کہ خدائی بھی ادھر ہو گی
جدھر مڑ جائے گا چہرہ معین الدینؒ چشتی کا

گزشتہ آٹھ صدیوں سے بڑے جوش و روانی سے
ہے جاری فیض کا دریا معین الدینؒ چشتی کا

دیار ہند میں ہر سو اجالا ہی اجالا ہے
دیا روشن ہوا ایسا معین الدینؒ چشتی کا

قیامت میں ہمارے واسطے سیفؔی سہارا ہے
نبیؐ کا غوث اعظمؓ کا معین الدینؒ چشتی کا

●

غریب کون ہے مجھ سا یہاں غریبؒ نواز
میں در کو چھوڑ کے جاوں کہاں غریبؒ نواز

ہر ایک اپنی جگہ مہر و ماہ ہے لیکن
تمہاری سب سے الگ داستاں غریبؒ نواز

ہمارے سر ہی خمیدہ نہیں ہیں چوکھٹ پر
ہیں سرجھکائے ہوئے قدسیاں غریبؒ نواز

اگر کرم ہو تمہارا تو پھر مہرباں ہوں
نبیؐ علیؑ و سبھی خواجگاں غریبؒ نواز

حمید سیفؔی پریشاں ہو نہیں سکتا
نوازتے ہیں اسے بے گماں غریبؒ نواز

●

جو در پہ آپ کے حاضر ہوا غریب نوازؒ
تو اس پہ ہوگیا فضل خدا غریب نوازؒ

اگرچہ خوب بہت خوب ہیں سبھی لیکن
تمہاری بات ہے سب سے جدا غریب نوازؒ

جو رہنے والے ہیں ہندوستان کے سارے
ہیں آٹھ صدیوں سے تم پر فدا غریب نوازؒ

نصیب ساز نگاہیں ہیں آپ کی خواجہؒ
ادھر بھی ایک نظر اک ذرا غریب نوازؒ

امیر آتے ہیں در پر حصول برکت کو
غریب کا ہیں فقط آسرا غریب نوازؒ

کبھی جو میں نے کہا المدد بنی بگڑی
یہ آزمایا ہے میں نے سدا غریب نوازؒ

حمید سیفؔی سے سیفؒ زماں نے فرمایا
رہیں گے ساتھ ترے ہرجگہ غریب نواز

●

سب سے الگ ہے بانکپن خواجہ معین الدینؒ حسن
تم ہو چراغ پنجتن خواجہ معین الدینؒ حسن

درویش کا آب دہن خواجہ معین الدینؒ حسن
پہنچادیا ہے ہارون خواجہ معین الدینؒ حسن

عثمانؒ نے یوں رنگ دیا ، رنگت تمہاری دیکھ کر
حیرت میں ہیں سارے چمن خواجہ معین الدینؒ حسن

کچھ بات تو ہے آپ میں کرتے ہیں سارے اس لئے
قربان اپنے جان و تن خواجہ معین الدینؒ حسن

بگڑی بنانے کے لئے اجمیر جانے کے لئے
کرتا ہے ہر کوئی جتن خواجہ معین الدینؒ حسن

بغداد کی طرح رکھو اجمیر سے بھی واسطہ
فرماے ہیں سیفؒ زمن خواجہ معین الدینؒ حسن

ذکر نبیؐ ذکر علیؑ یا غوثؒ یا ہندالولیؒ
سیفی ہمیشہ ہے مگن خواجہ معین الدینؒ حسن

منقبت شاہ نقشبندؒ

عشق مولیٰ اور پھر حب نبیؐ یا نقشبندؒ
ہیں یہی تو باعث تابندگی یا نقشبندؒ

قرب حق کی راہ تک پہنچائے گی یا نقشبندؒ
آپ سے جو بھی رکھے وابستگی یا نقشبندؒ

علم و عرفاں کی جہاں میں روشنی یا نقشبندؒ
سینکڑوں برسوں سے ہے پھیلی ہوئی یا نقشبندؒ

ناز فرما زندگی زندہ دلی یا نقشبندؒ
عبدیت کا ہے صلہ یہ خواجگی یا نقشبندؒ

ذکر حق ہے اور ہے ذکر نبیؐ یا نقشبندؒ
آپ کا تھا مشغلہ ہر دم یہی یا نقشبندؒ

جب بھی مشکل آ پڑی میں نے پکارا آپ کو
آن واحد میں مری بگڑی بنی یا نقشبندؒ

دیکھتا ہے اس لئے سیفیؔ اجالے اس طرف
ہے نبی کے شہر کی یاں روشنی یا نقشبندؒ

منقبت حضرت سید شہاب الدین سہروردیؒ

یا ذکر حقی یا ذکر جلی یا سید شہاب الدینؒ ولی
تا عمر رہا معمول یہی یا سید شہاب الدین ولی

اک بار جو دیکھے پیشانی پہچان لیا کرتا ہے وہ
کام آ ہی گئی آشفتہ سری یا سید شہاب الدینؒ ولی

پائی ہے تمہاری جب سے گلی یا سید شہاب الدینؒ ولی
اب چھوٹ گئی ہے دربدری یا سید شہاب الدینؒ ولی

میں دیکھ کے صورت تکتا رہا ایسے کہ نظر پھر ہٹ نہ سکی
چہرے پہ تمہارے جم سی گئی یا سید شہاب الدینؒ ولی

دیکھا ہے ہزاروں لاکھوں کو اور دیکھ کے سیفیؔ کہتا ہے
ہے آپ کی صورت سب سے بھلی یا سید شہاب الدینؒ ولی

منقبت حضرت بندہ نوازؒ

تمہارے ہاتھ میں ہے دامن نبیؐ خواجہؒ
ہے تم پہ سایہ فگن سایۂ علیؑ خواجہؒ

پکارتی ہے تمہیں میری بے کسی خواجہؒ
خدا نے تم کو عطا کی ہے خواجگی خواجہؒ

تمہاری ایک نظر شاہ بنا دیتی ہے
ہمارے سامنے ہے شاہِ بہمنی خواجہ

تمہارے شہر میں اس واسطے اجالے ہیں
نبیؐ کے شہر سے آتی ہے روشنی خواجہؒ

پیا تھا سیفیؔ جو اک جام سیفؒ کے ہاتھوں
بس اس کے بعد سے جاری ہے میکشی خواجہؒ

●

تاجور کر دے نگاہ سرسری بندہ نوازؒ
کہہ رہا ہے ہم سے احمد بہمنی بندہ نوازؒ

ایک گلبرگہ پہ کیا موقوف ہے سارا دکن
آپ سے فیضان پائے دائمی بندہ نوازؒ

آپ کے گیسو کے پیچ وخم نے سلجھائی سدا
جب بھی پیش آئی کوئی پیچیدگی بندہ نوازؒ

جو بھی گیارہ سیڑھیاں چڑھ جائے یاں تو پائے گا
کامیابی عزت و راحت خوشی بندہ نوازؒ

●

چھ صدی پہلے دیا روشن ہوا بندہ نوازؒ
آج تک ہے روشنی کا سلسلہ بندہ نوازؒ

اس قدر اونچا ہے رتبہ آپ کا بندہ نوازؒ
کس طرح لوں میں مکمل جائزہ بندہ نوازؒ

آپ کے گیسو کے پیچ وخم میں حل ہوتا رہا
زندگانی کا مری ہر مسئلہ بندہ نوازؒ

تیرگی کیسی تمہاری بزم سے اٹھنے کے بعد
دور تک ہے روشنی کا سلسلہ بندہ نوازؒ

آرزو ہے رات دن سیفیؔ زباں کرتی رہے
ذکر احمدؐ کا علیؑ کا آپ کا بندہ نوازؒ

منقبت حضرت سید شاہ طاہر قادری کرنولیؒ

آپ کے چاہنے والے ہیں پریشاں طاہرؒ
کیجئے امداد بحق شہؐ ذی شاں طاہرؒ

اس پہ ہو جائیں مہربان رسولؐ عربیِ
آپ ہوجائیں گے جس پر بھی مہرباں طاہرؒ

آپ کی دید ہے معراج بصارت گویا
آپ کی دید کا مدت سے ہے ارماں طاہرؒ

ربط اس کا شہ کونینؐ سے ہوگا قائم
جس کے ہاتھوں میں رہے آپ کا داماں طاہرؒ

آپ کا سیفیؔ بڑی آس لئے آیا ہے
اک نظر کیجئے بھر دیجئے داماں طاہرؒ

منقبت حضرت شاہ شرفیؒ

تمہیں مانتے ہیں سبھی شاہِ شرفیؒ
کہ تم ہو خدا کے ولی شاہِ شرفیؒ

کتاب محبت کے پہلے ورق پر
لکھا ہے بہ خط جلی شاہِ شرفیؒ

کتابت خطابت برائے محمدؐ
ہے سب سے بڑی آستی شاہِ شرفیؒ

دوشالوں کو کرتی رہے گی پشیماں
ترے فقر کی کمبلی شاہِ شرفیؒ

قناعت ادا صبر حسن اطاعت
توکل میں شائستگی شاہِ شرفیؒ

قدم آستانے بنانے لگے ہیں
جہاں جائیے روشنی شاہِ شرفیؒ

بدل جائیں حالات سیفیؔ کے یکسر
نگاہ کرم سرسری شاہِ شرفیؒ

منقبت حضرت سید شاہ غوث محی الدین قادری شرفیؒ

جمال پاک ہمیں بھی دکھائیے یا غوثؓ
ہمارا سویا مقدر جگائیے یا غوثؓ

کڑا ہے وقت توجہ کی اب ضرورت ہے
تصرفات ولایت دکھائیے یا غوثؓ

میں اپنے گھر پہ کھڑا تک رہا ہوں مدت سے
خدا کے واسطے تشریف لائیے یا غوثؓ

ہیں آپ نور نظر رحمت دو عالمؐ کے
مجھے چھپانے کو دامن بڑھائیے یا غوثؓ

وہ درس فکر وہ عرفان و آگہی کے سبق
پھر ایک بار وہ محفل سجائیے یا غوثؓ

ہم تو رہیں گے ہر جگہ دست رسا کے ساتھ
وابستہ ہم ہیں دامن غوث الوریٰؒ کے ساتھ

رہتے ہیں سارے قادری مشکلکشاؓ کے ساتھ
یہ کارواں ہے کتنے بڑے رہنما کے ساتھ

ہر مرتبہ ہے دیکھیے آل عبا کے ساتھ
درجے تمام نقبۂ شیر خداؓ کے ساتھ

سیفؒ زماں اسی کے تسلسل کا نام ہے
شرفی چمن میں رہتے ہیں حاجات ما کے ساتھ

ڈھارس ہے یہ تمام تسلی کا ہے نچوڑ
فضل خدا سے سیفؒ ہیں غوث الوریٰؒ کے ساتھ

گرد قدوم پیر کی بابت ہے مشورہ
اہل ارداہ رکھیں یہ سرمہ بنا کے ساتھ

سیفیؔ یہ فضل حق ہے یہیں سے نجات ہے
شرفی چمن میں رہتا ہوں پیر ھدیٰؒ کے ساتھ

●

رفتہ رفتہ وہ ہمیں شاد کیا کرتے ہیں
چپکے چپکے انہیں ہم یاد کیا کرتے ہیں

جب ستم وقت کے صیاد کیا کر تے ہیں
ہم توجہ سوے بغداد کیا کرتے ہیں

آگ کو برف کریں آب کو کردیں آتش
ہم کہ قابو میں یوں اضداد کیا کرتے ہیں

ہے تعجب وہ نظر جس طرح ڈالیں جس پر
موم کر دیتے ہیں فولاد کیا کرتے ہیں

کنکروں سے کبھی سامان حفاظت ہوگا
ہاتھیوں پہ یقیں حساد کیا کرتے ہیں

حق کی چاہت ہو کہ ہو عشق نبی کی باتیں
سیفؒ شرفی کو سبھی یاد کرتے ہیں

داہنا دیتا ہے بائیں کو خبر ہوتی نہیں
اس طرح سیفؒ سے جواد کیا کرتے ہیں

●

اب بھی جسے بھی شرفی نظر دیکھتے رہے
اس کو ہزار رنگ ہنر دیکھتے رہے

شرفی چمن کی بستی سے طیبہ کے نگر تک
ہے روشنی کا صاف گذر دیکھتے رہے

نظریں ملیں تو طے ہوے عرفاں کے مرحلے
اے سیفؒ تیرا فیض اثر دیکھتے رہے

شکل جناب سیفؒ میں کردار سیفؒ میں
غوث الوریٰ رضؓ کو شام و سحر دیکھتے رہے

سیفؔی جناب سیفؒ کے چہرے میں بات ہے
عرفان کبریا کا اثر دیکھتے رہے

●

فکر کرنا اپنی منزل کے لئے بیکار ہے
سیفؒ دیں جیسا ہمارا قافلہ سالار ہے

سانس بھی شرفی چمن میں با ادب ہے اس لئے
بس یہیں سے تو حدود کوچۂ سرکارؒ ہے

سیفؒ کا جلوہ سجا رکھا ہوں سیفیؔ اس لئے
میں سمجھتا ہوں یہ گویا جلوہ سرکارؒ ہے

●

کوئی صورت جناب سیفؒ کی صورت میں پنہاں تھی
میں کیسے بھول پاوں گا مرے سرکار کی صورت

جناب سیفؒ کے کردار نے منوا لیا خود کو
انیس و مہربان و ہمدم و غمخوار کی صورت

تجلی غوث اعظمؒ کی اگر تم دیکھنا چاہو
خلوص دل سے دیکھو سیفؒ دیں سرکار کی صورت

جناب سیفؒ تھے میں تھا شراب قادریت تھی
میری مستی میں سیفیؔ کیوں نہ ہو تکرار کی صورت

●

اِذنِ رب سے یہاں جو آتے ہیں
مصطفیؐ کا کرم وہ پاتے ہیں
غوث اعظمؒ انہیں دلاتے ہیں

سیفؒ دیں اولیاء کے روضہ پر

فضل پروردگار ہوتا ہے
ابر رحمت یہاں برستا ہے
صدقہ شاہ نجفؓ کا بٹتا ہے

سیف دیںؒ اولیاء کے روضہ پر

ہیں علیم و جمیل نورنظر
اور حمید و رفیع ہیں لخت جگر
اور ادب سے حکیم ہیں حاضر

سیف دیںؒ اولیاء کے روضہ پر

غوث و احمد حفیظ ہیں خوش تر
حامد و جعفرِ دین اہل بصر
شمس اور تاج دونوں ہیں آ کر

سیف دیںؒ اولیاء کے روضہ پر

●

سیفؒ دیں اولیا کا صندل ہے
مرشد با صفا کا صندل ہے

آسماں سے نزول رحمت ہے
عاشق مصطفیٰ ﷺ کا صندل ہے

نور عین جناب حیدرؓ کا
جان غوث الوریٰؒ کا صندل ہے

ہیں ملک اس لیے یہاں موجود
عارف با خدا کا صندل ہے

میرے خواجہؒ کا ، غوثؒ کا میرے
میرے مشکلکشاؓ کا صندل ہے

پھول آئے ہوئے ہیں طیبہ سے
عاشق مصطفیٰ ﷺ کا صندل ہے

آج سیفیؔ کی بات بنتی ہے
اس کے حاجت روا کا صندل ہے

نسب نامہ عالیہ

(منظوم)

(۱) نعت شہنشاہ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کوئی اپنی حقیقت سے یہاں آ کر گریزاں ہے
چھپانے خود کو پردہ میم کا ہے شکل انساں ہے

وہ سجدہ نور کو تھا یا کہ تھا مٹی کے پتلے کو
سمجھنے والے سمجھے بے خبر اب تک کے غلطاں ہے

وہاں چالیس تھے نو سو برس کی محنتوں کا پھل
یہاں ترسٹھ برس میں اژدحام سرفروشاں ہے

وہاں پورا جسد تھا آگ میں تب آگ ٹھنڈی تھی
یہاں کپڑے کی دھجی کو بھی چھونے آگ لرزاں ہے

وہاں اک بار کا جلوہ کسی کے ارتقاء کی حد
یہاں قوسین سے کم فاصلہ ہے عقل حیراں ہے

وہاں پر عورتیں تھیں عورتوں نے انگلیاں کاٹیں
یہاں پر سر کٹانے کو ہجوم ہوش منداں ہے

وہاں پر دارو و درماں وہاں پر قم باذن اللہ
یہاں پر آنکھوں آنکھوں میں حیات نو کا ساماں ہے

وہاں پہ سلطنت تھی حاجب و دربار و لشکر تھا
یہاں اک بوریا مسند امیر نظم دوراں ہے

وہاں پر مچھلیاں، دریا، اندھیرے تھے دہائی تھی
یہاں ظلمات میں بھی نام کی تنویر رقصاں ہے

وہ کوہ طور تھا موسیٰ تھے جلوے کی تمنا تھی
حبیب حق ہیں یہ قوسین ہے جلوؤں کا طوفاں ہے

وہاں بقراط افلاطوں ارسطو سب کے سب گم تھے
یہاں اک ذات ہے جو خود دلیل ذات یزداں ہے

بڑھے سدرہ سے جونہی جسم اطہر یوں سمٹتا ہے
پسینہ جیسے نیچے کی طرف ماتھے پہ جنباں ہے

ق

پھر اس کے بعد حالت کن سے پہلے کی پلٹ آئی
ہٹا کر میم کو کوئی بہت مسرور و شاداں ہے

میرے ظلمت کدے میں سینکڑوں سورج نکل آئے
نبی کی یاد کا جب سے دیا دل میں فروزاں ہے

شب ہجرت جناب مرتضیٰ نے کر دیا ثابت
نبی کا جو فدائی ہے خدا اس کا نگہباں ہے

جناب سیفؔ کی نظروں سے پینا کام ہے مرا
میری مستی میں سیفؔی اس لئے جوہر نمایاں ہے

نبیؐ کے نام سے روشن نسب نامہ ہے یہ سیفؔی
کہ فیضان محمدؐ سے یہاں ہر نام تاباں ہے

(۲) منقبت امیر المومنین حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ

اساس وفا ہے صداقت علیؑ کی
کمال نیابت خلافت علیؑ کی

کوئی پوچھے دشمن سے قوت علیؑ کی
ہے معلوم خیبر کو ہمت علیؑ کی

علی کیوں نہ ہوں گے علی غور کیجئے
شروع سے ہے نگراں رسالت، علیؑ کی

جسے ہو تمنا ضروری ہے اس کو
مدینے کو جانے، اجازت علیؑ کی

نہیں باب خیبر سے کم لاش اکبر
پسرؓ میں بھی دیکھو شجاعت علیؑ کی

دیا امتحاں پہلے بستر پہ سوکر
ہوئی بعد میں خاص ہجرت علیؑ کی

نبوت ولایت میں فصل ادب ہے
نہیں یوں ہی چوتھی خلافت علیؑ کی

ضروری ہے کیا دیکھیں سائل کی صورت
جو مانگے اسے دے سخاوت علیؑ کی

ہیں محکوم اہل وفا مرتضٰی کے
ہے اب بھی دلوں پر حکومت علیؑ کی

رہ حق میں گھر ، سر ، پسر دیدیئے ہیں
اکیلی ہے یوں بھی سخاوت علیؑ کی

بڑے کام ہوتے ہیں نام علیؑ پر
بڑے کام لیتی ہے ہمت علیؑ کی

ہے مصروف ذکر و عبادت میں دنیا
مگر میں کہ تکتا ہوں صورت علیؑ کی

نسب میں مرے سب سے اول نبیؐ ہیں
ہے اجداد میں پہلی نسبت علیؑ کی

نبیؐ کے لئے جینا مرنا ہو سیفیؔ
مرے پاس ہے یہ وراثت علیؑ کی

(۲) منقبت شہزادی کونین خاتون جنت حضرت بی بی سیدہ فاطمہ علیہا السلام

فضل رب العلی سیدہ فاطمہؑ
آپ پر ہے سدا سیدہ فاطمہؑ

دختر مصطفیٰؐ سیدہ فاطمہؑ
زوجہ مرتضیٰؑ سیدہ فاطمہؑ

شان آل عبؑا کی تم سے ہے
جان خیر الوریٰؐ سیدہ فاطمہؑ

پاکیوں کو بڑا ناز ہے آپ پر
طیّبہ طاہرہ سیدہ فاطمہؑ

آپ سے پائی ہیں سب نساء جہاں
یہ شعور حیا سیدہ فاطمہؑ

وہ سخاوت کہ حق کے لئے آپ نے
گھر کا گھر دیدیا سیدہ فاطمہؑ

ہے نسب میں گھروں میں دلوں میں سدا
آپ ہی سے ضیا سیدہ فاطمہؑ

(۳) منقبت حضرت امام عالی مقام حسین علیہ السلام

وفا کی راہوں میں آج تک بھی چراغ جو جھلملا رہے ہیں
حسینؑ کی اور حسینؑ والوں کی یاد ہم کو دلا رہے ہیں

رہِ وفا میں نہ لڑکھڑاؤ نہ زورِ باطل سے خوف کھاؤ
رضائے مولیٰ کے راستے پر حسینؑ چلنا سکھا رہے ہیں

جگہ کہیں بھی نہیں ہے جا کر چھپائے چہرہ کو اپنے ظلمت
جہاں پہ جائیں حسینؑ صدق و وفا کی شمعیں جلا رہے ہیں

یہ عشق کی انتہا نہیں تو پھر اور کیا ہے بتائے کوئی
وگرنہ کس واسطے یہ پیاسے گلے خوشی سے کٹا رہے ہیں

قسم خدا کی یہ لاش اکبرؓ تو بابِ خیبر سے بھی گراں ہے
علیؑ کے بیٹے کا حوصلہ ہے اُسے بھی تنہا اُٹھا رہے ہیں

نجانے کتنے ابھر کے ڈوبے ہیں مہر و ماہ و نجوم سیفیؔ
حسینؑ نورِ حیات بن کر تمام عالم پہ چھا رہے ہیں

نسب کی عظمت کا راز ہے یہ حسین ہیں جد ہمارے سیفیؔ
علیؑ کے بیٹے خدا کے رستے شروع سے ہم کو دکھا رہے ہیں

(۴) منقبت سید الساجدین امام سیدنا علی زین العابدینؓ

آپ حق کے قریں سید الساجدیں
آپ زین عابدیں سید الساجدیں

مہرباں آپ پر ہیں بہ فضل خدا
رحمت عالمیںؐ سید الساجدیں

دادا شیرؑ خدا دادی ہیں فاطمہؓ
فخر دین مبیں سید الساجدیں

آپ ہیں نور عین شہؓ کربلا
نازش متقیں سید الساجدیں

آپ کی سجدہ ریزی سے روشن ہوئی
کربلا کی زمیں سید الساجدیں

جو ہیں سید حسینی وہ اولاد ہیں
آپ کی بالیقیں سید الساجدیں

پائے اقدس سے اٹھنے نہ پاے کبھی
یہ خمیدہ جبیں سید الساجدیں

ساتھ رہتا ہے لطف و کرم آپ کا
سیفؔی جائے کہیں سید الساجدیں

برقرار آپ سے ہے سیفؔی تلک
پشت سینتیسویں سید الساجدیں

(۵) منقبت حضرت سید السادات امام سیدنا محمد باقرؑ

خدا کے چاہنے والے امام باقر ہیں
نبی پاکؐ کے پیارے امام باقر ہیں

علیؑ کی آنکھ کے تارے امام باقر ہیں
جو فاطمہؑ کے دلارے امام باقر ہیں

حسینی شاہزادے اور ہیں سجاد کے بیٹے
بلا شک نور کے ہالے امام باقر ہیں

اندھیرے جور و ستم کے تمام ختم ہوے
وہ لاے ایسے اجالے امام باقر ہیں

خدا سے لیتے ہیں اور مستحق کو دیتے ہیں
وہ بیکسوں کے سہارے امام باقر ہیں

نبی کا حسن اور وصف علی کا جلوہ ہے
کہ آسماں کے ستارے امام باقر ہیں

حمید سیفی کے چھتیسویں ہیں جد بے شک
ہمیشہ اس کے سہارے امام باقر ہیں

(۶) منقبت حضرت سید السادات امام سیدنا جعفر صادق ؑ

خدا کے سچے ثنا گر امام جعفر صادق
نبیؐ پاک کے دلبر امام جعفر صادق

ہیں سارے سچوں کے افسر امام جعفر صادق
ازل سے صدق کے خوگر امام جعفر صادق

ہیں دین و دنیا کے رہبر امام جعفر صادق
ہیں صادقین میں بہتر امام جعفر صادق

وہ قول و فعل میں صادق بنے، رہے صادق
جو دیکھے تم کو نظر بھر امام جعفر صادق

امام وقت کے آتے ہیں لینے درس علوم
نظر نبی کی ہے تم پر امام جعفر صادق

علی کا علم، حسن کا وقار، عزم حسین
ہیں ان صفات کے پیکر امام جعفر صادق

اگر چہ جد ہیں وہ پینتیسویں مرے سیفیؔ
مثال سقف ہیں سر پر امام جعفر صادق

(۷) منقبت حضرت سید السادات امام سیدنا موسیٰ کاظم ؑ

بڑا شفاف چہرہ تھا امام موسیٰ کاظم کا
علی کی روشنی شیشہ امام موسیٰ کاظم کا

حسن کا حُسن سر تا پا امام موسیٰ کاظم کا
حسینی ناک نقشہ تھا امام موسیٰ کاظم کا

بلاتخصیص سب پیاسے یہاں سیراب ہوتے ہیں
ہے جاری فیض کادریا امام موسیٰ کاظم کا

سعادت مند لوگوں میں وہ شامل ہو گیا گویا
کہ دامن جس نے بھی تھاما امام موسیٰ کاظم کا

توکل، صبر، اخلاصِ عمل، ایثار و قربانی
یہی پیغام سب کو تھا امام موسیٰ کاظم کا

اطاعت حق تعالیٰ کی ، نبیؐ کی اتباع کامل
عمل یہ روزمرہ تھا امام موسیٰ کاظم کا

حمیدالدین سیفیؔ کو نہ ہو کیوں ناز نسبت پر
کہ ہے چونتیسواں پوتا امام موسیٰ کاظم کا

(۸) منقبت حضرت سید السادات امام سیدنا علی موسیٰ رضاؑ

سبط خیر الانام موسیٰ رضا
آٹھویں ہیں امام موسیٰ رضا

لب پہ ہے صبح و شام موسیٰ رضا
آپ کا پیارا نام موسیٰ رضا

کیا کرتے ہیں طالبان حق
آپ کا احترام موسیٰ رضا

میکدے سے تمہارے پاتے ہیں
حب احمد کے جام موسیٰ رضا

آپ کا نام جب بھی لیتا ہوں
بنتے ہیں بگڑے کام موسیٰ رضا

حق تعالیٰ کی آپ کو حاصل
ہے رضائے دوام موسیٰ رضا

جد ہیں تینتیسویں مرے سیفیؔ
اعلی حضرت امام موسیٰ رضا

(۹) منقبت حضرت سید السادات امام سیدنا محمد تقی ؑ

فضل رب العلی امام تقی
جان خیر الوریٰ امام تقی

شان مشکلکشا امام تقی
فاطمہؑ کی دعا امام تقی

آرزوے حسین ابن علی
حامل حق سدا امام تقی

نور چشم امام موسیٰ رضا
حق نگر حق نما امام تقی

جب بھی آواز اُن کو دیتا ہوں
سنتے ہیں بر ملا امام تقی

فیض بخشی،عطا، سخاوت میں
کون ہے دوسرا امام تقی

جد ہیں بتیسویں تسلسل میں
سیفؔی کے با صفا امام تقی

(۱۰) منقبت حضرت سید السادات سیدنا موسیٰ المبرقع رضؓ

بے گماں وہ باخدا ہیں موسیٰ المبرقع
شان آل مصطفیﷺ ہیں موسیٰ المبرقع

حق رسی کا راستہ ہیں موسیٰ المبرقع
جانشین مرتضیٰ ہیں موسیٰ المبرقع

حق پرستی میں حسین ابن علی کی ہے جھلک
آبروے کربلا ہیں موسیٰ المبرقع

دھوپ میں سایہ ہو یا صحرا میں جیسے جھاڑ ہو
بیکسوں کا آسرا ہیں موسیٰ المبرقع

حق کے بندوں کو قرین حق بلانے کے لئے
درمیانی واسطہ ہیں موسیٰ المبرقع

فیض کا لطف و کرم جود و سخا کا بے گماں
ایک روشن سلسلہ ہیں موسیٰ المبرقع

ہیں حمیدؔ الدین کے اکتیسویں جد بے گماں
سلسلہ میں پر ضیاء ہیں موسیٰ المبرقع

(۱۱) منقبت حضرت سید السادات سید شاہ محمد احمد حسینی رضوی رضی اللہ عنہ

فضل خدا ہے تم پر احمد حسینی رضوی
نانا ہیں دیں کے سرور احمد حسینی رضوی

خوش ہیں نبی اطہر احمد حسینی رضوی
راضی خدائے برتر احمد حسینی رضوی

مولیٰ علی کے پوتے آل عبا میں شامل
اہل صفا کے رہبر احمد حسینی رضوی

موسیٰ رضا کے نائب اور جانشیں تقی کے
حق آشنا سراسر احمد حسینی رضوی

اللہ کی عبادت سرکار کی اطاعت
تھا کام زندگی بھر احمد حسینی رضوی

اپنے ہوں یا پرائے رکھتے ہیں آپ ہر دم
سب پر نظر برابر احمد حسینی رضوی

شجرہ بتا رہا ہے دادا حمیدؔ الدین کے
ہیں تیسویں برابر احمد حسینی رضوی

(۱۲) منقبت حضرت سید السادات سید شاہ محمد عبید اللہ حسینی رضوی رضؓ

خدا کے فضل کے حامل عبید اللہ حسینی ہیں
نبی کی آل میں شامل عبید اللہ حسینی ہیں

گروہ اولیاء میں خاص درجہ خاص رتبہ ہے
صف اول میں یوں داخل عبید اللہ حسینی ہیں

گزاری زندگی حق و صداقت کے لئے اپنی
بڑے مخلص بڑے قابل عبید اللہ حسینی ہیں

عبادت حق تعالیٰ کی کرو اخلاص سے ہر دم
اسی ارشاد کے قائل عبید اللہ حسینی ہیں

وہ جس سے فیض پاتا ہے زمانہ بے گماں ابتک
کرم میں لطف میں کامل عبید اللہ حسینی ہیں

سمندر، کشتیاں، طوفاں، ہواؤں اور تھپڑوں میں
جو آئے سامنے ساحل عبید اللہ حسینی ہیں

نسب نامہ میں سیفیؔ آپ کے انتیسویں دادا
علیؑ کے لاڈلے فاضل عبید اللہ حسینی ہیں

(۱۴۳) منقبت حضرت سید السادات سید شاہ محمد موسیٰ اشنیٰ ؒ

ہمیشہ حق کے ہیں حامی جناب موسیٰ مثنیٰ
نبی کی آل میں نامی جناب موسیٰ مثنیٰ

تمہارا نام لیتے ہیں تمہارا ذکر کرتے ہیں
ادب سے رومی و شامی جناب موسیٰ مثنیٰ

عمل میں قول میں اخلاص میں جو نام لیوا ہے
نہیں رکھتا کوئی خامی جناب موسیٰ مثنیٰ

نہیں آتا تغیر کچھ توکل استقامت میں
کوئی صورت ہو ہنگامی جناب موسیٰ مثنیٰ

خدا کے حکم، ارشاد نبیؐ پر جان دیتا ہے
اگر ہے آپ کا حامی جناب موسیٰ مثنیٰ

نبیؐ پاک کی تعظیم اور تقدیس کرتے ہیں
ہیں جتنے آپ سے نامی جناب موسیٰ مثنیٰ

نسب میں آپ اٹھائیسویں دادا ہیں سیفیؔ کے
رہو محشر میں بھی حامی جناب موسیٰ مثنیٰ

(۱۴) منقبت حضرت سید السادات سید شاہ محمد جعفر حسینیؒ

حق بات کہنے والے جعفر حسینی رضوی
پھیلائے ہیں اجالے جعفر حسینی رضوی

بھر بھر کے بانٹتے ہیں ہاتھوں سے اپنے سب کو
عشق نبی کے پیالے جعفر حسینی رضوی

جو آستاں پہ آیا اپنا بنا کے اس کو
رنگت میں اپنی ڈھالے جعفر حسینی رضوی

اخلاق اس کے سنورے اعمال اس کے سدھرے
اپنا جسے بنالے جعفر حسینی رضوی

آگے تھے آندھیوں کے جلتے چراغ تنہا
تھے منفرد جیالے جعفر حسینی رضوی

بھٹکے ہوؤں کو سارے حق آشنا بنانے
کچھ راستے نکالے جعفر حسینی رضوی

ستائیسویں ہیں دادا سیفیؔ مرے نسب میں
خوب آن بان والے جعفر حسینی رضوی

(۱۵) منقبت حضرت سید السادات سید شاہ محمد ابوالحسن حسینی رضویؒ

خدا کے نام پر قرباں ابو الحسن رضوی
نبیؐ کے فیض سے تاباں ابو الحسن رضوی

کرم پہ حق کے ہیں نازاں ابو الحسن رضوی
نبیؐ کے لطف پہ شاداں ابو الحسن رضوی

جہاد اصغر و اکبر، سخاوت و ایثار
علی کے حکم پہ جولاں ابو الحسن رضوی

یقین و حسن عمل کے اجالے پھیلائے
اندھیری رات میں تاباں ابو الحسن رضوی

خدا کی مرضی، مشیت پہ اور حکمت پر
نگاہ رکھتے ہیں ہر آں ابو الحسن رضوی

نسب میں سیفیؔ کے چھبیس پشت اوپر ہیں
مگر بہت ہیں مہرباں ابو الحسن رضوی

(١٦) منقبت حضرت سید السادات سید شاہ محمد عبداللہ حسینی رضویؒ

بہت ہے مہرباں رحمن عبد اللہ حسینی پر
ہے قائم سایۂ قرآن عبد اللہ حسینی پر

توجہ آل پر اپنی رسول پاک کرتے ہیں
کرم فرما ہیں ہر اک آن عبد اللہ حسینی پر

حقائق علم وعرفاں کے ہوئے وافضل مولیٰ سے
معارف ہوگئے آسان عبد اللہ حسینی پر

ہمیشہ ہی رہا ہے اور رہے گا تا ابد باقی
نبیؐ پاک کا فیضان عبد اللہ حسینی پر

کھلیں آیات سب مفہوم حق کے ساتھ کچھ ایسے
جو آساں ہو گیا قرآن عبد اللہ حسینی پر

کچھ ایسی چاہت وشفقت کیا کرتے ہیں اپنوں پر
کہ جاں کرتے ہیں سب قربان عبداللہ حسینی پر

حمیدؔ الدین شرفی کے ہیں وہ پچیسویں دادا
اسے ہے افتخار ہر آن عبد اللہ حسینی پر

(۱۷) منقبت حضرت سید السادات سید شاہ محمد ابوالقاسم حسینی رضویؒ

ہے اہل اللہ میں چرچا ابو القاسم حسینی کا
نبیؐ سے ربط ہے ایسا ابو القاسم حسینی کا

ہے عالم ایک دیوانہ ابو القاسم حسینی کا
ہے شیدا مثل پروانہ ابو القاسم حسینی کا

علی مشکل کشا سے فیض پاتے ہیں وہ ہر لمحہ
نہیں رکتا کبھی دریا ابو القاسم حسینی کا

نہیں جاتا کہیں بھی چھوڑ کر پھر ان کی چوکھٹ کو
کہ جس نے آستاں دیکھا ابو القاسم حسینی کا

بنا دیتے ہیں بگڑی بات کو وہ اک اشارے سے
تصرف ہے یہ کچھ ایسا ابو القاسم حسینی کا

پڑھاتا ہے سبق وہ ہوش مندوں کو زمانے کے
جو ہو جاتا ہے دیوانہ ابو القاسم حسینی کا

نسب نامہ میں ہیں چوبیسویں دادا مرے سیفیؔ
کرم ہے مجھ پر ہر لمحہ ابو القاسم حسینی کا

(۱۸) منقبت حضرت سید السادات سید شاہ محمد جعفر حسینی رضویؒ

حسینی سلسلہ کی شان ہے جعفر حسینی سے
عجم میں منفرد پہچان ہے جعفر حسینی سے

توکل حق تعالیٰ پر، نبی کی اتباع ہر دم
یہی اخلاف کا پیمان ہے جعفر حسینی سے

وہ نکلے چاند بن کر دور کرنے تیرگی ساری
اندھیروں میں بڑا ہیجان ہے جعفر حسینی سے

ہوا جب بول بالا ہر طرف حق و صداقت کا
تو باطل ساکت و بیجان ہے جعفر حسینی سے

کہا جب کہ فرائض اور حق میں سب برابر ہیں
گدا اپنی جگہ سلطان ہے جعفر حسینی سے

عبادت اور قناعت، صبر و تسلیم و رضا سارا
رضائے حق کا یہ سامان ہے جعفر حسینی سے

نسب میں ہیں حمیدؔ الدین کے تیئسویں دادا
علی کا گھر میں یوں فیضان ہے جعفر حسینی سے

(۱۹) منقبت حضرت سید السادات سید شاہ محمد اسماعیل حسینی رضویؒ

نام اسماعیل رضوی سے ہے روشن سلسلہ
نام اسماعیل رضوی میں ہے کچھ ایسی ضیاء

نام اسماعیل رضوی ہے بلند، اونچا، بڑا
نام اسماعیل رضوی پر ہوا فضل خدا

حضرت اسماعیل رضوی پر مہرباں مصطفی
حضرت اسماعیل رضوی پر ہے ظل فاطمہ

حضرت اسماعیل رضوی پر نگاہ مرتضیٰ
لطف فرما ان پر ہر دم ہیں شہید کربلا

حضرت اسماعیل رضوی سید السادات ہیں
مانگنے والے کو دیتے ہیں ہمیشہ برملا

حضرت اسماعیل رضوی کا کرم جب ساتھ ہو
کس سے ڈرنا خوف کھانا اور گھبرانا بھلا

حضرت اسماعیل رضوی جد ہوے بائیسویں
اے حمیدؔالدین بس ہے تجھ کو اتنا آسرا

(۲۰) منقبت حضرت سید السادات سید شاہ محمد ابراہیم حسینی رضویؒ

فنائے ذات مولی حضرت ابراہیم رضوی ہیں
فدائے مصطفی حضرت ابراہیم رضوی ہیں

علی کے لاڈلے اور فاطمہ کے ہیں جگر پارے
بہر رخ با صفا حضرت ابراہیم رضوی ہیں

عبادت میں گزاری اپنی ساری زندگی جس نے
وہ ایسے باخدا حضرت ابراہیم رضوی ہیں

حسینی شان والے ہیں رضا کی آن رکھتے ہیں
معیار کربلا حضرت ابراہیم رضوی ہیں

عطا کرتے ہیں بے مانگے بتا دیتے ہیں بے پوچھے
سخی ہیں اور داتا حضرت ابراہیم رضوی ہیں

محبت حق تعالیٰ کی دلوں میں ڈال دیتے ہیں
وہ محبوب خدا حضرت ابراہیم رضوی ہیں

حمیدؔ الدین شرفی کے وہ ہیں اکیسویں دادا
نسب میں اک اجالا حضرت ابراہیم رضوی ہیں

(۲۱) منقبت حضرت سید السادات سید شاہ محمد مرتضیٰ حسینی رضویؒ

لب پر مرے ہے پیہم یا مرتضیٰ حسینی
کیوں کہ کرم ہے ہر دم یا مرتضیٰ حسینی

آلِ نبی اطہر اولادِ مرتضیٰ ہو
اعزاز یہ نہیں کم یا مرتضیٰ حسینی

پابند حکم قرآں، سنت کی پیروی ہے
خوش ہو کوئی یا برہم یا مرتضیٰ حسینی

عاشق تمہارے تم کو دیکھیں گے خواب میں جب
کیا ہو خوشی کا عالم یا مرتضیٰ حسینی

سب ہیں صفات میں گم، معلوم ہیں تمہاری
نظریں ہیں ذات میں ضم یا مرتضیٰ حسینی

تم نے ہمیں بتائے رستے جو صاف سیدھے
ہم جانتے نہیں خم یا مرتضیٰ حسینی

دادا ہیں بیسویں وہ ترے حمیدؔ شرفی
یہ بھی عطا ہے کیا کم یا مرتضیٰ حسینی

(۲۲) منقبت حضرت سید السادات سید شاہ محمد صوفی حسینی رضویؒ

علی کے سلسلہ کی شان ہیں صوفی حسینی رضوی
نبی کے نام پر قربان ہیں صوفی حسینی رضوی

حسین ابن علی کی آن ہیں صوفی حسینی رضوی
علی موسیٰ رضا کی جان ہیں صوفی حسینی رضوی

توکل صبر و استقلال و تقویٰ اور قناعت میں
مثالی ہیں بڑے ذی شان ہیں صوفی حسینی رضوی

عبادت یا نبی کی پیروی یا خدمت مخلوق
کہ ہر ایک دور کے ارمان ہیں صوفی حسینی رضوی

اندھیروں میں چراغ اپنے جلائے روشنی دینے
اجالوں کے سبب ساماں ہیں صوفی حسینی رضوی

نوازا حق تعالیٰ نے انھیں دارین میں سب کچھ
خدا کے فضل کی پہچان ہیں صوفی حسینی رضوی

نسب نامہ میں ہیں انیسویں جد سیفؔی شرفی کے
تمام اخلاف کی اک شان ہیں صوفی حسینی رضوی

(۲۳) منقبت حضرت سید السادات سید شاہ محمد حسین حسینی رضوی بغدادیؒ

نبی کی آل اولاد علی شاہ الحسین رضوی
بہ فضل حق تعالیٰ ہیں ولی شاہ الحسین رضوی

بغداد کی زمیں پر ایک چاند بن کے ابھرے
تھی دھوم چاندنی کی شاہ الحسین رضوی

روشن ہر ایک گوشہ روشن ہر ایک حصہ
حیران تیرگی تھی شاہ الحسین رضوی

بگڑے ہوے تھے جتنے ان کو بتائیں تم نے
باتیں خدا رسی کی شاہ الحسین رضوی

تھے چار سو اندھیرے شمع جلائی تم نے
اک علم و آگہی کی شاہ الحسین رضوی

آے جو آستاں پر حاجت کو لے کے اپنی
حاجت ہوئی ہے پوری شاہ الحسین رضوی

اٹھارویں ہیں دادا میرے حمید سیفیؔ
یہ بات ہے خوشی کی شاہ الحسین رضوی

(۲۴) منقبت حضرت سید السادات سید شاہ محمد عبد الحلیم حسینی رضوی ؒ

سادات ہیں حسینی عبد الحلیم رضوی
اور عرف آپ کا ہے عبد الرحیم یمنی

عبد الحلیم کا در سب پر کھلا ہوا ہے
تخصیص کچھ نہیں ہے محتاج یا غنی کی

عبد الحلیم رضوی کا تذکرہ ہو جب بھی
محسوس ہونے لگتی ہے دل میں اک خوشی سی

عبد الحلیم رضوی شیدائے مصطفی ہیں
رکھتے ہیں دل میں الفت وہ حضرت علی کی

عبد الحلیم رضوی رہتے تھے جب یمن میں
پھیلی ہوئی تھی ہر سو عرفاں کی روشنی بھی

عبد الحلیم رضوی کا فیض پانے والے
کرتے نہیں شکایت نقصان یا کمی کی

جد سترھویں ہیں ترے عبد الحلیم رضوی
سیفی تجھے مبارک ترتیب روشنی کی

(۲۵) منقبت حضرت سید السادات سید شاہ محمد عبد الوہاب حسینی رضویؒ

ہیں پنجتن کے دلبر عبد الوہاب رضوی
سب مہربان تم پر عبد الوہاب رضوی

نانا ہیں دیں کے سرور عبد الوہاب رضوی
دادا ہیں شاہ خیبر عبد الوہاب رضوی

منقوش ہیں دلوں پر عبد الوہاب رضوی
اقوال فیض پرور عبد الوہاب رضوی

ہے مشغلہ یہ اکثر عبد الوہاب رضوی
حمد خدائے برتر عبد الوہاب رضوی

فیضان ہے سراسر عبد الوہاب رضوی
لطف رسول اطہر عبد الوہاب رضوی

دیکھے گا اک دفعہ جو بے ساختہ کہے گا
ہے تم پر فضل داور عبد الوہاب رضوی

جدی نسب میں میرے جد سولھویں ہیں سیفیؔ
چھت کی طرح ہیں سر پر عبد الوہاب رضوی

(۲۶) منقبت حضرت سید السادات سید شاہ محمد عبد الکریم حسینی رضویؒ

عبد خدائے ذوالمنن عبد الکریم حسینی
لخت دل شاہ زمن عبد الکریم حسینی

جب ہو پریشاںؔ کوئی نام اقدس لیتے ہی
مٹ جاتے ہیں رنج و محن عبد الکریم حسینی

فیضان علم آج تک جاری ہے ابتدا سے
بغداد سے تابہ دکن عبد الکریم حسینی

شاہ رضا کا ہے جمال اور سلسلہ کی خوبیاں
ہے پنجتن کا بانکپن عبد الکریم حسینی

اولاد و آل میں ترے ہر ایک مثل پھول ہے
شاداب ہے ترا چمن عبد الکریم حسینی

جس پر نظر تری ہوئی کامل وہ بن گیا تبھی
حیران ہے چرخ کہن عبد الکریم حسینی

دادا ہیں پندرھویں وہ ترے حمید سیفیؔ
نور نگاہ پنجتن عبد الکریم حسینی

(۲۷) منقبت حضرت سید السادات سید شاہ محمد جعفر حسینی رضویؒ

اپنے عہد میں سچے جعفر حسینی رضوی
اچھوں میں بھی ہیں اچھے جعفر حسینی رضوی

اللہ کے ولی ہیں اور عاشق نبی ہیں
محبوب ہیں جو سب کے جعفر حسینی رضوی

اقوال بھی ہیں زریں اعمال ہیں مثالی
قول و عمل میں سچے جعفر حسینی رضوی

تنویر ہے علی کی حسنین کا ہے جلوہ
اخلاق میں ہیں اونچے جعفر حسینی رضوی

جو پاس آے اس کو تم نے بتا دیئے ہیں
حُب نبی کے رستے جعفر حسینی رضوی

حضرت امام جعفر صادق کے سلسلہ میں
جعفر ہیں آپ چوتھے جعفر حسینی رضوی

جد ہیں حمیدؔ الدیں کے جو چودہویں نسب میں
اللہ رسول والے جعفر حسینی رضوی

(۲۸) منقبت حضرت سید السادات سید شاہ محمد ہاشم حسینی رضویؒ

مشہد کے تاجور ہیں ہاشم حسینی رضوی
بغداد کے مہر ہیں ہاشم حسینی رضوی

حق آشنا بشر ہیں ہاشم حسینی رضوی
اور صاحب نظر ہیں ہاشم حسینی رضوی

سادات کے سپر ہیں ہاشم حسینی رضوی
جعفر کے جو پسر ہیں ہاشم حسینی رضوی

پھل پھول دے رہا ہے صدیوں سے آج تک جو
سر سبز وہ شجر ہیں ہاشم حسینی رضوی

ہے دیکھ لینا کافی دکھ درد ، دور کرنے
ایسے وہ چارہ گر ہیں ہاشم حسینی رضوی

اللہ پر توکل سرکار پر یقیں ہے
ان پر ہی منحصر ہیں ہاشم حسینی رضوی

ترے نسب میں سیفؔی وہ تیرھویں ہیں داد
حامی ترے مگر ہیں ہاشم حسینی رضوی

(۲۹) منقبت حضرت سید السادات سید شاہ محمد عبداللہ حاجی الحرمین حسینی رضویؒ

حاجی الحرمین عبد اللہ حسینی قادری
جد اعلی ہیں امیر المومنین مولی علی

حضرت عبد اللہ حسینی پر مہرباں مصطفی
ان پر رکھتے ہیں نگاہیں حضرت شیر خدا

حضرت عبد اللہ حسینی سے ہے روشن سلسلہ
جس سے بغداد و دکن میں اک اجالا ہو گیا

حضرت عبد اللہ حسینی واقف اسرار ہیں
درس لیتا ہے حقائق کا گروہ صوفیہ

حضرت عبد اللہ حسینی کو اگر آواز دو
وہ مدد کے واسطے آتے ہیں سن کر برملا

حضرت عبد اللہ حسینی کا اثر ہے دور تک
ان کو بے حد چاہتے ہیں علی مشکلکشا

حضرت عبد اللہ حسینی جد ہیں ترے بارہویں
خوش نصیبی ہے حمیدؔ الدین تری دیکھنا

(۳۰) منقبت حضرت سید السادات سید شاہ محمد حاجی حیدر حسینی رضویؒ

ہمارا ہر گھڑی ہے رابطہ حیدر حسینی سے
کہ ملتا ہے نسب کا سلسلہ حیدر حسینی سے

ملا ہے حق رسی کا راستہ حیدر حسینی سے
قرینہ حُب احمد کا ملا حیدر حسینی سے

ہیں راضی مصطفی و مرتضیٰ حیدر حسینی سے
بہت خوش ہیں شہید کربلا حیدر حسینی سے

بہ فضل حق بہ لطف مصطفی ہر وقت پاتے ہیں
نظر والے عقیدت کا صلہ حیدر حسینی سے

خلوص دل سے کرتا ہے جو خدمت آل اطہر کی
بطور خاص لیتا ہے دعا حیدر حسینی سے

دیا کرتے ہیں نسب کو حوصلہ اور دل بڑھاتے ہیں
محبت کی ملی دولت سدا حیدر حسینی سے

نسب میں وہ حمیدؔ الدین کے ہیں گیارہویں دادا
اسی باعث ہے بے حد واسطہ حیدر حسینی سے

(۳۱) منقبت حضرت سید السادات سید شاہ محمد طاہر حسینی رضوی المتوکل بغدادیؒ

اللہ تعالیٰ کے ہیں ولی شاہ طاہر رضوی کرنولی
ہیں آل نبی اولاد علی شاہ طاہر رضوی کرنولی

تعمیل حکم الٰہی میں بغداد سے نکلے اور آئے
کرنول کہ پھیلے دین نبی شاہ طاہر رضوی کرنولی

تھا راج اندھیروں کا ہر سو تب آپ کا آنا خوب ہوا
پھیلانے یہاں پر نور نبی شاہ طاہر رضوی کرنولی

تبلیغ و اشاعت دین کی ہو مقصد تھا کہ جاری ہو جائے
احکام خدا فرماں نبی شاہ طاہر رضوی کرنولی

گرتوں کو سنبھالا اور کئی گمراہوں کو دکھلائی راہ
احسان تمہارا ہے یہ بھی شاہ طاہر رضوی کرنولی

اللہ کے بندوں کی خدمت اطعام طعام سے بھی ہوگی
ہے آج تلک لنگر جاری شاہ طاہر رضوی کرنولی

سیفی کا نسب نامہ روشن ہے آپ جو دسویں دادا ہیں
اس بات کی ہے ہر وقت خوشی شاہ طاہر رضوی کرنولی

(۳۲) منقبت حضرت سید السادات سید شاہ محمد ابوالحسین احمد عرف بدرالدین حسینی رضویؒ

فضل خدائے برتر یا بدر الدین رضوی
قائم تمہارے سر پر یا بدر الدین رضوی

ہیں مہربان تم پر یا بدر الدین رضوی
دونوں جہاں کے سرور یا بدر الدین رضوی

فیضان کی تمہارے جائیں جہاں کہیں بھی
ہے روشنی برابر یا بدر الدین رضوی

پائے نبی اقدس کی روشنی عیاں ہے
اک نقش ہے جبیں پر یا بدر الدین رضوی

حب نبی کی دولت ربط علی کی نعمت
پائے ہیں تم کو پاکر یا بدر الدین رضوی

دست کرم سے اپنے دیتے ہیں آپ اکثر
سب کو بلا بلا کر یا بدر الدین رضوی

دادا نویں نسب میں میرے حمید سیفیؔ
ہے نام نقش دل پر یا بدر الدین رضوی

(۳۴) منقبت حضرت سید السادات سید شاہ محمد حسین ثانی حسینی رضویؒ

خدا مہرباں ہے جن پہ بے حد حسین ثانی حسینی رضوی
ملا ہے جن کو بہت بڑا قد حسین ثانی حسینی رضوی

خدائے برتر کے عبد مخلص نبی اطہر کی آل میں ہیں
ہمیشہ کرتے ہیں کفر کا رد حسین ثانی حسینی رضوی

سپر بنے ہیں وہ اہل حق کے کہ زور باطل کو توڑ ڈالیں
وہ روکنے ظلم کو بنے سد حسین ثانی حسینی رضوی

نبی اقدس کی پیروی میں گزاری ساری حیات اپنی
فدائے حسن و جمال احمد حسین ثانی حسینی رضوی

اثر، کشش، فیض، بخشش، عطا ،کرم کا سلسلہ ہے
فریفتہ ہیں ہزار ہا صد حسین ثانی حسینی رضوی

سکون ملتا ہے مضطرب کو جو آئے فیض عظیم پائے
ہے مرجع خاص و عام مرقد حسین ثانی حسینی رضوی

نسب میں ہے اک نشانِ واضح بفضل حق وہ رہے گا روشن
حمیدؔ شرفی کے آٹھویں جد حسین ثانی حسینی رضوی

(۳۴) منقبت حضرت سید السادات سید شاہ محمد قطب الدین حسینی رضویؒ

ہمیشہ حق کے پرستار قطب الدیں حسینی ہیں
نبی کے عشق میں سرشار قطب الدیں حسینی ہیں

علی کے دلبر ودلدار قطب الدیں حسینی ہیں
حسینی عزم کے آثار قطب الدیں حسینی ہیں

حلیم و صابر و غمخوار قطب الدیں حسینی ہیں
سچائیوں کے طرفدار قطب الدیں حسینی ہیں

جہاں پہ چار طرف ظلمتوں کا چرچا ہے
وہاں اجالوں کا دربار قطب الدین حسینی ہیں

بہت گراں ہے مروت وفا مہربانی
خوشا کہ ایک خریدار قطب الدین حسینی ہیں

محبت سرورعالم کی پھیلا دی زمانے میں
نبی کے عشق کے بیمار قطب الدین حسینی ہیں

نسب نامہ میں اوپر ساتویں جد ہیں میرے سیفیؔ
قبیلہ کے مرے سردار قطب الدین حسینی ہیں

(۳۵) منقبت حضرت سید السادات سید شاہ محمد محمد حسینی رضوی سیداں میاںؒ

کہو سید محمد یا کہو سیداں میاں صاحب
نبی پاک کی تم آل ہو سیداں میاں صاحب

خدائے پاک نے بخشی ہے تم کو فضل سے اپنے
وہ صورت کہ کرے مسحور جو سیداں میاں صاحب

علی و فاطمہ حسنین کی تم پر مہربانی
بہت بھائے ہیں تم ہر ایک کو سیداں میاں صاحب

مدینہ کربلا بغداد کا فیضان لے آئے
وگر نہ گاوں تھا کرنول تو سیداں میاں صاحب

سنور جائے مقدر دین و دنیا اس کی بن جائے
جسے بھی اک نظر تم دیکھ لو سیداں میاں صاحب

ہجوم اہل حاجت اس لئے ہے آستانے پر
عطا کرتے ہو تم ہر ایک کو سیداں میاں صاحب

نسب میں ہیں چھٹے دادا حمیدؔ الدین شرفی کے
توجہ کی نظر اس پر رکھو سیداں میاں صاحب

(۳۶) منقبت حضرت سید السادات سید شاہ محمد میراں حسینی رضویؒ

غرق خیال کبریا میراں حسینی رضوی
محو جمال مصطفی میراں حسینی رضوی

عکاس حال مرتضیٰ میراں حسینی رضوی
فیضان عزم کربلا میراں حسینی رضوی

فخر گروہ اصفیا میراں حسینی رضوی
واقف حال اولیاء میراں حسینی رضوی

عشق نبی میں مبتلا میراں حسینی رضوی
حسن علی کا آئینہ میراں حسینی رضوی

معلوم ہے صبر و رضا میراں حسینی رضوی
مشہور ہے جود و سخا میراں حسینی رضوی

کرنول میں بدھوار پیٹ اور یاں شرفی چمن
ہے فیض جاری آپ کا میراں حسینی رضوی

شکر حق دادا حمیدؔ الدین کے ہیں پانچویں
رونق بزم اولیاء میراں حسینی رضوی

(۳۷) منقبت حضرت سید السادات سید شاہ محمد شرف الدین حسینی رضوی شاہ شرفیؒ

جگر گوشہ مصطفی شاہ شرفی
فنائے رہ کبریا شاہ شرفی

غریبوں کے حاجت روا شاہ شرفی
فقیروں کے مشکلکشا شاہ شرفی

صفات الٰہی میں گم ساری دنیا
تری فکر ذات خدا شاہ شرفی

خدائی ادھر ہے جدھر آپ دیکھیں
نگاہ کرم ہم پہ یا شاہ شرفی

تصدیق حبیب خدا کا یہاں پر
جو آیا اسے مل گیا شاہ شرفی

کسی کی طرف کیوں اٹھاوں نظر میں
ہے ارماں مجھے آپ کا شاہ شرفی

ترے جد اعلیٰ ہیں سیفی نسب میں
وظیفہ ترا ہو سدا شاہ شرفی

(۳۸) منقبت حضرت سید السادات سید شاہ محمد غوث محی الدین حسینی رضویؒ

آپ کے جد ہیں علی فاتح خیبر یا غوث
آپ ہیں سید ابرار کے دلبر یا غوث

آپ کے در پہ عقیدت کا صلہ ملتا ہے
آپ کے در پہ سنورتے ہیں مقدر یا غوث

کوئی تخصیص نہیں اپنا کہ بیگانہ ہو
فیض پاتے ہیں سبھی آپ کے در پہ یا غوث

روشنی ساتھ لئے جاتا ہے جو آتا ہے
آنے والوں کے یہاں گھر ہیں منور یا غوث

آپ کے در پہ جو آتا ہے صلہ پاتا ہے
آپ کی سب پہ توجہ ہے برابر یا غوث

آپ کا رنگ نظر آئے گا اس کو بے شک
سیف شرفی کو جو دیکھے گا نظر بھر یا غوث

شکر حق ہے کہ میرے آپ ہیں دادا حضرت
آپ پر ناز ہے سیفیؔ کو سراسر یا غوث

(۳۹) منقبت حضرت سید السادات تاج العرفاء سید شاہ محمد سیف الدین حسینی رضویؒ

جان پیران پیر سیف الدیں
دلبر دستگیر سیف الدیں

عشق احمد میں آپ کی گزری
زندگی بے نظیر سیف الدیں

آپ کی ہر گھڑی ہے نظروں میں
صورت دلپذیر سیف الدیں

میری تاریکیوں میں روشن ہیں
مثل ماہ منیر سیف الدیں

آپ کے پاس سب برابر ہیں
اہل زر یا فقیر سیف الدیں

تاج العرفا ہیں آپ اشرف ہیں
پیر روشن ضمیر سیف الدیں

والد محترم ہیں سیفیؔ کے
مرشد بے نظیر سیف الدیں

(۴۰) عریضہ ڈاکٹر سید شاہ محمد حمید الدین حسینی رضوی

فضل کا سلسلہ حمید الدیں
ہے خدا کی عطا حمید الدیں

لطف خیر الوریٰ ؐ حمید الدیں
ہے مقدر ترا حمید الدیں

والد، استاد، پیر اور مرشد
سیفؒ الدیں سا ملا حمید الدیں

ساتھ مرے بفضل بسم اللہؒ
والدہ کی دعا حمید الدیں

اہلیہ احمد النساءؒ بے شک
تھیں بڑی با خدا حمید الدیں

ہے بطن سے انہی کے سب تری
پشت کا سلسلہ حمید الدیں

تین فرزند پانچ دختر ہیں
ترے گھر کی ضیاء حمید الدیں

بڑے فرزند ہیں حسیب الدیں
لائق و با صفا حمید الدیں

دوسرے بیٹے سیف دیں ثانی
کامل و با وفا حمید الدیں

تیسرے ہیں رضی الدیں فرزند
قابل و بے ریا حمید الدیں

آمنہ بی بی ہیں بڑی دختر
ہیں بڑی عارفہ حمید الدیں

ام سلمہ ہیں دوسری بیٹی
کاملہ ذاکرہ حمید الدیں

سعدیہ بی بی تیسری دختر
ہوش مند فاضلہ حمید الدیں

چوتھی دختر ہیں سیدہ سدرہ
نیک خو عابدہ حمید الدیں

پانچویں بیٹی سیدہ زینب
صالحہ زاہدہ حمید الدیں

سب رہیں شاد خاندان مرید
مانگتا ہے دعا حمید الدیں

سلسلہ یہ حمیدی اصل میں ہے
مصطفیؐ کی عطا حمیدؔ الدیں

مسدس

امیر المومنین حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ

ہے حمید آباد میں جو آج جشن مرتضیٰؓ   اہتمام جشن پر خوش ہیں جنابِ فاطمہؑ
سرورِ کونین بھی راضی ہیں اس میں شک ہے کیا   مصطفیٰؐ راضی اگر ہوں فضل فرمائے خدا

دائماً فضل خداوندی کی صورت ہو گئی
شاہ مرداں شیر یزداںؓ کی ولادت ہو گئی

ہے زمیں آراستہ خندہ جبیں ہے آسماں   ہے شگفتہ پھر بہار نو سے سارا گلستاں
گیتی و گردوں میں رونق چار سو ہے بے گماں   اک طرف ہیں صالحیں اور اک طرف ہیں قدسیں

مرحبا کی ہیں صدائیں اور خوشیوں کی ہے دھوم
ہے علیؑ کی آمد آمد، ہے فرشتوں کا ہجوم

دلکشی و کیف و جذب و جلوہ و حسن و جمال   عبدیت میں فرد ذوق بندگی میں بے مثال
وہ اثر وہ دبدبہ وہ رعب وہ جاہ و جلال   ذات اقدس کی طرح ہے نام اقدس با کمال

ہیں علیؑ مشکلکشا اک آئینہ شفاف سا
جس میں آتا ہے نظر حسن محمدؐ صاف سا

ہر تصور ہر خیال و ہر گمان و ظن سے دور   ذات یا آثار یا اوصاف یا اعمال، نور

وہ کہ جو بالائے فکر و دانش و عقل و شعور
ان کا اک جلوہ کرے خیرہ نگاہوں کو ضرور

اس تجلی کا ہے قائم مصطفیؐ سے سلسلہ
تاب ہو تو دیکھ لیجے چہرہ مشکلکشاؓ

کہکشاں کی طرح روشن ہے خلیلی ذریت
جس میں ہیں عدنان اور ہاشم گرامی منزلت

کون سمجھا ہے علیؑ کی شان کس کی مقدرت
جان رحمت مصطفیؐ نے کی ہے جن کی تربیت

ابتداء سے حق پرستی بن گیا جن کا مزاج
پیش کرتا ہے زمانہ اس لئے ان کو خراج

فاطمہؓ بنت اسد جیسی مقدس ان کی ماں
محترم والد ابو طالب پہ قرباں اک جہاں

جعفرؓ طیار بھائی جن پہ نازاں قدسیاں
اس طرف طالب ادھر بازو عقیلؓ خوش دہاں

ام ہانی اور جمانہ کے مقدس بھائی ہیں
عزتیں سارے جہاں کی ان کے گھر لوٹ آئی ہیں

فاطمہؓ بنت اسد سے کوئی کہتا تھا چلو
چل کے کعبہ کو طواف خانہ کعبہ کرو

حکم پاتے ہی وہ پہنچیں صحن کعبہ میں سنو
اور طواف کعبہ کرنے لگ گئیں وہ دیکھ لو

تب ہوائیں ہر طرف مہکی ہوئی چلنے لگیں
جب تولد ہو گئے مولی علیؑ تو خوش ہوئیں

آبروے ہاشمیت جس گھڑی پیدا ہوے
تابنا کی ایسی تھی ذرے بھی روشن ہو گئے

اور یہ ذرے قمر کو بھی خجل کرنے لگے ‏ چودہویں شب چاندنی کے خود ہی لالے پڑ گئے

فاطمہؓ بنت اسد کی گود میں تھے مرتضیٰؑ

آسماں سے دیکھتے تھے مہر و مہ حیرت زدہ

دونوں آنکھیں بند کر رکھی تھیں نومولود نے ‏ سارے تھے مشتاق آنکھیں دیکھنے کے واسطے

آنکھیں کھلوانے کی خاطر جو جتن تھے کر لئے ‏ اور نومولود یہ طے کر کے تھے لیٹے ہوے

انتظار مصطفیٰؐ ہے کیسے آنکھیں کھول دیں

چاہتے تھے پہلے وہ نور محمدؐ دیکھ لیں

خاص کعبہ میں ولادت پائی جس نے وہ علیؑ ‏ دیکھنے مکہ کی آبادی اُمڈ کر آ گئی

خانداں والوں کی خوشیاں بے گماں تھیں دیدنی ‏ تھی مسرت میں جبیں ہر ایک کی چمکی ہوئی

چوتھے فرزند ہیں ابو طالب کے لیکن دیکھنا

یوں ہوے پیدا بڑھایا خانداں کا مرتبہ

دس برس کی عمر میں حق کو سمجھنے کا شعور ‏ آگہی پہ دنگ صدیاں اور سنوات و شہور

ان سے گھبراتا ہے باطل اس لئے رہتا ہے دور ‏ عقل و دانائی ادب سے پیش ہوں ان کے حضور

مرتضیٰؓ جیسے کہ صحرا میں نوید آب ہیں

شہر علم مصطفی صل علی کے باب ہیں

صرف تیرہ سال کا سن اور یہ عزم جواں ‏ میری پتلی پتلی ٹانگیں دیکھ لیں سب پہلواں

کہہ رہے ہیں حیدر کرارؓ سب کے درمیاں	ساتھ دوں گا آپ کا جب تک ہے میری جاں میں جاں

مطمئن ہیں سن کے ان کی باتیں محبوبؐ خدا
جو کہا کر کے دکھا ڈالا علیؑ نے دیکھنا

سب مدینہ جا چکے تھے رہ گئے تھے صرف دو	ایک کو یہ حکم تھا کہ ساتھ میرے تم چلو
دوسرے کو حکم فرمایا میرے بستر پہ سو	یہ ہری چادر ہے میری اس کو اچھا اوڑھ لو

صبح دم پوچھا علیؓ سے اک نے شب کا ماجرا
بولے سویا رات یوں جیسے کبھی سویا نہ تھا

اس کو حیرت تھی علیؑ کو نیند کیسے آ گئی	چھاؤں تلواروں کی اور سایہ فگن تھی موت بھی
اس کی حیرت دیکھ کر کہنے لگے مولیٰ علیؑ	حشر برپا ہو تو ہو پر موت کیسے آے گی

جاتے جاتے مجھ کو لوٹانے امانت دے گئے
دیکھ لو یوں زندگانی کی ضمانت دے گئے

تین سو تیرہ اِدھر تھے اور اُدھر پورے ہزار	قوت و تعداد پر ان کو بہت تھا اعتبار
اس طرف حمزہؓ، عبیدہؓ اور علیؑ ذی وقار	بدر میں جس دم چمکنے لگ گئی تھی ذوالفقار

جس طرف رخ حیدرؓ کرار فرمانے لگے
اہل باطل کے کلیجے منہ تلک آنے لگے

معرکے دیکھے کہاں ایسے زمیں نے بار بار	اشقیاء کے سارے دامان و گریباں تار تار

بدر ہو یا کہ احد ہو یا حنین شرمسار ہر جگہ ہیں حیدرؓ کرار مثل کوہسار

ان میں جب تشریف لاتے تھے علیؓ شیر خدا
یاد آجاتا سبھی کو حال مرحب برملا

معرکہ خیبر کا سب کو یاد ہوگا آج بھی ان دنوں مولیٰ علیؑ کی آنکھ میں تکلیف تھی

اے علیؑ آب دہن دینے بلاتے ہیں نبیؐ آنکھ کو آب دہن سے جب حیات نو ملی

باب خیبر کو اٹھا کر کہہ رہے ہیں مرتضیٰؓ
آب دہن مصطفیؐ ہی فاتح خیبر ہوا

دولت ایماں، توکل، استقامت، فضل رب علم وعرفاں جوہر ذاتی شرافت اور نسب

ایک ہستی میں سمٹ آئے ہیں دیکھو سب کے سب سرور کونینؐ نے بھی کر لیا ہے منتخب

عقد میں جب آگئیں ان کے جناب فاطمہؑ
اور اونچا ہو گیا دیکھو علیؑ کا مرتبہ

وہ علیؑ وہ حیدر کرار وہ خیبر شکن محرم اسرار پیغمبرؐ ولی ذوالمنن

جن کے دل میں رات دن تھی صرف اللہ کی لگن ان کے دو لخت جگر تھے اک حسینؑ اور اک حسنؑ

ایک نے ایثار کا لبریز ساغر دے دیا
دوسرے نے راہ حق میں گھر دیا سر دے دیا

نام لینے والا ان کا ہر جگہ ہے معتبر اور بنا دیتی ہے نسبت دو جہاں میں باا ثر

ان کے دیکھے سے ہوا کرتے ہیں بینا بے بصر　　　مرکز فیضان ہے دنیا میں ان کا ایک گھر

نام کا ایسا اثر نسبت کا یہ فیضان ہے
نسل پاک مرتضیٰؓ کی سوچئے کیا شان ہے

حشر کا دن سخت ہوگا کس کو ہے شک بھی ذرا　　　کس کا کیا انجام ہوگا کوئی بتلائے گا کیا
مطمئن اچھے رہیں گے ہے بروں کا مسئلہ　　　کچھ نہ ہوگا پاس ان کے پھر بھی ہوگا آسرا

یا علیؑ مشکلکشا ڈھارس بندھانے آئیں گے
یا شفاعت مصطفیٰؐ صل علی فرمائیں گے

مرتضیٰؓ سے ربط لازم ہے سعادت کے لئے　　　نام ان کا صرف کافی ہے شرافت کے لئے
منتخب ان کا گھرانا ہے امامت کے لئے　　　دامن حیدرؓ ضروری ہے ولایت کے لئے

بندگان خاص آ کر فیض پاتے ہیں جہاں
بے گماں وہ ہے علیؓ مشکلکشا کا آستاں

جن کے گھر تشریف لاتے ہیں امیر کن فکاں　　　اور جہاں مامور ہیں پہرے پہ سارے قدسیاں
جن کے گھر کی گرد کو تکتی رہے ہے کہکشاں　　　حق پرستی کی جہاں مرکوز ہوں سرگرمیاں

نور سے ہے واسطہ گھر نور سے معمور ہے
اس لئے ان کا گھرانہ گندگی سے دور ہے

دور سے سیفیؔ نہیں نزدیک آ کر دیکھیے　　　آنکھ کو اپنی عقیدت سے سجا کر دیکھیے

کوئی مشکل آپڑے تو آزما کر دیکھیے　　یا علیؑ مشکلکشا نعرہ لگا کر دیکھیے

سنتے ہی امداد کو تشریف لائیں گے علیؑ
اورعلیؑ کے حوصلہ پر مسکرائیں گے نبیؐ

اہل بیت اطہار

خاص نسبت ہے علیؑ کو مصطفیؐ کی ذات سے　　منفرد ہے عشق حیدرؓ ساری کائنات سے
تربیت مولیٰؓ نے پائی فخر موجودات سے　　کس لیے پھر وہ ڈریں گے سوچئے حالات سے

قوت بازوے پیغمبرؐ بھی ہیں داماد ہیں
ان سے راضی ہے خدا اور مصطفیؐ بھی شاد ہیں

چار ہیں سرکارؐ عالم کی جہاں میں بیٹیاں　　وہ شرافت مآب باحرمت وعظمت بیبیاں
جن کے صدقے میں ہیں باعزت ہماری بیٹیاں　　اور جن کے نام سے آباد ہیں یہ بستیاں

ان میں جو زہراؓ ہیں اُن سے سلسلے کا نور ہے
نسل پاک مصطفیؐ ہر گندگی سے دور ہے

مصطفیؐ کے دل کی دھڑکن آنکھ کے تارے ہیں جو　　حیدرؑ و زہراؑ کے دل کا چین ہیں پیارے ہیں جو

حق رسی حق آ گہی کے مشترک دھارے ہیں جو سب میں شامل ہو کے بھی سب سے الگ نیارے ہیں جو

گلشن خیر الوریٰ کے پھول ہیں سبطینؑ ہیں

وہ بہار گلستانِ فاطمہؑ حسنینؑ ہیں

ان کا حُسن ان کی ادائیں ان کی سیرت ایک سی ان کا قد ان کی جسامت ان کی صورت ایک سی

ان کی عزت ان کی حرمت ان کی عظمت ایک سی اور رسولؐ پاک کو ہے ان سے چاہت ایک سی

ان کو ناناؐ جان سے ہر شئے مساوی مل گئی

آدھی آدھی صورت و سیرت کی دولت مل گئی

ہم سمجھ سکتے ہیں یہ حالات کی تصویر سے مسئلہ حل ہو نہیں سکتا تھا جب شمشیر سے

دین و ملت کو بچایا ایک نے تدبیر سے اور جب اسلام نے چاہی مدد شبیرؑ سے

دین حق کے واسطے شبیرؑ نے کیا کیا دیا

گھر دیا اولاد دیدی اور اپنا سر دیا

ہے عیاں یہ بات دونوں کی فضیلت ایک ہے ان کو ورثے میں ملی ہے جو ولایت ایک ہے

دین حق کے واسطے دونوں کی خدمت ایک ہے اور نبیؐ کے دل میں دونوں کی محبت ایک ہے

ایک کی اولاد میں آئیں گے گردش ماہتاب

دوسرے کی نسل میں ہوگا طلوع اک آفتاب

حضرت غوث الثقلینؒ

لوگ کہتے ہیں جنھیں پیران پیرؒ   ان کا اسم وصف بھی ہے دستگیر
دست پر ہے رات دن فضل قدیر   گیر یعنی سب کے سب ان کے اسیر
کہہ رہے ہیں اس لئے شاہ و فقیر
المدد یا غوث اعظم دستگیرؒ

غوث یعنی کہ مدد کرتا ہے جو   رحمت حق کے تلے رہتا ہے وہ
جیسے وہ چاہے اسی طرح سے ہو   اک ذرا تم ان کو راضی تو کرو
دیکھ لو نصرت مگر پہلے کہو
المدد یا غوث اعظم دستگیرؒ

ہو زمیں تنگ اور برہم آسماں   بے سہاروں کا نہ ہو کوئی جہاں
اور بلکتے ہوں جہاں پر بے کساں   غوث اعظمؒ کی مدد ہوگی وہاں
ہو یہ نعرہ جس جگہ ورد زباں
المدد یا غوث اعظم دستگیر

کوئی گر چاہے سدا توقیر ہو   خوب سے بھی خوب تر تقدیر ہو
برکتوں کی ہر گھڑی تعبیر ہو   سبز پرچم کی سدا تنویر ہو
سبز پرچم پر اگر تحریر ہو
المدد یا غوث اعظم دستگیرؒ

ان پہ ہے لطف نبیؐ فضل خدا　　اس لئے چرچا ہے ان کا جا بجا

بگڑیاں بنتی ہیں سب کی بر ملا　　استعانت کرتے ہیں وہ ہر جگہ

خوش عقیدہ جب بھی کہتا ہے سدا

المدد یا غوث اعظم دستگیرؒ

مہر و مہ تکتے رہیں جن کی جبیں　　نور کی تقسیم دیکھی ہے یہیں

بھیک پاے کہکشاں کی آستیں　　جو بھی مانگے روشنی پاے وہیں

جو کہے محروم ہوتا ہی نہیں

المدد یا غوث اعظم دستگیرؒ

میرے گھر پر سایۂ رحمت رہے　　اور گھر میں ہر طرف برکت رہے

مہرباں مجھ پہ یونہی قسمت رہے　　نیک نامی، خوبی و راحت رہے

آپ کا پرچم مری عزت رہے

المدد یا غوث اعظم دستگیرؒ

تھا وظیفہ غوث کا ورد زباں　　عشق تھا سرمایۂ سیفِؒ زماں

واقف جذب علیمی ہیں یہاں　　ہیں جمیل الدیں میں ساری خوبیاں

اور اضافہ اس میں ہو ہیں عرضیاں

المدد یا غوث اعظم دستگیرؒ

غوث یعنی روشنی ہے سو بہ سو   غوث میں ہے حسن کامل ہو بہ ہو
غوث میں ہے فاتح ؓ خیبر کی خو   غوث کے چرچے رہیں گے کو بہ کو

دیکھنے فیضان کہئے با وضو
المدد یا غوث اعظم دستگیرؒ

غوث یعنی حق رسی کا اک مقام   غوث یعنی صبح نورانی کا نام
غوث یعنی حیلہ رحمت تمام   غوث یعنی قادریوں کے امام

لب پہ سیفیؔ کے یہی ہے صبح و شام
المدد یا غوث اعظم دستگیرؒ

●

لا مکاں کا چپہ چپہ نور سے معمور ہے　　اور مکاں کی ایک اک شے میں وہی مستور ہے

مبداء و مصدر بھی اول اور آخر نور ہے　　نور ناظر نور منظر نور ہی منظور ہے

جب ارادہ نور نے اظہار کا اپنے کیا

پھر تو پوشیدہ خزانے کا معمہ حل ہوا

گنج مخفی سے عیاں ہونے کا جب منشا ہوا　　نور کی سرکار سے پھر نور کا پردہ اٹھا

یوں انا من نور کا عقدہ سمجھ میں آ گیا　　نور حق سے نور پاک مصطفیٰؐ ظاہر ہوا

جن کی خاطر بزم امکان کی پزیرائی ہوئی

اور جن کے واسطے یہ بزم آرائی ہوئی

یہ حبیبؐ حق امیر کن فکاں کا آستاں　　جھاڑتی ہے آستاں کو آستین کہکشاں

حق پرستی کی جہاں مرکوز ہوں سرگرمیاں　　جس کے حامی ہوں نبیؐ اور رحمت حق سائباں

اس گھرانے سے تعلق ہے جناب غوثؒ کا

کون سمجھے گا بھلا ان کا مقام و مرتبہ

جانتے ہیں بات یہ اچھی طرح سے آپ ہم　　جو مکلف ہے اسی پر ہے شریعت کا قلم

یہ تعلق ہے شریعت سے یہ ہے ذوق اتم　　ایک نومولود نے روزہ رکھا ہے محترم

ان سے بڑھ کر کون کر سکتا ہے اس کا احترام

جن کے گھر جن کے لئے اترا ہے اللہ کا کلام

فضل حق لطف نبی سے غوث بن جائے اگر
اپنے ہم چشموں میں اونچا ہو بھی جائے اس کا سر
اور ولایت کے چراغوں سے ہو روشن اس کا گھر
فعل اسکا مستند ہو قول اس کا معتبر

غوث اعظمؒ دوستو پھر بھی وہ بن سکتا نہیں
یہ وہ منصب ہے جسے ہر ایک پا سکتا نہیں

غوث اعظمؒ کے لیے یہ شرط ہے جب طئے شدہ
ہو نسب ماں باپ دونوں کی طرف سے باصفا
اور ہوں جو مظہر ذات حبیب کبریاؐ
سب سے بڑھ کر یہ کہ ان پر ہو سدا فضل خدا

غوث اعظمؒ متصف ہیں ان سبھی اوصاف سے
منتخب ہیں اس لیے وہ دہر میں اشراف سے

●

حمدِ حق نعت رسولؐ اللہ سے کیجئے شروع	پھر نبیؐ کی آل اور اصحاب سے ہونا رجوع

حمد و نعت و منقبت میں چاہیئے ہر دم خشوع	ہونے لگ جائیں گے پھر افکار کے سورج طلوع

ان اجالوں میں سوئے بغداد رخ کو پھیر لو
غوثؒ کے چہرے میں حسن مصطفیٰؐ کو دیکھ لو

دید محبوبؐ خدا کا یہ جہاں مشتاق تھا	کیوں کہ ساڑھے چار صدیوں کا زمانہ ہو گیا

اتنے عرصہ میں نہ آیا ایسا کوئی دوسرا	جن کی صورت میں نبیؐ پاک ہوں جلوہ نما

دوستو وہ آج آئے ہیں بصد عز و شرف
قدرت حق دیکھتی ہے ہر گھڑی جن کی طرف

وہ یہاں تشریف لائے ہیں مثال آئینہ	آئینہ گر جانتا ہے آئینہ ہوتا ہے کیا

جو مقابل ہو نظر آتا ہے اس میں بر ملا	اس لیے تو لوگ کہتے ہیں نبیؐ کو حق نما

خالق کونین کا جلوہ ہے ان کے روپ میں
جیسے سورج کے مقابل آئینہ ہو دھوپ میں

آئینہ کے سامنے جب دوسرا ہو آئینہ	پہلا جلوہ دوسرے میں بھی نظر آنے لگا

انتقال نور کا دیکھو ہے کیسا سلسلہ	نور طیبہ کا ہوا بغداد میں جلوہ نما

ہے اگر سرکارؐ کے جلوہ کی تم کو آرزو
غوثؒ کے چہرے کو دیکھو دوستو کر کے وضو

جھاڑتی ہے آستاں کو آستین کہکشاں　　　　مانگتے ہیں اذن جبہ سائی آ کر قدسیاں

سر بہت پیشانیاں بے حد مگر وہ در کہاں　　　　ہاں عطا کرتے ہیں وہ ہو جائیں جس پر مہرباں

مہربانی کے لیے کیا شرط کیسا ضابطہ

چور چوری کے لیے آیا ولایت پالیا

ہر ولی ہے اک نبی کے راستے پر گامزن　　　　جیسے غزالی نے اپنایا ہے موسیٰ کا چلن

غوثؒ کا ملتا ہے میرے مصطفیؐ کے ہیں چرن　　　　اس لیے سب سے الگ ہے ان کا حسن و بانکپن

جیسے تنہا ہیں ہجوم انبیاء میں مصطفیؐ

اولیاء کی انجمن میں ہیں مرے غوث الوریؒ

آج وہ آئے ہیں جن کے تذکرے ہیں کو بہ کو　　　　جن کے آنے کی زمانہ کر رہا تھا آرزو

ابتداء سے جن کا مسکن عرش کے تھا روبرو　　　　شکل و صورت میں ہے تصویر محمدؐ ہو بہ ہو

ظلمتوں کو دور کرنے نور بن کر آئے ہیں

روشنی کا دائمی دستور بن کر آئے ہیں

●

آیہ لاتقنطوا کی جو بشارت لائے ہیں　　اولیاء اللہ کی لے کر صدارت آئے ہیں

الذین امنوا کی جو امامت پائے ہیں　　اور کانوا یتقون کون ہیں سمجھائے ہیں

ہیں ولاھم یحزنون کی جماعت کے امیر

وہ تو وہ ہیں ان کے گھر کا بچہ بچہ دستگیر

جن کے نانا ہیں محمد مصطفی صلی علی　　جن کے دادا ہیں علی مرتضیٰؑ مشکل کشا

جن کی نانی مومنوں کی ماں خدیجہؓ با خدا　　جن کی دادی سیدہ خاتون جنت فاطمہؓ

جن میں جمع ہوگئیں حسنینؑ کی سب خوبیاں

سوچئے اک ذات میں یکجا ہیں کتنی پاکیاں

غوث یعنی موسم برسات میں جیسے دھنک　　غوث یعنی موسم گرما میں پھولوں کی مہک

غوث یعنی چاندنی راتوں میں تاروں کی جھپک　　غوث یعنی چشمہ ظلمات میں جیسے چمک

آپ ناظر آپ منظر آپ ہی منظور ہے

جلوہ حق دیکھ لیجئے عبد میں مستور ہے

بھول جاؤ بے کسی بے مایگی بے چارگی　　بھول جاؤ لفظ مجبوری غریبی بے بسی

بھول جاؤ اب زیاں نقصان خسران و کمی　　آ گئے ہیں غوثؒ اب ہے سرفرازی اور خوشی

رحمت و فیض و عطا و جود کی تجدید ہے

آج مجبوروں غریبوں بیکسوں کی عید ہے

تنگ دستی مشکلیں آفات یا فاقہ کشی		کچھ بلائیں آسمانی کچھ مزاجوں میں کجی
کلفتوں میں کچھ اضافہ راحتوں میں کچھ کمی		دشمنی کی سمت رخ کو موڑ لے جب دوستی

ایسے ہوں حالات تو بغداد فوراً جائیے
یا کم از کم جشن غوثؒ پاک میں آجائیے

غوث جیسے تیز بارش میں ہو چھتری بے گماں		غوث جیسے دھوپ میں ہو گل مہر کا سائباں
غوث یعنی پیاس میں جیسے نظر آئے کنواں		غوث یعنی بیچ صحرا میں ہو جیسے گلستاں

درد کی شدت اگر نا قابل برداشت ہو
نام غوث پاکؒ لو فوراً اثر بھی دیکھ لو

دشمنوں کی دشمنی ایسی کہ دل گھبرا گیا		دوستوں کی مہربانی دیکھ کر تھرا گیا
گردش حالات پر ڈالی نظر چکرا گیا		آئینے میں خود کو دیکھا جب تو دل بھر آ گیا

مشورے کرنے لگا صیاد جب جلاد سے
یک بیک آئی صدائے لاتخف بغداد سے

بندگان حق تعالیٰ میں حسیں ہیں غوث پاکؒ		نور عین رحمۃ للعلمینؐ ہیں غوث پاکؒ
فاطمہؓ کے دل علیؑ کے جانشیں ہیں غوث پاکؒ		چہرۂ اسلام کی روشن جبیں ہیں غوث پاکؒ

جس طرح قرآن کا دل سورہ یٰسین ہے
آل اطہرؑ میں اسی طرح محئی دین ہے

●

عبد وہ کہ جس کو حاصل قربت معبود ہے
قرب وہ کہ جس جگہ ہے اصل ظل موجود ہے

ظل بھی وہ کہ اصل کے فیضان سے مسعود ہے
اس وجہ سے ظل کا بھی فیضان لامحدود ہے

ٹھوکروں سے زندگی دینا سمجھ میں آ گیا
عبد و قادر کے تعلق کا معمہ حل ہوا

یاد جس کی ہوگئی آیا تو پھر جاتا نہیں
غوثؒ میرا اس کو خالی ہاتھ لوٹاتا نہیں

کیا کریں اس کو کہ کچھ لوگوں کو یہ بھاتا نہیں
بدعقیدہ اس لیے تو جشن میں آتا نہیں

اس کو آنے ہی نہیں دیتی ہے ہیبت غوثؒ کی
کیوں کہ آنے کو ضروری ہے اجازت غوثؒ کی

حشر کے میدان میں ہر سمت ہوگا ازدحام
نیک و بد اچھے برے زہاد و عاصی خاص و عام

زمرہ بندی ہوگی اچھوں اور بروں کی جب تمام
عاصیوں کو ڈھونڈتے آئے گا کوئی خوش خرام

دیکھ کر غوثؒ الوریٰ کو دم میں دم آجائیں گے
غوثؒ ناناؐ کی طرح سب کو بچالے جائیں گے

نعرہ یا غوثؒ کی تاثیر کیا سمجھا ہے تو
نعرہ یا غوثؒ ہلچل سی مچادے کو بہ کو

نعرہ یا غوثؒ سنتے ہیں فرشتے با وضو
اور سنتے ہی نکل پڑتے ہیں کرنے جستجو

طالب امداد کی امداد ہوتی جاے ہے
نعرہ یا غوثؒ سے یوں بات بنتی جاے ہے

اک نسب ہے اک سبب ہے ایک نسبت دوستو		اور یہاں تینوں طرح کے لوگ ہیں یکجا سنو

تین طرح سے تعلق ہے ہمیں یہ دیکھ لو		میرے بچے ہیں نواسے غوثؒ کے یہ جان لو

عین فطرت ہے نگاہ لطف ہو اولاد پر

اور سنت ہے عنایت بیٹی و داماد پر

غوث اعظمؒ کو مریدوں سے محبت ہے بہت		غوث اعظمؒ کی غریبوں پر عنایت ہے بہت

غوث اعظمؒ کا اثر بے حد ہے طاقت ہے بہت		نام غوث پاکؒ سے ہم کو بھی ہمت ہے بہت

مشکلوں سے کون کہتا ہے کہ گھبراتے ہیں ہم

نام لے کے ان کا طوفانوں سے ٹکراتے ہیں ہم

فضل رب ہے اور لطف صاحب معراجؐ ہے		ہاں حمید آباد میں جو جشن آمد آج ہے

اہتمام جشن بتلاتا ہے نوری کاج ہے		رحمت و برکت کا لوگو آج یاں پہ راج ہے

حاضرین جشن کے چہروں کا بتلائے سرور

غوث اعظمؒ آج یاں تشریف لائیں گے ضرور

•

موضع جیلی میں رہتا تھا گھرانہ نور کا
چھت کی مانند جس پہ قائم تھا سدا فضل خدا

جس کی نگرانی کیا کرتی تھی چشم مصطفیٰؐ
مورث اعلیٰ حسنؓ ابن علیؑ مشکل کشا

اس گھرانے میں ہوے ہیں غوث اعظمؒ جلوہ گر
جس کی دربانی پہ ہوتے ہیں فرشتے مفتخر

غوثؒ کی آمد نے سمجھائے حقائق نور کے
ہو چکے ہیں کس قدر قصے پرانے طور کے

نور کی مخلوق ان کو دیکھتی ہے گھور کے
کیوں کہ بے ہوشی کے اندیشے نہیں ہیں دور کے

کل تو کل ہے جز اگر پھیلے تو ساری کائنات
اور سمٹ جاے تو سمجھو عبد قادر کی ہے ذات

سقف و فرش و بام و در بازار کوچہ راستہ
نور کی بستی ہوئی ہے آج پھر آراستہ

قدسیوں نے بھی ہے بدلا شوق سے جوڑا نیا
نغمہ ہائے تہنیت کا ہر طرف ہے غلغلہ

چار سو ستر برس کے بعد آنکھوں کی ہے عید
غوثؒ کی صورت میں نور رحمتؐ عالم کی دید

ان کی آمد کا جہاں پیر کو تھا انتظار
ان کی خاطر جیلی و بغداد سب تھے بے قرار

ان کے آنے سے ہے جاری رحمت حق کی پھوار
گلشن اسلام میں آئی نئی فصل بہار

اُس جگہ سے جس جگہ نقش قدم ہیں غوثؒ کے
ہر صبح کتنے نئے سورج طلوع ہونے لگے

عبد شیشہ ہے تو پھر معبود شیشہ گر ہوا　　عبد کو ظل مانئے تو اصل پر جھگڑا ہے کیا
عبد ہے گر عکس تو ہوگا کوئی جلوہ نما　　عبد جب مانا ہے تو باقی رہا کیا مسئلہ

اس یقیں کے ساتھ اے لوگو جناب پیر کو
دستگیر و مستغاث و غوث و قادر کچھ کہو

آئینہ شفاف ہو اور آنکھ بینا چاہئے　　روشنی بھی لازمی ہے دیکھنے کے واسطے
پہلے اپنے حوصلہ کا امتحان لے لیجئے　　سینۂ افلاک جو چیرے نظر وہ لائیے

عرش کے سائے میں غوث پاک آئیں گے نظر
پھر سمجھ میں آئے گا کونین پر ان کا اثر

اصل لامحدود ہے تو ظل بھی لامحدود ہے　　وہ چراغ لم یزل ہے یہ تو اس کا دود ہے
عکس دیتا ہے پتہ جلوہ بڑا مسعود ہے　　حیِّ مطلق کی عطا کا سلسلہ موجود ہے

محی دیں نے دین کو بخشی حیات نو اگر
پھر تعجب کیا جلائے مردے ٹھوکر مار کر

رشک یوسف ہے حبیبؐ پاک کا حسن و جمال　　غوثؓ کے حصہ میں آئی ہے وہ دولت لازوال
مظہر حسن پیمبرؐ صاحب فضل و کمال　　صورت و سیرت ہو یا فکر و خیال و قیل و قال

سر سے پا تک دیکھ لیجے بولتی تصویر ہے
آفتاب حسن طیبہ میں ہے یہ تنویر ہے

غوث کے در سے کوئی مایوس جا سکتا نہیں   دست غوث پاک سے ملتی ہے نعمت بالیقین
تشنگان دہر کو کافی ہے ان کا ساتگیں   غوث اعظم کی طرح دانا کوئی دیکھا کہیں

نوصدی سے صرف غوث پاک کا ہی راج ہے
ان کے سر پر ہی کمالات دہر کا تاج ہے

جانتے ہیں سب جناب غوث کا کیا ہے اثر   کائنات رنگ و بو میں غوث اعظم معتبر
ماردیں ٹھوکر تو جی اٹھے گا مردہ کانپ کر   سوچئے کیا ہوگا عالم اس کا جس پر ہو نظر

المدد یا غوث کا نعرہ لگاتے جائیے
پھر شہہ بغداد کا فیضان پاتے جائیے

غوث اعظم واقف اسرار حق ہیں بے گماں   غوث اعظم نائب خیرالوریٰ شاہ زماں
غوث اعظم کا اثر ہے از مکاں تا لامکاں   غوث اعظم کی عطا مانند بحر بیکراں

جس کو بھی بگڑی بنانا ہو تو ان کا نام لے
آج وہ آئے ہوے ہیں ان کا دامن تھام لے

یہ صدائے المدد پر لاتخف کی ہے خبر   اپنے ہر اک چاہنے والے پہ رکھتے ہیں نظر
جانتے ہیں سب کہ کیا ہے غوث اعظم کا اثر   ان کا جھنڈا دیکھ کر مڑ جاتے ہیں برق و شرر

ایک نسخہ ہے بلا آئے تو مت گھبرائیے
اپنے گھر پر پرچم غوث الوریٰ لہرائیے

یہ لوائے غوثیت اس دور میں پہچان ہے	اپنے بیگانے کو اس سے جاننا آسان ہے
ان کا جھنڈا باعث برکت ہے عز و شان ہے	بعض لوگوں کے لئے یہ باعث خلجان ہے

سایہ رحمت میں رہنا ہے اگر تم کو پسند
پرچم غوث الوریٰ کو دوستو کردو بلند

مجھ پہ جب بپتا پڑی میں نے انہیں آواز دی	غوث اعظم نے صدا میری بہ ہر عالم سنی
میں نے یہ جانا کہ میری ہے پہنچ کتنی بڑی	ہر دفعہ ان کے کرم سے بات میری بن سکی

غوثؒ نے فرمایا مجھ کو سیفؒ دیں کی لاج ہے
تجھ پہ ہے میری نظر جو اس جگہ پر آج ہے

●

ماہ شعبان المعظم ختم ہو رمضان شروع　　　اس لیے ہیں جانب مطلع سبھی آنکھیں رجوع

چار سو ستر میں نادر واقعہ کا ہے وقوع　　　چھوڑ دے کر آسماں ہوتا ہے دھرتی پر طلوع

چاند بن کر دین حق کا غوث اعظم آئے ہیں

ان کی آمد پر سبھی فیضان رمضاں پائے ہیں

دین حق کیا، مظہر ذات پیمبرؐ غوثؒ ہیں　　　کیسے مظہر یعنی عکس حسن سرورؐ غوثؒ ہیں

حسن یعنی خوبی محبوبؐ داور غوثؒ ہیں　　　خوبی یعنی نور سر تا پا، سراسر غوثؒ ہیں

غوث کی صورت میں دیکھا حسن پاک مصطفیٰؐ

نور حق کیا ہے زمانے کی سمجھ میں آ گیا

غوث کی آمد نے سمجھائے حقائق نور کے　　　ہو چکے ہیں کس قدر قصے پرانے طور کے

نور کے مشتاق ان کو دیکھتے ہیں گھور کے　　　کیوں کہ بے ہوشی کے اندیشے نہیں ہیں دور کے

فضل فرما جن پہ ہے ہر وقت رب کائنات

آل اطہرؑ میں جناب غوثؒ اعظم کی ہے ذات

سب مظاہر ساری اشیاء اور زمین و آسماں　　　فیض سے اس کے منور ہو گئے سارے جہاں

طاق اور فانوس کا بھی ذکر فرمائے قرآں　　　دیکھتے ہیں طاق اور فانوس روشن بے گماں

کوئی کچھ سمجھے عطائے خالق کونین ہے

عبد میں جلوہ نما حسن و جمال عین ہے

عبدورب کے ربط کی یہ بات بھی ہے بے مثال　　　بندگی کی عاجزی بھی فضل رب کا ہے کمال
وہ صفائی دی کہ شیشہ میں نہ آیا ایک بال　　　آئینہ کو بھول سب تکنے لگے حسن و جمال

عبد میں معبود گویا جلوہ آرا ہو گیا
اس قدر تھا صاف شیشہ سب کو دھوکا ہو گیا

ان کے قابو میں زمیں گردوں پہ ان کا نام ہے　　　صبح تابع ہے اطاعت کیش ان کی شام ہے
ثابت و سیار میں ہر ایک زیر دام ہے　　　ان کے بس میں ابتداء زیر اثر انجام ہے

وہ اگر چاہیں تو ذرہ کو درخشانی ملے
چور ہو جائے ولی بیکس کو سلطانی ملے

نور وہ لائے ہیں گھر گھر ہو گئی ہے روشنی　　　آٹھ صدیوں سے ہے قائم فکر کی تابندگی
ہاتھ میں ان کے ہے دنیا کی حقیقت رائی سی　　　وہ تصرف، پاوں کی ٹھوکر سے بخشیں زندگی

چاہو جب دیکھو نگاہ غوث کی تاثیر کو
جس پہ پڑ جائے بدل سکتا ہے وہ تقدیر کو

قبر سے مردہ اٹھانا خیر اک معمول ہے　　　بات ہے یہ غیر معمولی سمجھنا بھول ہے
یہ تصرف گویا معمولات میں مشمول ہے　　　اس سے ہٹ کر اک کرامت آج تک مقبول ہے

آپ نے بندوں کو سکھلایا ہے طرز زندگی
زندہ انسانوں کو بخشی ہے نئی اک زندگی

مرض آجائے کوئی تو لوگ کرتے ہیں علاج   بھوک کے ماروں کا مقصد صرف دو مٹھی اناج
مال کے طالب کو ہر اک گام زر کی احتیاج   کیا کریں اپنا نہیں ملتا کسی سے بھی مزاج

مرحلہ دشوار جب بھی سامنے درپیش ہو
ہم مدد یا غوث کہہ کر پار ہوتے ہیں سنو

حشر میں اعمال نامے سب کے تولے جائیں گے   سارے اچھے اور برے جس وقت رولے جائیں گے
باب نیکوں کے لیے جنت کے کھولے جائیں گے   ہم تہی دامن فقط یا غوث بولے جائیں گے

نام سن کے اپنا وہ تشریف لائیں گے ضرور
ان کو جب دیکھیں گے ہوگا خوف محشر دل سے دور

ستر کھل جائے مریدوں کی یہ ہو سکتا نہیں   ہے کرم ان کا برابر کوئی ہو چاہے کہیں
آسمانوں پر اثر ان کا ہے تابع ہے زمیں   دیکھتے ہیں جب کسی کو بھی پریشان وحزیں

دستگیری کے لیے تشریف لے آتے ہیں غوث
غوثیت کیا چیز ہے اس وقت دکھلاتے ہیں

رنگ چہرے کا اگر بدلے غم و آلام سے   واسطہ کچھ بھی اگر باقی نہ ہو آرام سے
گر بلائیں پوچھتی آتی رہی ہوں نام سے   بچ نہیں سکتے اگر بدحالیوں کے دام سے

دستگیری چیز کیا ہے آزمانا چاہئے
المدد کہہ کر انھیں آواز دینا چاہئے

ہر ولی کا اک نبیؑ کے راستے پر ہے چلن　　غوثؒ ہیں نقش قدوم مصطفیؐ پر گامزن

جیسے دریاوں کا ہوتا ہے سمندر سے ملن　　ڈھونڈتا ہے اس طرح ہر راستہ ان کے چرن

اس لیے حیرت ہے شاید آج بھی افلاک کو

دیکھتے ہیں لوگ ان میں ان کے جدؐ پاک کو

غوثؒ فرماتے ہیں بچے ہو جہاں بستی تری　　تو عرب میں ہو عجم میں ہو رہے گا قادری

تیری نگرانی حفاظت ذمہ داری ہے مری　　میں ستر کھلنے نہیں دوں گا تیری ہر گز بھی

میں نے ستر بار خالق سے یہی وعدہ لیا

نام لیوا کا مرے ایمان پر ہو خاتمہ

عبد و رب کے درمیاں رابط جناب مصطفیؐ　　مصطفی صل علی کے لخت دل غوثؒ الوریٰ

سلطنت قائم ہے جاری حکم ان کا ہر جگہ　　ہے ادب سے بارگاہ غوثیت میں التجا

سیفؒ دیں کا واسطہ سیفیؔ یہ ہو نظر کرم

آپ کا ہوں آپ ہی کے ہاتھ ہے میرا بھرم

●

بعد حمد حق و نعت حضرت خیر الوریٰ ؐ — منقبت لازم ہے چاروں یارؓ کی اے باصفا

وصف اصحاب نبیؐ بھی کیجئے گا برملا — اعتراف عظمت حسنینؑ بھی ہو بر ملا

پھر مصفّٰی ہو زباں ذکر شہؒ بغداد سے

دل ہو روشن مصحف غوثؒ الوریٰ کی یاد سے

غوثؒ کے معنیٰ مددگار و معین و دستگیر — دست ہے معنیٰ میں دست قدرت رب قدیر

گیر یعنی ہے گرفت غوث میں عالم اسیر — دستگیری یعنی ہے امداد کی اعلیٰ نظیر

حسن قادر ہے حقیقت، عبدیت ہے آئینہ

استعانت اور مدد کا مسئلہ یوں حل ہوا

غوث کے ہاتھوں میں دامان علی موسیٰ رضاؒ — غوث کے ماتھے نمایاں عزم شاہ کربلاؑ

غوث کا چہرہ حسن کے حسن کا ہے آئینہ — غوث کی رگ رگ میں خوں ہے حیدر کرار کا

چادر زہراؑ ، ردائے مصطفیؐ، فضل خدا

ان کے سائے میں پلے اور بن گئے غوث الوریٰ

میں انا اتیک پڑھ کر سوچتا ہوں اب تلک — آپ کو دکھلاؤں دربار سلیماں کی جھلک

جن ہوا حیران آصف نے جو کی اس کی للک — تخت لے آئے چھپکنے پائی بھی نہ تھی پلک

جب سلیمانی مصاحب کا ہے ایسا ماجرا

کیسے ہوں گے پھر ولی امت خیر الوریٰؐ

چور کیسا ہو کہیں ہو کوئی بھی ہو چور ہے
چور کو حق کیا نظر آے گا وہ تو کور ہے

چور آیا تھا درِ غوث الوریٰؒ پر شور ہے
چور کی قسمت تو دیکھو کس قدر پرزور ہے

اک نگاہ غوثؓ نے دنیا بدل دی چور کی
جی میں آیا غوثؓ کے تو کر دیا اس کو ولی

اک کشتی ایک بڑھیا ایک تاجر ایک باپ
ایک طوفاں ایک چرخہ ایک حملہ ایک پاپ

اک صدائے المدد یا غوث پیمانہ و ناپ
یہ یقیں یہ دستگیری اک ذرا دیکھیں تو آپ

کیا زماں کیسا مکاں آواز تو دیجے ذرا
آپ کی آواز سن کر آئیں گے غوثؓ الوریٰ

خوف کا عالم ہو یا کوئی پریشانی رہے
یا بلاے آسمانی سے ہراسانی رہے

کوئی حاسد ہو یا کوئی دشمن جانی رہے
یا مصیبت کوئی ایسی جانی پہچانی رہے

المدد کہتے ہی آے گی صداے لاتخف
تم گہر اور دستگیری ان کی ہو مثل صدف

میں مرا گھر معنون ہیں دونوں ان کے نام سے
مست و بیخود صاحب عرفاں ہیں جن کے جام سے

کیا تعلق مجھ کو شرق و غرب و خاص و عام سے
نام جپتا ہوں گزرتی ہے مری آرام سے

فیض نسبت دیکھنا چاہو تو مجھ کو دیکھ لو
یا کسی بھی عاشق غوث الوریٰ سے جا ملو

●

گنج مخفی سے نکل آنے کا جب منشاء ہوا　　نور اک خالق نے اپنے فضل سے پیدا کیا
باعث تخلیق عالم نور پاک مصطفیٰؐ　　نور محبوب خدائے لم یزل کا سلسلہ
مجتمع حسن و جمال و نور کی صورت ہوئی
غوثؒ آئے تو نبیؐ پاک کی رویت ہوئی

حسن احمدؐ کا نمونہ بے گماں پیدا ہوا　　فاطمہؓ کی جان، شان مرتضیٰؑ پیدا ہوا
بانکپن حسنینؓ کا یکجا ہوا پیدا ہوا　　جس میں ہر خوبی ہے وہ اک آئینہ پیدا ہوا
عبد قادر کی ولادت کا ہے چرچا چار سو
ان میں قادر کی تجلی دیکھ لیجئے با وضو

شان قادر ساتھ لے کر عبد قادر آئے ہیں　　حسن پیغمبر لئے جان پیمبرؐ آئے ہیں
ذوالفقاری شان لے کر ابنؓ حیدر آئے ہیں　　عزم یوں کہ صورت شبیر و شبر آئے ہیں
دیکھتے ہی ان کو دنیا نے کہا ہے محی دیں
ان کے آنے پر فلک ہے شاداں نازاں زمین

ایک عالم کے لیے ہے ایک مطلع بے گماں　　ایک ہی اقلیم میں ہوتے نہیں دو حکمراں
چاند دو نکلیں گوارا کیوں کرے گا آسماں　　اک کہیں پہ چھپ گیا اور اک ہوا ہے یوں عیاں
اس لیے آیا نہیں مطلع پہ رمضاں کا ہلال
محو تھے سب دیکھنے کو غوث اعظمؒ کا جمال

دیکھ لو ان کو تو معراج بصارت ہو گئی ان کو چاہو تو ادا شرط محبت ہو گئی

سوچتے رہنا انہیں یہ فکر و عادت ہو گئی ذکر ان کا کرتے رہنا اپنی فطرت ہو گئی

وہ اگر ڈالیں نظر تو چور ہو جائے ولی

وہ اگر چاہیں کسی کو کیا سے کیا کر دیں ابھی

راستہ بازار گلیاں گھر دریچے بام و در جیلی و بغداد سارے سج گئے ہیں سر بہ سر

غوث کی آمد کی ان تیاریوں کو دیکھ کر مسکراتے ہیں مسرت سے وہاں شمس و قمر

چار سو ستر برس کے بعد آنکھوں کی ہے عید

غوث کی صورت میں نور رحمت عالم کی دید

حاصل کونین رشک یوسف کنعاں جمال حسن طیبہ کو نظر بھر دیکھ لے کس کی مجال

صاحب جیلاں نے پایا ہے وراثت میں کمال صورت و سیرت ہو یا فکر و خیال و قیل و قال

مصطفی صل علی کی بولتی تصویر ہیں

آفتاب حسن طیبہ میں ہے یہ تنویر ہیں

حیّ مطلق رب تعالیٰ، بات ہے ایمان کی جو محی ہے اس کا حیّ ہونا ہے امر واجبی

حق کی مرضی جس کو چاہے دے حیات دائمی زندگی دینے کی قوت دیدے اس کو ساتھ ہی

اختیار اپنا محی الدین نے دکھلا دیا

دین ارشادات سے، ٹھوکر سے مردہ جی اٹھا

نیک لوگوں کے لیے کھٹکا نہیں ہے حشر کا		اپنے خوش انجام پر خوش ہوگا ہر اک پارسا
اور ہجوم عاصیاں حیران ، خائف کانپتا		تک رہا ہے کون ہو پرسان اس کا اس جگہ

ایسی مایوسی میں آئیں گے نظر پیران پیر
دستگیری اپنے خادم کی کریں گے دستگیر

ہے حدیث پاک سے ظاہر مقام اولیاء		اولیاء کی آنکھ سے دیکھے خدائے دوسرا
اولیاء کے گوش سے سنتا ہے خود رب العلی		اور زبان اولیاء پر حکم ہے اللہ کا

جب گروہ اولیاء کی عظمتوں کا ہو یہ حال
سوچئے پھر غوث اعظم کا ہے کیا جاہ وجلال

سبز جھنڈا غوث کا اس دور میں پہچان ہے		یہ ہے بابرکت بھی اس جھنڈے سے اپنی شان ہے
اپنے بیگانے کو اس سے جاننا آسان ہے		یہ ہرا جھنڈا مخالف کے لیے خلجان ہے

جب پریشانی کوئی آئے تو مت گھبرائیے
اپنے گھر پر پرچم غوث الوریٰ لہرائیے

ان کا دامن تھام لو پھر جی میں جو آئے کرو		جانا چاہو جس طرف جاو جہاں چاہو رہو
ساری باتیں تم جناب پیر پر ہی چھوڑ دو		وہ بگڑنے ہی نہیں دیتے کبھی بھی دوستو

سمت کی کیا قید ہے ہر جا دیا کرتے ہیں غوث
اپنے خادم کی ستر پوشی کیا کرتے ہیں غوث

تیرگی میں ذات ان کی روشنی کا سلسلہ　　　چشمہ ظلمات کو ہے کہکشاں سے واسطہ
رات کی تاریکیوں میں چاندنی سا آسرا　　　درد کی شدت میں ان کا نام ہو جیسے دوا
جیسے صحرا میں کہیں سایہ نظر آئے کوئی
بے کسی میں ان کی نسبت کام دیتی ہے وہی

غم کے بادل بارش آلام طوفاں درد کا　　　سامنا ہو حادثوں سے جب اکیلے فرد کا
استقامت حوصلہ ہمت ہے شیوہ مرد کا　　　سلسلہ پھر بھی نہ کم ہو آندھیوں کی گرد کا
رخ ہواوں کا بدلنا آپ جب طے کیجئے
غوثؒ کے در کو ذرا سا کھٹکھٹا کر دیکھئے

وہ کرم بے آبرو ہونے نہیں دیتے کبھی　　　ہو عرب میں یا عجم میں ہندی سندھی کوئی بھی
ہے نگاہ غوثؒ کے زیر اثر ہر قادری　　　کام آتی ہے بہر جا نسبت و وابستگی
سارے در جب بند ہو جائیں انھیں آواز دو
دستگیری چیز کیا ہے آزما کر دیکھ لو

●

نور سے تا بہ ابد ہر ایک ظلمت دور ہے　　نور کی تشریح سے میری زباں مجبور ہے

مرکز و پرکار بھی ہے دائرہ بھی نور ہے　　نور کی ہے بادشاہی نور کا دستور ہے

نور جب پھیلے تو شکل رحمۃ للعلمینؐ

اور جب سمٹے تو پیدا غوث اعظمؒ سا حسین

مصطفیٰؐ کے واسطے پیدا ہوئی کل کائنات　　یہ زمین یہ آسمان یہ رنگ و بو دن اور رات

ختم ان پر ہو گئے سارے کمال ممکنات　　یکتا و بے مثل ہے مخلوق میں یہ ایک ذات

انبیاء میں جیسے رتبہ ہے شہ لولاک کا

اولیاء اللہ میں درجہ ہے غوث پاک کا

ٹکٹی باندھے ہوئے تکتا ہے یوں چرخ کہن　　اس کو حیرت ہے ہوا ہے پھر اجالوں کا چین

گلشن بغداد لگتا ہے مدینے کا چمن　　مجتمع پھر سے ہوا ہے پنجتن کا بانکپن

پھر نزول رحمت حق رات دن ہونے لگا

کیوں کہ آئے ہیں جہاں میں نائب خیر الوریٰ

اک طرف سارے نبی ہیں اک طرف ہیں مصطفیٰؐ　　خوبیاں اور معجزے سب کے نبیؐ میں ایک جا

سلسلہ سرکارؐ پہ ختمِ نبوت کا ہوا　　اور آنا اولیاء اللہ کا جاری رہا

بزم خاصان خدا کو کہئے مثل کہکشاں

غوث اعظم صدر محفل ماہ کامل بے گماں

غوث اسم وصف سہ حرفی ہے معنیٰ ہے معیں　　غین یعنی کہ غنی ان کی طرح کوئی نہیں

واو یعنی وارث پیغمبر دنیا و دیں　　ثا بمعنی ثابت و سیّار ہیں زیر نگیں

جن کا چرچا سب سے بڑھ کر آسمانوں میں ہوا

اور زمین پہ بج رہا ہے ڈنکا ان کے نام کا

غوث کا ہے نام نامی عبد قادر دیکھنا　　عبد و قادر اصل و ظل ہیں یا جمال و آئینہ

ذات و مظہر، حسن و پرتو کا معمہ حل ہوا　　ایک کرتا ہے نظر آتا ہے فاعل دوسرا

مستقل کی بات ہو یا کہ تقید کی سنو

صورت غوث الوریٰ میں کس کا جلوہ ہے کہو

ایک پیارا سا لقب ہے محی الدین بھی غوث کا　　میم یعنی مہر تابانِ جہاں اتقیاء

حا کے معنی کون ہے حسن عطا میں آپ سا　　یا بمعنی یاد حق تھا رات دن کا مشغلہ

یہ خصائص جب اکٹھا ہوں تو پھر بنتی ہے بات

ان کا حامل ٹھوکروں سے اپنی دیتا ہے حیات

زندگی اور کوہ پیمائی ہیں یکساں پر خطر　　چابنا جیسے چنے لو ہے کے جینا سر بسر

دھار کی مانند رستہ بال سے باریک تر　　پار کرنا پل کو جیسے بوجھ سر پر لاد کر

مشکلوں میں ایسی آتا ہے ہمیشہ اپنے کام

یا نبیؐ کا آسرا یا غوثؒ صمدانی کا نام

اقتدار غوثؒ کا باعث محض فضل خدا غوثؒ کی حاجت روائی جیسے شانِ مصطفیٰ

غوثؒ کی مشکل کشائی میں ادائے مرتضیٰؓ غوثؒ کی فیاضیاں حسنینؓ جیسی بر ملا

ان کے در پہ آنے والا خالی جاتا ہی نہیں
اتنا پاتا ہے کہیں پھر ہاتھ پھیلاتا نہیں

غوثؒ اعظم ہیں دخیل نظم عالم بے شبہ غوثؒ اعظم عبد قادر ہو بھی فرمانروا

غوثؒ اعظم روشنی میں روشنی کا سلسلہ غوثؒ اعظم زندگی زندہ دلی کا آسرا

کیا مشقت کے صلہ میں کوئی بن جاتا ہے غوثؒ
صرف فضل حق تعالیٰ ہو تو کہلاتا ہو غوثؒ

جب بھی چاہا آپ نے قطرہ کو دریا کر دیا جی میں جب آیا تو اک کنکر کو ہیرا کر دیا

ظلمتوں پہ جب نظر ڈالی اجالا کر دیا جس کو چاہا اوج پر اس کا ستارہ کر دیا

جب بھی چاہیں اک حیات نو عطا کرتے ہیں غوثؒ
حکم رب سے مار کر ٹھوکر جلا دیتے ہیں غوثؒ

بے بسی بے چارگی مجبوریاں کٹھنائیاں بے کسی بے مایگی مایوسیاں معذوریاں

بے زری بے طاقتی محرومیاں بیکاریاں گھر کے آتی ہیں مگر ترسا رہی ہیں بدلیاں

دیکھ کر حالات ایسے ایک دانا نے کہا
کیوں پریشاں ہے لگا کر دیکھ نعرہ غوثؒ کا

غوث یعنی گھپ اندھیرے میں ستارے کی طرح　　غوث یعنی تپتے صحرا میں سہارے کی طرح

غوث یعنی پیاس میں پانی کے دھارے کی طرح　　غوث یعنی زور طوفاں میں کنارے کی طرح

زندگی میں جب کوئی مشکل کٹھن کام آ گیا

جانے کیوں میرے لبوں پر غوث کا نام آ گیا

نا امید و کس لیے ظلمات میں محصور ہو　　بے بسو کیوں بے بسی پر اس قدر رنجور و

بے کسو کس واسطے تم اب خوشی سے دور ہو　　اب ہمیشہ کے لیے اس بات پر مسرور ہو

بے سہاروں اور غریبوں بے کسوں کا آسرا

آج فضل حق کو لے کر آئے ہیں غوث الوریٰؒ

نام زندہ نام کی تاثیر باقی دیکھنا　　صرف نعرہ ہی لگا دیجئے ذرا یا غوث کا

دیکھ لیجئے کتنے چہروں سے نقاب یکدم ہٹا　　کتنے چہرے کھل اٹھے کتنوں کا رنگِ رخ اڑا

خوش عقیدہ بد عقیدہ دونوں ظاہر ہو گئے

آدمی پہچاننے میں ہم بھی ماہر ہو گئے

جشن آمد ہے حمید آباد میں محفل سجی　　عاشقان غوث میں مسرور و شاداں ہیں سبھی

صاحب محفل کے چہرے پر خوشی دیکھے کوئی　　جشن کا انعام گویا ہے توجہ غوثؓ کی

ہے یقین سب پر نگاہ خاص وہ فرمائیں گے

جی میں آجائے تو خود تشریف بھی لے آئیں گے

زندگی دو بھر ہو چلنے کو نہ اٹھیں جب قدم
حد سے بڑھ جائیں اگر حالات کے ظلم وستم

اور وبال جاں بن جائیں محبوں کے کرم
غوث اعظمؒ چاہنے والوں کا رکھتے ہیں بھرم

ایسے میں جو نام کو لے کر پکارا غوث کا
اس کو گرنے ہی نہیں دیتا سہارا غوث کا

طاعت حق اتباع مصطفی ہر دم کرو
میرے بچو مجھ کو چاہو یوں کہ سب کو رشک ہو

پھر جو چاہے سو کرو ہر گز کسی سے مت ڈرو
جب ستائے تم کو کوئی تو مجھے آواز دو

یا مریدی لا تخف اللہ ربی بالیقیں
نام سے لرزاں میرے رہتے ہیں افلاک وزمیں

حمد حق کے واسطے ہر ایک شے پابند ہے / نعت پاک مصطفیٰؐ کا اجر بھی دو چند ہے

منقبت حیدرؑ کی کہہ کے دل بڑا خرسند ہے / تذکرہ حسنینؑ کا تلخی میں مثل قند ہے

سچ تو یہ ہے ان سبھوں کی جب بھی مدحت کیجئے
اپنا دامن گوہر مقصود سے بھر لیجئے

جن کی عظمت کے ہیں چرچے تا قیامت کو بہ کو / عرش جن کے زیر پا تھا نور جن کے رو برو

ان کے جلووں کو لئے آتا ہے کوئی نیک خو / دیکھنے کی جن کو تھی چرخ کہن کو آرزو

آج وہ تشریف لائے ہیں کہ جن کے دوش پر
نقش ہیں نقش کف پائے امیر بحر و بر

فضل رب ہوتا ہے کیسے کاروائی دیکھئے / عبد کا محبوب بننا کیا ہے بھائی دیکھئے

اصل کے دربار میں ظل کی رسائی دیکھئے / عبد قادر کی خدائی میں خدائی دیکھئے

ان کی مرضی سے چلا کرتی ہے رفتار حیات
مقتدر ان کو کیا ہے دیکھو رب کائنات

دید محبوبؐ خدا کا یہ جہاں مشتاق تھا / کیوں کہ ساڑھے چار صدیوں کا زمانہ ہو گیا

اتنے عرصہ میں نہ آیا ایسا کوئی دوسرا / جن کی صورت میں بنی پاک ہوں جلوہ نما

دوستو وہ آج آئے ہیں بصد عز و شرف
روح میں بالیدگی ہو دیکھ کر جن کی طرف

کتنے عالم جانے پوشیدہ ہیں ان کی ذات میں　　ساری دنیا رائی کا دانا ہے جن کے ہاتھ میں

روح ایں وآں کے ہیں الطاف جن کے ساتھ میں　　ناطق مطلق کا منشاء ہے عیاں ہر بات میں

ان کے آنے سے بہاریں بھی ہیں اترائی ہوئی

زندگانی بھی ہے جن پہ ناز فرمائی ہوئی

جن کے نانا ہیں حبیبؐ حق امیر کن مکاں　　جن کے دادا ہیں علیؑ مشکلکشائے دو جہاں

جن کے سر پر فاطمہؑ زہرا کی چادر سائباں　　جن کی دربانی کو عزت جانتے ہیں قدسیاں

جن کو دنیا مانتی ہے زندہ آل عباؑ

وہ یقینا غوثؒ اعظم ہیں امام الاولیا

غوثؒ اعظم واقف اسرار ذات کبریا　　غوثؒ اعظم آئینہ، جلوہ رسولؐ اللہ کا

غوثؒ اعظم جسم ہیں جان ہیں علی مرتضیٰؑ　　غوثؒ اعظم میں دھڑکتا قلب ہے حسنینؑ کا

پنجتن کو دیکھنے کی ہے کسی کو آرزو

آؤ دیکھو چہرہ غوثؒ الوریٰ کو با وضو

نیک اچھے عابد و زاہد میں جتنے پارسا　　جن کو اپنے آپ پر ہے اعتماد اتقاء

اور جتنے ہیں کوئی مجبور محتاج و گدا　　نامہ اعمال میں جن کے نہیں کچھ بھی ذرا

اپنے دامن میں انھیں بڑھ کر چھپا لیتے ہیں غوث

اپنے نانا کی طرح ان کو بچا لیتے ہیں غوث

ان کے در سے کوئی بھی محروم جا سکتا نہیں
ان کے در پہ بٹ رہی ہے دولت دنیا و دیں

ان کے قدموں کی خوشی میں ناز کرتی ہے زمیں
ان کی طرح کوئی داتا تم نے دیکھا ہے کہیں

چور چوری کے لیے آیا ولایت پالیا
سوچیے وابستہ داماں کو پھر کیا کیا ملا

ڈگمگا جائیں قدم باقی نہ ہو تاب خرام
زندگی کی راہ میں آتا ہے جب مشکل مقام

بنتے بنتے جب بگڑ جاتا ہے لوگو کوئی کام
ایسی مایوسی میں ڈھارس ہے فقط وہ ایک نام

اسم اعظم کی طرح ہے نام پیارا پر غوث کا
مجھ کو گرنے ہی نہیں دیتا سہارا غوث کا

نو صدی پہلے میں دیکھا تھا جناب غوث کو
سوچتا تھا غوث بن جانا ہے ممکن دوستو

نو صدی کی کوششوں کا یہ نتیجہ ہے سنو
غیر ممکن ہے کہ خود سے غوث دوراں بن سکو

حق تعالیٰ جس کو چاہے غوث بنتا ہے وہی
اور جس کو منتخب کردیں نبی ہاشمی

●

قرب حق قرب نبیؐ کے جس قدر ہیں واسطے — ان میں کچھ ہیں اس طرح درجہ بہ درجہ سلسلے

عابدینؒ و صالحینؒ و اولیاءؒ کے راستے — جن پہ چلتے ہیں اگرچہ کہ ہزاروں قافلے

غوثیت کی منزلت ہر ایک پا سکتا نہیں
غیر اذن رب قدم آگے بڑھا سکتا نہیں

فضل حق لطف نبیؐ سے غوث بن جائے اگر — اپنے ہم چشموں میں اونچا ہو بھی جائے اس کا سر

اور ولایت کے چراغوں سے ہو روشن اس کا گھر — فعل اس کا مستند ہو قول اس کا معتبر

غوث اعظمؒ دوستو پھر بھی وہ بن سکتا نہیں
یہ وہ منصب ہے جسے ہر ایک پا سکتا نہیں

غوث اعظم کے لئے یہ شرط ہے جب طئے شدہ — ہو نسب ماں باپ دونوں کی طرف سے باصفا

اور ہوں جو مظہر ذات حبیب کبریاؐ — سب سے بڑھ کر یہ کہ ان پر ہو سدا افضل خدا

غوث اعظم متصف ہیں ان سبھی اوصاف سے
منتخب ہیں اس لئے وہ دہر میں اشراف سے

ارتقائے عشق و مستی ارتباط عبد و رب — ایک اک کھلنے لگے تھے آگہی کے باب سب

مسند ارشاد پر تشریف لائے آپ جب — صبح کے انوار میں ڈھلنے لگے ظلمات شب

غوث اعظم آگہی کی بھیک ہم کو چاہئے
جہل کی تاریکیوں میں یہ کرم فرمائیے

●

دست یعنی دست حق رب قدیر　　　　گیر یعنی تھام لے مثل گبیر
بے کساں یعنی کہ مجبور و فقیر　　　　پیر یعنی ناصر و حامی نصیر
کہہ رہی ہے غوث کو خلقت کثیر
دستگیر بے کساں پیران پیر

غوث کو یا غوث جو کہہ دے اگر　　　　غوث کی ہو جاے گی اس پر نظر
غوث کا فیضان ہوگا سر بہ سر　　　　غوث کی ہوگی مدد شام و سحر
بادشاہ بن جاے گاہ ہر اک فقیر
دستگیر بے کساں پیران پیر

خانقاہ تاج العرفاء کے امیر　　　　الفت غوث الوریٰ کے ہیں اسیر
یوں کہا مجھ سے کہ لکھو بے نظیر　　　　ہوں مسدس میں نئے پہلو کثیر
تب کہا دل نے مدد یا دستگیر
دستگیر بے کساں پیران پیر

غوث پر ہے رحمت رب قدیر　　　　غوث کے نانا حبیبؐ حق بشیر
غوث کے داد ہیں ولیوں کے امیر　　　　غوث کے گھر میں ہے دینے کے لکیر
اس لئے حاضر ہے یہ جم غفیر
دستگیر بے کساں پیران پیر

حشر میں اچھے رہیں گے سرخرو پارسا و اتقیا و نیک خو
مطمئن ہوں گے قریب آب جو مجھ سے حیراں کو رہے گی جستجو
چیخ اٹھوں گا نظر جب آئیں میر
دستگیر بے کساں پیران پیر

مار کر ٹھوکر جلا دیتے ہیں جب ڈوبی کشتی کو ترانا کیا عجب
چور کو وہ چور رہنے دیں گے کب بے یقینی اپنی ہی ہوگی سبب
ورنہ پانی مانگئے دیتے ہیں شیر
دستگیر بے کساں پیران پیر

گیارہویں، انتیسویں کی برکتیں فاتحہ کرتے جو ہیں ان سے سنیں
ہے جہاں جھنڈا وہاں ہیں رحمتیں جو نہ مانے اس سے ملنا چھوڑ دیں
کہہ رہے ہیں دوستو زندہ ضمیر
دستگیر بے کساں پیران پیر

میرے گھر پر سایہ رحمت رہے اور گھر میں ہر طرف برکت رہے
مہرباں مجھ پر یونہی قسمت رہے خدمت دیں کی یہی عزت رہے
دوستوں میں نام ہو مثل منیر
دستگیر بے کساں پیران پیر

●

خانقاہ تاج العرفاء میں ہے ہر سو روشنی　　راستے سارے معطر ہیں فضا مہکی ہوئی

کہہ رہی ہے ہم سے جشن پاک کی شائستگی　　ہونے والی ہے یہاں آمد جناب غوث کی

ترے گھر کے اے حمیدالدیں ہیں مالک غوث پاک

اپنے گھر آ کر کریں گے اونچی گھر والوں کی ناک

آج ہے انتیسویں شب، شام کا ہے واقعہ　　وقت سے دو چار گھنٹے پہلے سورج چھپ گیا

جانتا ہے وہ نہ چھپ جاؤں تو پھر کھو جاؤں گا　　ہونے والا ہے طلوع خورشید اب جیلان کا

مہر و ماہ و کہکشاں نظر سے اوجھل ہو گئے

ان کی تابانی کے آگے کس کی مشعل جل سکے

مفتخر ہو جس قدر جیلان خود پر ہے بجا　　دیکھ لیجے ہو گیا ہے اس پر یوں فضل خدا

ملتفت ہیں جان رحمت مصطفی صل علیٰ　　فاطمہؓ بی بی ہیں خوش، مسرور ہیں مشکلکشاؑ

چارسوستر میں جلوے حق کے یکجا ہو گئے

یعنی غوث ہر جہت اس شہر میں پیدا ہوے

غوث یعنی مظہر ذات و صفات کبریا　　غوث یعنی ہو بہو جلوہ رسول پاکؐ کا

غوث یعنی فاتحؓ خیبر کا کامل حوصلہ　　غوث یعنی اولیاء و اصفیا کا مقتدا

غوث یعنی قادر مطلق کا ایسا انتخاب

دونوں عالم میں نہیں ثانی نہیں کوئی جواب

ماننے ہیں سارے عزت دار عظمت غوث کی
مستند تسلیم کرتے ہیں امامت غوث کی

غور کیجے یہ بھی کیا کم ہے کرامت غوث کی
ساڑھے نوسو سال سے قائم ہے ہیبت غوث کی

ان کے ہاتھوں میں خزانے مصطفیٰ ؐ کے آئے ہیں
ہم نے دامن ان کے آگے اس لئے پھیلائے ہیں

عبد اور معبود کے رابط کا بس ہے ایک کام
بانٹتے رہنا ہمیشہ رات دن وحدت کے جام

اور بسا دینا دلوں میں الفت خیر الانامؐ
ازدحام عاشقاں اس واسطے ہے صبح و شام

غوث کے در سے نبی کا سلسلہ مل جائے گا
آو آو حق رسی کا راستہ مل جائے گا

ہے زمانے بھر میں قائم غوث اعظم کا وقار
گیتی و گردوں میں باقی ہے ہمیشہ اعتبار

لطف فرما ان پہ ہر دم ہیں حبیب ؐ کردگار
خالق کونین نے بخشا ہے ان کو اختیار

جس کو جو چاہے عطا کرتے ہیں وہ بے انتہا
چور کو دے کر ولایت غوث نے واپس کیا

ان کے گھر سے ربط لازم ہے سعادت کے لئے
نام ان کا صرف کافی ہے شرافت کے لئے

منتخب ان کا گھرانا ہے سخاوت کے لئے
غوث کا دامن ضروری ہے ولایت کے لئے

بندگان خاص آ کر فیض پاتے ہیں جہاں
غوث اعظم کا وہیں ہے آستانہ بے گماں

عبد قادر، قادر مطلق کی فیاضی کا نام	عبد قادر مستعد امداد پر ہیں صبح و شام
عبد قادر یعنی سرتاپا سخاوت کا نظام	عبد قادر یعنی بگڑی کو بنا نا جن کا کام

چیل سے پوچھو کہ کیا ہے غوث اعظم کا جلال
یا گڑھے مردے سے پوچھو غوث کی ٹھوکر کا حال

تیرگی میں جس طرح آئے نظر کوئی دیا	یا کہ ریگستان میں ایک جھاڑ ہو جیسے کھڑا
یا وطن سے دور مل جائے اچانک آشنا	پیاس کی شدت میں دیدے کوئی پانی کا پتہ

میرے حق میں غوث اعظم دوستوں ہیں اس طرح
ایک نابینا کو بینائی ملے ہے جس طرح

کوئی حاسد کینہ پرور ہو تو مت گھبرائیے	کوئی دشمن سامنے آئے تو پھر ڈٹ جائیے
جلنے والے بد عقیدہ کو جہاں بھی پائیے	المدد یا غوث کا نعرہ بلند فرمائیے

غوث کی ہیبت سے چہرے دشمنوں کے زرد ہوں
بد عقیدوں نے جو بھڑکائے ہیں شعلے سرد ہوں

غوث یعنی جن کو کہئے زبدہ آل عبّاؑ	شاہ جیلاں قطب دوراں نقبہ شیر خداؑ
غوث صمدانی کا ہم سب کو ملا ہے سلسلہ	فکر کیسے ہو بھلا مشکل بھرے حالات کا

وقت کی کیا قید ہے ہر دم دیا کرتے ہیں غوث
اپنے سیفی کی ستر پوشی کیا کرتے ہیں غوث

●

جس طرف دیکھو اجالے ہی اجالے ہیں یہاں
دیدنی ہے آج یہ جشن ولادت کا سماں

منتظر مشتاق ہے سارا ہجوم عاشقاں
اس یقیں کے ساتھ بیٹھے ہیں یہاں خرد وکلاں

چاہنے والوں کو اپنے شادماں فرمائیں گے
جشن میں اپنے جناب غوث اعظم آئیں گے

ہے حمید آباد میں جشن ولادت غوث کا
اہتمام جشن پر خوش ہیں جناب مرتضیٰؑ

سرور کونینؐ بھی راضی ہوے ہیں دیکھنا
مصطفیٰؐ راضی اگر ہوں فضل فرمائے خدا

دائماً فضل خداوندی کی صورت ہوگئی
جانشین شاہ مرداں کی ولادت ہوگئی

نو سو ستاون برس پہلے زمیں جیلان کی
روشنی کچھ ایسی پائی رشک ایمن بن گئی

دو دہے گزرے کہ روشن ہوگیا بغداد بھی
پھر تہتر سال تک بغداد میں تھی چاندنی

پانچ سو اکسٹھ سے اب تک فیض کا ہے سلسلہ
غوث اعظمؒ بانٹتے ہیں صدقہ خیر الوریٰ

غوثؒ یعنی کہ زمیں والوں پہ فضل کبریا
غوثؒ یعنی وہ کہ دیکھو تو پڑھو صل علیٰ

غوثؒ یعنی مصطفیٰؐ کی لاڈلی کا لاڈلا
غوثؒ یعنی اصل میں ہیں زبدہ آل عبا

غوثؒ یعنی جس کے آگے ہر مصیبت گرد ہو
غوثؒ کو گر دیکھ لے تو نار دوزخ سرد ہو

عزل و نصب اولیاء اللہ کا یہ اختیار آپ کو بخشا ہے منصب آپ کا پروردگار
آپ ہیں ذی عزت وذی مرتبت عالی وقار حاضر دربار قدسی ہیں قطار اندر قطار

یہ تصرف یہ اثر یہ اختیار و رعب داب
دیکھ لے ان کو نظر بھر کس میں ہمت کس میں تاب

کہکشاں کی طرح روشن ہے نبیؐ کی ذریت فاطمہؓ زہرا کے دونوں لال عالی مرتبت
آل میں ہے غوثؒ اعظم سا گرامی منزلت صومعی نے اور ابو صالح نے کی ہے تربیت

نور والے ہیں یہ سب اور نور کا ہے سلسلہ
اس گھرانے کو اندھیروں سے بھلا کیا واسطہ

غوث اعظمؒ نے مریدوں کے لئے کیا نہ کیا خالق کونین سے ستر دفعہ وعدہ لیا
جس قدر ہیں قادری ایمان پر ہو خاتمہ حشر میں کیا چھوڑ دیں گے وہ ہمیں بے آسرا

بلکہ ہمت کو بندھانے ساتھ میں آجائیں گے
اور شفاعت مصطفی صلی علی فرمائیں گے

ایک مشکل ہو تو کہیے اک مصیبت کی ہو بات دوستوں کی شکل میں دشمن رہے جب ساتھ ساتھ
حاسدوں کینہ وروں نے کردیا ہو دن کو رات اور مخالف کی تمنا ہو کہ دے ہر وقت مات

آزما لو کام آے نام پیارا غوث کا
تم کو گرنے ہی نہیں دے گا سہارا غوث کا

ہو اگر ہیبت کسی کی ان کے در پر آیئے ہوں اگر گمراہ تو راہ ہدایت پایئے

بدعقیدوں میں گھرے ہوں بھی تو مت گھبرایئے قادریہ سلسلہ میں آج ہی جڑ جایئے

مہربانی کے لئے ان کی کہاں ہے ضابطہ

چور چوری کے لئے آیا ولایت پالیا

قادریو تم جہاں پر بھی رہو جیسے رہو صرف اللہ سے ڈرو ہرگز کسی سے مت ڈرو

کس میں ہمت ہے کہ چھیڑے تم کو تم بے فکر ہو اور ستائے تم کو کوئی تو فقط اتنا کہو

ہو توجہ میری جانب غوثؒ اعظم اک ذرا

دیکھ لو پھر ظالموں کے ساتھ وہ کرتے ہیں کیا

آپ کے ہوتے ہوئے بغداد پر افتاد ہو ظالموں کا ظلم ہو اور جبر ہو بیداد ہو

سرخ رو اس وقت کا نمرود ہو شداد ہو وقت ہے بیحد کٹھن اب آپ کی امداد ہو

چھوڑ کر ہوں گے کہاں ہم در بہ دریا غوث پاکؒ

اپنے بربادوں پہ کیجے اک یا نظر غوث پاکؒ

●

حمد رب سے جب کسی بھی کام کی ہو ابتداء
مطمئن رہتا ہے دل ہر لمحہ ہوتا ہے بھلا

لازمی ہے اب زباں پہ آئے نعت مصطفیؐ
منقبت مشکلکشاؑ کی ذکر آل اصحاب کا

پھر کرو جب شاہ جیلاں کی ولادت کا بیاں
خود بخود بن جائے سر پر رحمتوں کا سائباں

دیکھنے محبوب حق کا نور، سب مشتاق تھے
دید ہو کر پورے ساڑھے چار صدیاں ہو گئے

دن مہینے سال صدیاں ذوق میں سب کے کٹے
غوث پیدا جب ہوئے انوار یوں چھانے لگے

کہہ رہے تھے سب سوئے جیلان رخ کو موڑلو
غوث کی صورت میں حسن مصطفیؐ کو دیکھ لو

جن کے نانا مصطفیؐ حاجت روا صل علیٰ
جن کی نانی مومنوں کی ماں خدیجہؓ صاحبہ

جن کے دادا ہیں ابوطالب کے بیٹے مرتضیٰؑ
جن کی دادی سیدہ خاتون جنت فاطمہؑ

جن میں یکجا ہو گئیں حسنینؑ کی سب خوبیاں
یعنی ان میں ہیں جمع اک ساتھ کتنی پاکیاں

عید میلاد النبیؐ کا فیض ہے یہ دائمی
عید رمضاں عید قرباں کی خوشی سب کو ملی

عید رمضاں کے لئے پورا مہینہ بندگی
عید قرباں کے لئے باقی بہت دن ہیں ابھی

ساری خوشیوں کی یہ جشن غوثیت تمہید ہے
غوث اعظم ہو گئے پیدا ہماری عید ہے

ساڑھے نوسو سال سے جاری ہے کیوں یہ سلسلہ　　اک دفعہ پیدا ہوئے تھے حضرت غوث الوریٰؓ
ہر برس جشن ولادت کو منائیں کیوں بھلا　　معترض کی بات سن کر کہہ دیا بے ساختہ

قدر کی شب نسبت قرآں سے دائم ہو گئی
اس حقیقت سے دلیل جشن قائم ہو گئی

آمد غوث الوریٰؓ ہے بالیقیں فضل خدا　　ان کا آنا دے رہا ہے رحمت حق کا پتہ
ان کے باعث فضل و رحمت کا نیا ہے سلسلہ　　فضل و رحمت پر خوشی فرمان ہے قرآن کا

اس سے بڑھ کر کیا دلیل انعقاد جشن ہو
جو منائے جشن برکت اس کا حصہ ہے سنو

کوئی عہدہ اقتدار و کرسی و عزت ملے　　کوئی منصب یا خزینہ باعث برکت ملے
کوئی جاہ و مرتبہ اعزاز یا دولت ملے　　حکم ہے کہ خوب چرچا ہو اگر نعمت ملے

رب کی نعمت غوث کی صورت میں ظاہر ہو گئی
اس لئے چرچا ضروری جشن بھی ہے لازمی

مائیں کنپٹی پہ بچوں کی لگا دیتی ہیں تب　　ایک کالے رنگ کا ٹیکہ نظر بد کا ڈر ہو جب
کوڑیاں مرچی بھیلاویں در پہ لٹکاتے ہیں سب　　تا کہ گھر محفوظ ہو سازش بلا ٹوکے سے اب

ہم کہ گھر اور گھر کے لوگوں کی ضمانت کے لئے
غوث کا جھنڈا چڑھاتے ہیں حفاظت کے لئے

●

ذکر رب ذوق شبینہ مل گیا　　معرفت کا گویا زینہ مل گیا

عبدیت کا جب قرینہ مل گیا　　قربت حق کا ایک حیلہ مل گیا

اس کو بخشش کا وثیقہ مل گیا

جس کو فرمانِ مدینہ مل گیا

کن سے پہلے کچھ نہ تھا اللہ تھا　　اور جب اللہ کا منشاء ہوا

کن کہا چھ دن میں سب کچھ ہوگیا　　نور سے اک نور کو پیدا کیا

نام احمدؐ عرش پر روشن رہا

اور آدمؑ کو وسیلہ مل گیا

زاویے خط اور عرض و طول میں　　مہر و ماہ و نجم کیوں مقبول ہیں

جانتے ہو ان کے کیا معمول ہیں　　نعت سرور میں سبھی مشغول ہیں

عطر شرمندہ خجل سب پھول ہیں

جب سے آقاؐ کا پسینہ مل گیا

زندگانی کو حقیقت ماننے　　اور اپنے آپ کو پہچاننے

سر پہ چادر رحمتوں کی تاننے　　ہر قدم حق و صداقت جاننے

اسوہ حسنہ ہے سب کے سامنے

گویا جینے کا سلیقہ مل گیا

جس نے جو مانگا تھا اس نے پالیا ہاتھ دامن کاسہ سب کا بھر گیا
دل کا میں نے اپنے مانا مشورہ جانتے ہیں وہ انھیں بتلائیں کیا
اس لئے میں باادب خاموش تھا
مانگنے کا یوں سلیقہ مل گیا

آخرت کا دل میں گر کھٹکا رہے مشورہ ہے خوب اس کے واسطے
وہ درود مصطفیؐ سے کام لے یا علیؑ مشکلکشا کا نام لے
ہے نجات اس کے مقدر میں جسے
آل اطہرؑ کا سفینہ مل گیا

ہے غلط کہ لطف ان کا بند ہے کیوں سمجھتے ہو عطا پابند ہے
ان کے دینے کی ادا ہرچند ہے پانے والا ہر گھڑی خرسند ہے
اس سے بڑھ کر کون دولت مند ہے
غوثؓ کا جس کو خزینہ مل گیا

حضرت تاج العرفاءؒ

گلوں کی داستاں ہیں سیفؒ شرفی مہک لے کر رواں ہیں سیفؒ شرفی
معطر کارواں ہیں سیفؒ شرفی معنبر بے گماں ہیں سیفؒ شرفی
ہر اک خوشبو کی جاں ہیں سیفؒ شرفی
گلابوں کا جہاں ہیں سیفؒ شرفی

جہاں تک ہے نگاہوں کا پہنچنا وہاں تک دیکھنے والوں نے دیکھا
بلندی ان کی کیا ہے کس نے سمجھا نظر والوں نے البتہ یہ مانا
فراز اتنے تعیّن کیسے ہوگا
جہاں ہیں آسماں ہیں سیفؒ شرفی

نبیؐ کی رحمتوں کا جو ہے جھرنا اسی سے اپنے مشکیزے کو بھرنا
نبیؐ کے ذکر سے ہر پل نکھرنا نبیؐ کے سامنے قسمت سنورنا
نبیؐ کے واسطے ہے جینا مرنا
علیؑ کی داستاں ہیں سیفؒ شرفی

مجھے محسوس ہوتا ہے یہ اکثر نظر ہے آپ کی مجھ پر برابر
ہے سایہ آپ کے دامن کا سر پر مجھے دیکھے کوئی کیسے نظر بھر
لکھا ہے نام اقدس میں نے گھر پر
پریشاں بجلیاں ہیں سیفؒ شرفی

برستی رحمتوں کی بدلیاں ہیں　　کرم کے چاہنے والے کہاں ہیں
نہیں کٹھنائی کچھ آسانیاں ہیں　　محبت، عزت و دلداریاں ہیں
شرف والے اکٹھا سب یہاں ہیں
امیر شرفیاں ہیں سیفؒ شرفی

جو دائم ہو اسے کہتے ہیں برکت　　اسی برکت کو کہیئے آپ رحمت
یہی دارین کی ہے خاص دولت　　تمہارے قرب میں ملتی ہے راحت
اسی باعث سدا اطرافِ تربت
جمع سب قدسیاں ہیں سیفؒ شرفی

نظر اللہ والوں کی اگر ہو　　تو کیا سے کیا کوئی ہوجائے بولو
سمجھنا چاہتے ہو گر تو سمجھو　　ذرا مجھ کو بھی جانو اور پوچھو
بجاہ غوثؒ دیں سیفی پہ دیکھو
بہت ہی مہرباں ہیں سیفؒ شرفی

●

بولنے کی اک ذرا قوت نہیں ساتھ میں اعمال کی دولت نہیں

ناتواں ہوں پاؤں میں طاقت نہیں بے وسیلہ جاؤں یہ ہمت نہیں

پھر بھی محشر کی مجھے ہیبت نہیں

سیفؒ شرفی کا وسیلہ مل گیا

نفسا نفسی کا ہے عالم دیکھئے ایسے میں پوچھے گا کوئی کیا کسے

چار آنکھوں میں اگر عزت ملے تو سمجھ لیجئے ہیں جلوے فیض کے

اس لئے تو چاہتے ہیں سب مجھے

سیفؒ شرفی کا وسیلہ مل گیا

خواب گاہِ سیفؒ شرفی میں ابھی اور یہاں سے غوثؒ کی محفل میں بھی

پھر درِ سرکارؐ پر بھی حاضری سوچتا ہوں کام کی ہے زندگی

کس قدر کام آئی نسبت سیفؒ کی

سیفؒ شرفی کا وسیلہ مل گیا

کون بھائی ہے علیم الدین سا ہے جمیل الدین پر ہر اک فدا

ہیں رفیع الدین اچھے باخدا اور حکیم محی الدین شیدا غوثؒ کا

یہ مقدر ہے حمیؔد الدین کا

سیفؒ شرفی کا وسیلہ مل گیا